125 سبق آموز حکایات و واقعات پر مشتمل گلدستہ

سرمایۂ آخرت

شعبہ تخریج

یادداشت

دورانِ مُطالَعہ ضرورتاً اَنڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقی ہوگی.

www.dawateislami.net

www.dawateislami.net

مولانا محمد رمضان علی قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کتاب

معدنِ اَخلاق سے منتخب 125 سبق آموز حکایات وواقعات

سرمایۂ آخِرت

پیش کش:

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ تخریج)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ   وعلٰی اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : سرمایۂ آخرت

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیۃ (شعبہ تخریج)

سن طباعت : ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۵ھ، ستمبر 2014ء   تعداد: 5000 (پانچ ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- ……**کراچی**: شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی   فون: 021-32203311
- ……**لاھور**: داتادربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ   فون: 042-37311679
- ……**سردار آباد**: (فیصل آباد) امین پور بازار   فون: 041-2632625
- ……**کشمیر**: چوک شہیداں، میر پور   فون: 058274-37212
- ……**حیدر آباد**: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن   فون: 022-2620122
- ……**ملتان**: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ   فون: 061-4511192
- ……**اوکاڑہ**: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال   فون: 044-2550767
- ……**راولپنڈی**: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ   فون: 051-5553765
- ……**خان پور**: دُرانی چوک، نہر کنارہ   فون: 068-5571686
- ……**نواب شاہ**: چکرا بازار، نزد MCB   فون: 0244-4362145
- ……**سکھر**: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ   فون: 071-5619195
- ……**گوجرانوالہ**: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ   فون: 055-4225653
- ……**پشاور**: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر

E.mail:ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

فہرس

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
38	میرا طبیب میرے حال سے بے خبر نہیں	7	اس کتاب کو پڑھنے کی نیتیں
38	تو سائل نہیں بلکہ تاجر ہے	11	پیش لفظ
41	امیر المؤمنین علی مرتضٰی کا ارشاد	16	تَوَکُّل، قَنَاعت، اِستِغناء
41	سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا کرم	24	یہ دنیا کہیں تم کو بھی تباہ نہ کردے
43	سچ بتاوہ تیسری روٹی کہاں گئی	25	مختصر نصیحت
46	اس کے لیے کیا دعا کروں	26	تو صدیق اکبر بے اختیار رو پڑے
47	دنیا کسی کی دوست نہیں	27	طَلَبِ دنیا کا وبال
48	جو شخص اللہ کا ہو رہتا ہے	27	دنیا کے لیے بے صبری کا انجام
49	لالچی کتا	28	دنیا کے حریصوں کا حشر
50	جوابِ لاجواب	30	اسی کی برکت سے تجھے رزق مل رہا ہے
51	حضرتِ رَبیع کا گھوڑا	31	تم پر عُکَّاشہ سَبْقَت لے گئے
51	ہاں ایک حاجت ہے	32	قلم اٹھ چکے، دفتر خشک ہو چکے
52	کمالِ اِستِغناء، یہ میرا فرض منصبی ہے	33	جنت والوں کے بادشاہ
53	تَوَکُّل کی نادر مثال	35	فقیروں کے پاس دولت ہے
54	تُف ہے ان دلوں پر، کمالِ تَوَکُّل	35	میرے برگزیدہ لوگ کہاں ہیں؟
55	توحیدِ ناقص، پُراَسرار رقعہ	36	تَوَکُّل کی دعا
57	شاہ سنجر کو غوثِ اعظم کا جواب	37	طبیب ہی نے مجھے بیمار کیا ہے
57	پانچ بد خصلتیں	37	تَوَکُّل کا بے نظیر نمونہ

تونگری دل سے ہے نہ کہ مال سے	58
ہم نے دنیا کو طلاق دے رکھی ہے	59
حضرت سعید ابن المُسَیِّب کا ارشاد	60
آیا تم دیناروں کیلئے روتے ہو	60
اس کے دانت توڑ دیئے جائیں	60
عزت اور ذلت کی زندگی	62
تیرا رزق تیری تلاش میں ہے	63
بے اعتمادی کا انجام، اعتمادِ کامل	64
غلاموں کا غلام	65
میں انبیاء کا وارث بنا تو فرعون و ہامان کا	66
ننگے پاؤں	66
سیاہ پوشی کی وجہ، جیسے پیر ویسے مرید	67
بلخ کے کتے	68
سعادت مند بیوی	69
روزی کا دار و مدار عقلمندی پر نہیں	70
سوال کرنے سے مرجانا بہتر ہے	71
سلطان کی ملاقات سے فرار	72
میں جاگیر قبول نہیں کرسکتا	73
یہ تو رعایا کا ہی حق ہے	73
یہ چیزیں ضرورت مندوں کو دی جائیں	74
فقیروں کو مال و دولت سے کیا کام	74
خانہ بدوشوں کا کتا	75
اگر گدھے کے سر پر سینگ ہوتے	77
اندھے کی بیوی	78
خِلْعَتِ سلطانِ عشق	80
عزت مال و دولت سے نہیں	81
شیخ عبد الحق محدث دہلوی کا بیان	81
اپنے گھر کا کُوڑا اگر کٹ ہمارے گھر میں	82
ڈالتے ہو	82
جب تو مرے گا ہمارا رزق کُشادہ ہوگا	83
تو اب تیسری بات بتانے میں کیا فائدہ	84
چیونٹی کی غذا اور اس کی حرص	86
اب کون سی چیز باقی رہ گئی	86
دو دروازے	87
حضرت ابو علی دَقَّاق کی پگڑی	87
مجھے امارت کی ضرورت نہیں	88
تم مجھ کو اس فتنہ سے دور ہی رکھو	88
اور نمک کہاں سے آیا؟	89
یہ روٹیاں ہماری نہیں	91
کھانے والا گیا دینے والا موجود ہے	92
تو پھر مُردوں کا مال کس کام کا	93
شانِ تَوَکُّل و قناعت	93

www.dawateislami.net

شانِ بے نیازی	95	حضرت بِلال اور مُشرِک تاجر	133
مُتوکِّل شہزادی	97	صدقہ دو (خیرات کرو)	135
ایثار و سخاوت	98	مجھے یہ بھی گوارا نہیں	136
اِبلیس کے دوست اور دشمن	119	ایثار و سخاوتِ صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ	137
صدقہ برہان ہے	120	ایثار و سخاوتِ علی مرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ	138
تین باتیں قسمیہ کہہ سکتا ہوں	121	ایثار و اُخُوَّت کا بے مثال مُظاہَرہ	140
اَہل وعِیال پر خرچ کرنا زیادہ اَجْر کا	122	ایثار کی بے نظیر مثال	141
مُوجِب ہے	122	خیرات کرنے والوں پر طعنہ زنی کرنے	144
سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شانِ	123	والے منافق	144
جُود وسخاوت	123	ایثار کا بے نظیر مظاہرہ	146
شانِ عطائے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	124	مال کا وبال	147
سُوال سے بچنے کی ترغیب	125	اَبُوالدَّحْداح کو بشارتِ جنت	150
شانِ سخاوتِ محمدی	126	جذبۂ ایثار کی انتہا	152
امت کے غریبوں پر کرم	126	انصارِ مَدینہ کا جذبۂ ایثار، بکری کی سری	153
عالم بخیل کی نسبت جاہل سخی زیادہ محبوب ہے	127	اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا کی شانِ سخاوت	154
ہر نیک کام صدقہ ہے	128	صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس	155
ایک درہم لاکھ درہم سے افضل	128	حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کی شانِ سخاوت	156
اگر یہ پہاڑ میرے لیے سونا بن جائے	129	آدھی روٹی کا مُعاوَضہ	157
کمالِ سخاوت	129	باقی ماندہ چادر کسے دی جائے	159
عطائے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	130	جائیدادِ ثَمْغ	160
حضور کی چادر میرا کفن بنے	131	عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کی شانِ سخاوت	160

www.dawateislami.net

بیرِ رُومہ	161	عطائے غوثِ اعظم قُدِّسَ سِرُّہ	175
مسجدِ نبوی کی توسیع	162	سخائے غوثِ اعظم قُدِّسَ سِرُّہ	176
یااللّٰہ میں عثمان سے راضی ہوں	162	جمع کرنا ہمارا شیوہ نہیں	177
سخاوت کے بادشاہ	163	لوگوں کو ٹھنڈا پانی ہی پلادو	177
عبداللّٰہ بن جعفر اور حبشی غلام	164	شانِ سخاوت	178
میں اللّٰہ کو کیا جواب دیتا	166	بلکہ سب تمہارا ہے	179
تو میں تجھے انتظار کی زحمت نہ دیتا	166	یہ مُردہ مال کیوں رکھ چھوڑا ہے	179
ایثار و سخاوت کی انوکھی مثال	167	ان میں سے کون زیادہ سخی ٹھہرا	180
اتنی سی بات کیلئے چندہ کیوں کرتے ہو	168	حضرت شیخ بہاؤالدین زکریّا ملتانی رَحْمَۃُ	182
خیر میں اِسراف نہیں	168	اللّٰہِ عَلَیْہ کی شانِ سخاوت	182
عثمان کو اب کچھ نقصان نہیں ہوسکتا	168	ملکہ جہاں کی سخاوت	183
امام مالک اور امام شافعی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا	169	کریمُ النَّفْس خلیفہ	184
روٹی کے ٹکڑے	169	اب فرحت حاصل ہوئی ہے	185
چُھٹی ہیر جنجالوں	170	یااللّٰہ اس کی بیماری کو طویل کردے	186
ارشادِ شیخ سعدی	171	شیخ سعدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ارشاد	186
آج بچے کیلئے جوتا خرید رہے ہیں	171	پھل دار درخت کو لوگ پتھر مارتے ہیں	187
اتنے سے معاملہ پر یہ جھگڑے	171	جود و سخائے تخت دھنی	188
تمہارے دروازے پر تھیلی پڑی ہے	172	میں نے بَلْخ کے کتوں کو بھی اسی حالت	189
اسے اٹھالو	172	میں دیکھا ہے	189
امامِ اعظم کی شانِ سخاوت	173	سونے کی سل	190
دس ہزار روپیہ کا قرضہ معاف	174	مَاخذ و مَراجِع	191

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”جلد سرمایۂ آخرت جمع کرلو“ کے بیس حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”20 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم :نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الکبیر للطبرانی،٦/١٨٥،حدیث:٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: ﴿1﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿2﴾ جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حَمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)﴿5﴾ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالَعہ کروں گا ﴿6﴾ حَتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿7﴾ قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿8﴾ قرآنی آیات اور ﴿9﴾ اَحادیثِ مبارکہ کی زِیارت کروں گا ﴿10﴾ جہاں جہاں "اللّٰہ" کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿11﴾ جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسْمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا ﴿12﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا ﴿13﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) عندالضرورت (یعنی ضرورتاً) خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا ﴿14﴾ کتاب

www.dawateislami.net

مکمَّل پڑھنے کے لیے بہ نیّتِ حُصولِ علمِ دین روزانہ کم از کم چار صفحات پڑھ کر علمِ دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا ﴿15﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿16﴾ اس روایت "عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِيْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ" (حلية الاولياء، الحديث: ۱۰۷۵۰، ج۷، ص ۳۳۵، دارالكتب العلمية) یعنی نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے، پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں دیئے گئے بزرگانِ دین کے واقعات دوسروں کو سنا کر ذکر صالحین کی برکتیں لوٹوں گا ﴿17﴾ اس حدیث پاک "تَهَادَوْا تَحَابُّوْا" ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی (مؤطا امام مالك، ج۲، ص۴۰۷، رقم: ۱۷۳۱، دارالمعرفة بيروت) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسب توفیق تعداد میں) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا ﴿18﴾ جن کو دوں گا حتی الامکان انہیں یہ ہدف بھی دوں گا کہ آپ اتنے (مثلاً 12) دن کے اندر اندر مکمل کرلیں ﴿19﴾ اس کتاب کے مطالعے کا ساری اُمّت کو ایصالِ ثواب کروں گا ﴿20﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (ناشرین ومصنّف وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

اچھی اچھی نیّتوں سے متعلق رَہنمائی کیلئے، امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کا سنتوں بھرا بیان "نیّت کا پھل" اور نیتوں سے متعلق آپ کا مرتب کردہ رسالہ "ثواب بڑھانے کے نسخے" مکتبة المدينه کی کسی بھی شاخ سے ھدیّۃً حاصل فرمائیں۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا

ابو بلال **محمد الیاس عطارؔ** قادِری رضوی، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ و اٰلہٖ وسلم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے مُتَعَدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس'' المدینۃ العلمیۃ '' بھی ہے جو **دعوتِ اسلامی** کے **عُلَماء** ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

﴿۱﴾ شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ﴿۲﴾ شعبۂ درسی کُتُب

﴿۳﴾ شعبۂ اصلاحی کُتُب ﴿۴﴾ شعبۂ تراجمِ کتب

﴿۵﴾ شعبۂ تفتیشِ کُتُب ﴿۶﴾ شعبۂ تخریج

'' المدینۃ العلمیۃ '' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحی

www.dawateislami.net

بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ **امام اَحمد رَضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی ،تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ **خضرا** شہادت، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱٤۲۵ھ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

پیش لفظ

انسانی طبیعت میں فطری طور پر قِصّے کہانیوں سے دلچسپی پائی جاتی ہے لیکن اس فطری شوق کی تکمیل کے لیے بدقسمتی سے رُومانی ناوِلوں، ڈائجسٹوں اور مختلف قسم کے میگزینز وغیرہ کا سہارا لیا جاتا ہے جن میں عشق ومحبت کے گندے شہوت انگیز اَفسانے، لڑکے اور لڑکیوں میں دوستیاں کرنے، انہیں نبھانے اور اس راہ میں حائل رکاوٹوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے انداز، جاسوسی اور ایکشن کے نام پر جھوٹے اور فرضی قِصّے، حیا سوز وغیر اَخلاقی کہانیاں اور نہ معلوم کیا کچھ ہوتا ہے۔ آج کے نوجوان طبقے میں پائی جانے والی بے راہ روی اور آزاد خیالی کی ایک بڑی وجہ یہی ناول اور میگزین ہیں جن کی بدولت غیر محسوس انداز میں معاشرے میں طرح طرح کی بُرائیاں سر اٹھا رہی ہیں لہٰذا ضرورت اس اَمر کی ہے کہ اس فطری خواہش سے جنگ کرنے کی بجائے اس کا رخ صحیح سمت میں موڑا جائے اور بجائے ناوِل اور میگزینز پڑھنے کے بامقصد اور سبق آموز قصص و واقعات کا مطالعہ کیا جائے اس طرح تکمیل شوق کے ساتھ ساتھ اِصلاح کا سامان بھی کیا جاسکتا ہے۔

پَند ونصائح کے باب میں بھی حکایات و واقعات کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے اور یہ تجربہ سے ثابت ہے کہ وعظ ونصیحت کے انداز میں براہِ راست کی گئی بات سے عام

www.dawateislami.net

طبائع مانوس نہیں ہو پاتیں لیکن جب وہی بات کسی واقعہ یا تمثیل کے سانچے میں ڈھال کر کہی جائے تو اسے ذہن نشین ہونے میں زیادہ دیر نہیں لگتی۔

قرآن وحدیث میں سابقہ اُمتوں کے سبق آموز تذکرے موجود ہیں جن میں عبرت ونصیحت کے بے شمار مدنی پھول ہیں۔اسی طرح انبیاء عَلَیۡہِمُ السَّلَام اوراَسلافِ کِرام رَحِمَہُمُ السَّلَام کی مبارک زندگیوں کے پُرکیف اور پُرسوز واقعات بھی اپنے اندر بے پناہ تاثیر رکھتے ہیں۔ ہمیں چاہیے ان پاکیزہ اور مقدس ہستیوں کی عبادات وریاضات، اِخلاص وتقویٰ، عَدل وصِدق، حُسنِ اَخلاق اور دیگر صفات کا دل کی گہرائی کے ساتھ مُطالعہ کریں اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں اس طرح ان شاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان مبارک ہستیوں کے صدقے ہمیں بھی عبادت کا ذوق وشوق نصیب ہوگا، اخلاق و کردار میں بہتری آئے گی اور دنیا وآخرت کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

اس سلسلے میں علماء ومشائخ کی مختصر اور مُفَصَّل کئی کتب سے اِستفادہ کیا جاسکتا ہے مثلاً حضرت شیخ سعدی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی بوستانِ سعدی، مولانا جلال الدین رومی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی مَثۡنَوِی مولانا روم، علامہ ابن جوزی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی عُیُونُ الحکایات، حضرت شیخ فریدالدین عطار رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی تذکرۃُ الاَولیاء اور ان کے علاوہ سِیَرُ الْاَولیاء، روض الفائق، قَلْیُوبی شریف وغیرہ بھی معروف ہیں نیز اس حوالے سے "مکتبۃ المدینہ" کی درج ذیل مطبوعات کا مطالعہ بھی انتہائی مفید ودلچسپ ہے:

عجائب القرآن وغرائب القرآن، عیون الحکایات، حکایتیں اور نصیحتیں، حضرت عمر بن عبدالعزیز (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ) کی 425 حکایات، 152 رحمت بھری حکایات، کرامات

www.dawateislami.net

صحابہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُم) ،صحابہ کرام (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُم) کی ایمان افروز حکایات اورخاص طور پر بچوں کے لیےنور کا کھلونا،فرعون کا خواب،نوروالا چہرہ اور بیٹا ہوتو ایسا۔

زیرنظر کتاب"سرمایہ ٔ آخرت "کوبھی اسی سلسلے کی ایک کڑی کہا جاسکتا ہے۔ یہ مولانا حکیم ابوالحسان محمد رمضان علی قادری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہ کی تالیف معدنِ اخلاق سے ماخوذ ہے۔مولف ایک معروف عالم دین تھےاور باب الاسلام سندھ کے علاقے "سنجھورو" (ضلع سانگھڑ) سے تعلق رکھتے تھے۔معدن اخلاق میں آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہ نے نہایت سادہ انداز میں بڑی دلچسپ اورسبق آموز حکایات جمع کی ہیں۔جابجا قرآنی آیات اوراحادیث نبوی بھی نقل فرمائی ہیں۔اردو، فارسی اورعربی میں اشعار بھی تحریر کیے ہیں اوراہل علم کے ذوق کے لیے کہیں کہیں فارسی اورعربی عبارات بھی نقل کردی ہیں اورخاص بات یہ ہے کہ واقعات وحکایات کے حوالہ جات بھی تحریر کردیئے ہیں۔اللّٰہ تعالٰی مؤلف کوجزائے خیرعطا فرمائے اوران کے درجات بلند فرمائے۔

معدنِ اَخلاق سے کم وبیش 125 حکایات منتخب کرکے یہ کتاب" سرمایہ ٔ آخرت " مرتب کی گئی ہے جوایک طویل عرصہ سے مکتبۃ المدینہ سے شائع ہوتی رہی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! مجلس" المدینۃ العلمیۃ " اس کتاب کوبہتر انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہی ہے جس میں عصر حاضر کے تقاضوں کومدنظر رکھتے ہوئے کیے گئے کام کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

☆......المدینۃ العلمیۃ کے انداز کے مطابق اس کتاب کوبھی زیور تخریج سے آراستہ کرنے کی کوشش کی گئی ہےاوراحادیث وواقعات کی مقدور بھر تخریج کا اہتمام کیا گیا ہے

حوالہ جات بالتفصیل لکھے گئے ہیں یعنی کتاب، باب، فصل، جلد وصفحہ نمبر اور رقم الحدیث کے ساتھ (مثلاً ترمذی، کتاب صفة القيامة،باب ماجاء فی شان الصور، ١٩٥/٤، الحديث ٢٤٣٩)۔ کوشش کی گئی ہے کہ احادیث کا حوالہ مَراجع حدیث سے دیا جائے لیکن کئی مقامات پر باوجود کوشش کے حدیث کی کتاب سے حوالہ نہ مل سکا تو مجبوراً دوسری کتاب سے حوالہ دیا گیا ہے۔

☆......جن کتب سے تخریج کی گئی ہے آخر میں ان تمام کی فہرست " مآخذ و مراجع " کے نام سے بنائی گئی ہے اور اس فہرست میں مصنفین و مؤلفین کے نام مع سنِ وفات، مطابع اور سن طباعت بھی ذکر کر دیئے گئے ہیں۔

☆...... چند ایک مقامات پر ضرورتاً حواشی کا بھی اہتمام کیا گیا ہے اور آخر میں " علمیه " لکھا گیا ہے۔

☆......جا بجا مشکل اور غیر معروف الفاظ پر اعراب بھی لگائے گئے ہیں۔ اسی طرح اَعلام (یعنی بزرگانِ دین، روایت کرنے والوں یا دیگر کے ناموں) پر بھی اعراب کا اہتمام کیا گیا ہے۔

☆......آیات میں قرانی رسم الخط (خط عثمانی) برقرار رکھنے کے لیے تمام آیات ایک مخصوص قرانی سافٹ وئیر سے (Corel Draw کے ذریعے) پیسٹ کی گئی ہیں۔

☆...... کنز الایمان کا ذوق رکھنے والوں کیلئے حاشیہ میں ترجمہ کنز الایمان بھی پیش کیا گیا ہے۔

☆......آیات وتراجم کا تقابل کنز الایمان (مطبوعہ مكتبة المدينه) سے دومرتبہ کیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

☆......علاماتِ ترقیم (Punctuation Marks) یعنی کاما، فل اسٹاپ، کالن، انورٹڈ کاماز (Inverted Commas) وغیرہ کا ضرورتاً اہتمام کیا گیا ہے۔

☆......کتاب کو خوبصورت بنانے کے لیے ہیڈنگز (Headings)، قرآنی آیات، بعض عبارات، نمبرنگ اور بارڈر وغیرہ کی ترکیب ڈیزائنگ سافٹ ویئر Corel Draw کے ذریعے کی گئی ہے۔

☆......دومرتبہ پوری کتاب کی پروف ریڈنگ کی گئی ہے۔

اس کام میں آپ کو جو خوبیاں نظر آئیں یقیناً وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عنایت سے ہیں اور علمائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام بالخصوص شیخ طریقت امیر اہلسنّت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادری ضیائی مدظلہ العالی کے فیضان کا صدقہ ہیں اور باوجود احتیاط کے جو خامیاں رہ گئیں انہیں ہماری طرف سے نادانستہ کوتاہی پر محمول کیا جائے۔ قارئین خصوصاً علماء کرام دَامَتْ فُیُوْضُھُم سے گزارش ہے اگر کوئی خامی آپ محسوس فرمائیں یا اپنی قیمتی آراء اور تجاویز دینا چاہیں تو ہمیں تحریری طور پر مطلع فرمائیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی رضا کے لیے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی مجلس " المدینۃ العلمیۃ " اور دیگر مجالس کو دن گیارھویں رات بارھویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ تخریج المدینۃ العلمیۃ

توکُّل، قَناعت، اِستِغناء

قال اللہ عزّوجلّ: وَ لِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَ تَوَكَّلْ عَلَیْهِؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۠ (۱۲۳) [1]

(پ ۱۲، رکوع ۱۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کے غیب (اس سے کچھ چھپ نہیں سکتا) اور اسی کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے، تو اس کی بندگی کرو اور اس پر بھروسہ رکھو اور تمہارا رب تمہارے کاموں سے غافل نہیں۔

تَوَکُّل کے لغوی معنی ہیں اعتماد اور بھروسہ کرنا، اپنے عجز کا اقرار کرنا، اپنے کام کو کسی کے حوالے کرنا، کسی کو وکیل بنانا۔

تَوَکُّل کے شرعی معنی ہیں صرف اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسہ کرنا اور کاموں کو اس کے سپرد کر دینا۔ [2]

دنیا عالَمِ اَسباب ہے، اللہ تعالیٰ نے دنیا اور دین کے جملہ اُمور کو اَسباب و وسائل سے متعلق اور وابستہ کیا ہے اور اسی نے انسان کو اَسباب و وسائل اختیار کرنے کا حکم فرمایا

---

1 ...... ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کے غیب اور اسی کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے تو اس کی بندگی کرو اور اس پر بھروسہ رکھو اور تمہارا رب تمہارے کاموں سے غافل نہیں۔ (پ ۱۲، ھود: ۱۲۳)

2 ...... احیاء العلوم، کتاب التوحید والتوکل، بیان حال التوکل، ج ٤، ص ٣٢٠ ماخوذًا وخزائن العرفان، پ ٤، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ١٥٩ و اردو لغت، ج٥، ص ٧١٥

www.dawateislami.net

ہے اور اَسباب و وسائل سے کام لینے اور تدبیر کرنے کی خاطر انسان کو عقل وفہم اور تصرف کرنے کی قدرت، قوت اور اختیار دے کر واضح کر دیا ہے کہ

لَیۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَاسَعٰی ﴿۳۹﴾ (النجم، رکوع ٦) (1)

انسان کو وہی کچھ ملے گا جو وہ کوشش کرتا ہے۔

یعنی انسان کی دنیا اور آخرت کے جملہ اُمور و مُعاملات میں کامیابی یا ناکامی اس کی جدوجہد اور سعی و کوشش کا نتیجہ ہے لیکن اس کے باوجود یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ انسان کی تمام تر جدوجہد، سعی و کوشش اور اسباب و وسائل اختیار کرنے سے نتائج کا مرتب ہونا یا نہ ہونا صرف اللہ تعالیٰ کی مرضی اور مَشِیَّت پر موقوف ہے۔

پس حقیقت کا تقاضا یہی ہے کہ انسان حکمِ الٰہی کی تعمیل میں اسباب و ذرائع اور وسائل کو اختیار کرے، اپنے دنیاوی اور دینی امور کو سرانجام دینے میں حَتَّی الْوَسْع بھرپور جدوجہد کرے، اپنے مقاصد کے حصول کے لیے ضرور کوشش کرے، ہر تدبیر سے کام لے لیکن اس کا اعتماد اور بھروسہ نہ تو اسباب و ذرائع پر ہو، نہ اپنی جدوجہد یا کوشش و تدبیر پر بلکہ اس کا اعتماد اور بھروسہ صرف اللہ پر ہو جو فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ ﴿۱۶﴾ (2) اور عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱﴾ (3) ہے۔

کیمیائے سعادت میں امام غَزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: اسباب کو چھوڑ

---

1 ......ترجمۂ کنز الایمان: آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش۔ (پ۲۷، النجم: ۳۹)

2 ......ترجمۂ کنز الایمان: ہمیشہ جو چاہے کر لینے والا۔ (پ۳۰، البروج: ۱٦)

3 ......ترجمۂ کنز الایمان: ہر چیز پر قادر ہے۔ (پ۲۸، التغابن: ۱)

www.dawateislami.net

دینا توکُّل نہیں بلکہ توکُّل یہ ہے کہ دل سے اللّٰہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر بھروسہ رکھے اسباب پر نہ رکھے، آدمی خلائق پر نظر نہ رکھے اور کسی سبب پر بھی اعتماد نہ کرے، صرف مُسبِّبُ الْاَسْباب کی ذات پر ہی اعتماد کرے۔[1]

اللّٰہ تعالیٰ کا ارشاد:

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ (پ۱۳، ع ۱۴)[2]

اور مسلمانوں کو چاہئے کہ اللّٰہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔

اللّٰہ تعالیٰ کا ارشاد:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾ (پ۴، ال عمران)[3]

بے شک جو لوگ خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں اللّٰہ ان کو دوست رکھتا ہے۔

حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: توکل بدن کو عُبُودِیَّت میں ڈالنا، قلب کو رَبُوبِیَّت کے ساتھ متعلق رکھنا، عطا پر شُکر، بلا پر صَبْر کا نام ہے۔[4] (خزائن العرفان)

حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے پوچھا: یارسول اللّٰہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میں اپنے اُونٹ کو باندھ کر (اللّٰہ تعالیٰ پر) توکُّل کروں یا اُونٹ کو کُھلا چھوڑ دوں اور توکُّل کروں؟ حضور عَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلام

---

1 ...... کیمیائے سعادت، توحید وتوکل، ص۹۳۶

2 ...... ترجمۂ کنز الایمان: اور بھروسہ کرنے والوں کو اللّٰہ ہی پر بھروسہ چاہیے۔(پ۱۳، ابراھیم: ۱۲)

3 ...... ترجمۂ کنز الایمان: بے شک توکل والے اللّٰہ کو پیارے ہیں۔(پ۴، ال عمران: ۱۵۹)

4 ...... خزائن العرفان، پ۱۳، ابراھیم، تحت الآیة: ۱۲

www.dawateislami.net

نے فرمایا: اس کو باندھ دے اور (پھر) توکُّل کر۔ (ترمذی)[1]

رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا ارشاد: خوشی ہے اس کیلئے جسے اسلام کی ہدایت ملی ہو، معیشت بِقَدرِ بَسَر اوقات حاصل ہو اور وہ اس پر قانع ہو۔ (ترمذی، نسائی)[2]

رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا ارشاد: اگر کسی آدمی کے پاس دو وادیاں سونے کی بھری ہوں تو وہ ان کے علاوہ تیسری کی بھی خواہش کرے گا اور نہیں بھرتی آدمی کے پیٹ کو (کوئی بھی چیز) سوائے خاک کے، اور جو کوئی توبہ کرے تو اللّٰہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ (بخاری، مسلم)[3]

رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا ارشاد: آدمی (جوں جوں) بوڑھا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی دو چیزیں جوان ہوتی (چلی جاتی) ہیں، ایک اَمَل (یعنی امید) دوم حُبُّ المال (یعنی مال کی محبت)۔ (بخاری، مسلم)[4]

رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا ارشاد: دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہے بجز اس کے جو اس میں سے اللّٰہ کے لیے ہو۔[5]

---

1 ......ترمذی، کتاب صفة القیامة، ٤/٢٣٢، الحدیث: ٢٥٢٥

2 ......ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الکفاف والصبر علیه، ٤/١٥٦، الحدیث: ٢٣٥٦

3 ......بخاری، کتاب الرقاق، باب ما یُتقی من فتنة المال، ٤/٢٢٨، الحدیث: ٦٤٣٦ و مسلم، کتاب الزکاة، باب لو ان لابن آدم وادیین لابتغی ثالثا، ص٥٢٢، الحدیث: ١٠٤٨

4 ......بخاری، کتاب الرقاق، ٤/٢٢٤، الحدیث: ٦٤٢١ ومسلم، کتاب الزکاة، باب کراھة الحرص علی الدنیا، ص ٥٢١، الحدیث: ١٠٤٧

5 ......شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ٧/٣٤١، الحدیث: ١٠٥١٢

www.dawateislami.net

رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: انسان کے دل کے ہر جنگل میں ایک شاخ ہے (انسان کا دل ایک ہے مگر اس کے لیے فکریں، غم بہت ہیں، روٹی کپڑا، مکان، بیماریوں میں علاج، آپس کی مخالفتیں، عداوتیں وغیرہ وغیرہ فکروں، غموں کے جنگل ہیں جن میں سے ہر ایک کا تعلق انسان کے دل سے ہے) تو جو اپنے دل کو ان تمام شاخوں کے پیچھے ڈال دے (اس طرح کہ اپنے دل میں ہر فکر و غم کو جگہ دے دے، آخرت کی فکروں کو فراموش کر دے، دنیا کی ہر فکر کے پیچھے بھاگا پھرے) اللّٰہ پرواہ نہیں کرے گا کہ کسی جنگل میں اسے ہلاک کر دے، (ایسے دنیادار کی طرف اللّٰہ تعالٰی توجۂ کرم نہیں کرے گا، اسے فکروں اور غموں سے آزاد نہ کرے گا، مرتے وقت تک وہ انہی میں گرفتار رہے گا، آخر اسی حال میں مر جائے گا، عام دنیاداروں، مال داروں کا یہی حال دیکھا جاتا ہے، اللّٰہ تعالٰی ایسی زندگی سے محفوظ رکھے، آمین) اور جو اللّٰہ پر توکل (بھروسہ) کرے اللّٰہ اسے گھاٹیوں سے بچائے گا۔ (ابن ماجہ، مشکٰوۃ)[1]

ایسے مُتَوَکِّل مومن پر رنج و غم اوّلاً تو آئیں گے نہیں اگر آئیں گے تو پانی کی طرح بہہ جائیں گے اگر کچھ ٹھہر بھی گئے تو مُتَوَکِّل کا دل ان کا اثر نہیں لیتا اس کا دل اللّٰہ کی یاد میں مخمور رہتا ہے۔

تیرا درد میرا دَرماں ترا غم مری خوشی ہے — مجھے درد دینے والے تیری بندہ پروری ہے
اُسے فتنہائے مَحْشَر نہ جگا سکیں گے ہرگز — تیرا نام لیتے لیتے جسے نیند آ گئی ہے

(مرآۃ شرح مشکٰوۃ)[2]

---

1 ……ابن ماجه، كتاب الزهد، باب التوكل واليقين، ٤/٤٥٣، الحديث: ٤١٦٦ ومشكاة، كتاب الرقاق، باب التوكل والصبر، الفصل الثالث، ٢/٢٦٦، الحديث: ٥٣٠٩

2 ……مرآة المناجيح، توکل اور صبر کا بیان، ٧/١٢٤

www.dawateislami.net

رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: بندے کا رزق اس کو اس طرح ڈھونڈتا ہے جس طرح اس کی موت اس کو ڈھونڈتی ہے۔[1] (ابونعیم حلیہ)

مقصد یہ ہے کہ موت کو تم تلاش کرو یا نہ کرو بہر حال تمہیں پہنچے گی، یونہی تم رزق کو تلاش کرو یا نہ کرو ضرور پہنچے گا ہاں رزق کی تلاش سنت ہے، موت کی تلاش ممنوع مگر ہیں دونوں یقینی۔[2] (مرآۃ شرح مشکوٰۃ)

رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: اگر تم اللّٰہ پر کما حقہ توکل کرو تو تم کو ویسے ہی رزق عطا کرے جیسے کہ پرندوں کو دیتا ہے کہ وہ صبح کو بھوکے جاتے ہیں اور شام کو شکم سیر لوٹتے ہیں۔[3] (ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حَقِّ تَوَکُّل یہ ہے کہ فاعِلِ حقیقی اللّٰہ تعالیٰ ہی کو جانے، بعض نے فرمایا کہ کسب کرنا اور نتیجہ اللّٰہ پر چھوڑنا حق تَوَکُّل ہے، جسم کو کام میں لگائے دل کو اللّٰہ سے وابستہ رکھے تجربہ سے ثابت ہے کہ اللّٰہ پر تَوَکُّل کرنے والے بھوکے نہیں مرتے۔[4]

(مرآۃ شرح مشکوٰۃ)

جن کا رب پر آسرا ان کو رزق ہمیش ۔۔۔ رزق نہ رکھیں ساتھ میں پنچھی اور دَرویش[5]

---

1 ……حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٦/٨٨، الحدیث: ٧٩٠٨

2 ……مرآۃ المناجیح، توکل اور صبر کا بیان، ٧/١٢٦

3 ……ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب التوکل والیقین، ٤/ ٤٥٢، الحدیث: ٤١٦٤ و مشکاۃ، کتاب الرقاق، باب التوکل والصبر، الفصل الثانی، ٢/٢٦٤، الحدیث: ٥٢٩٩

4 ……مرآۃ المناجیح، توکل اور صبر کا بیان، ٧/١١٣

5 ……مرآۃ المناجیح، توکل اور صبر کا بیان، ٧/١١٣

www.dawateislami.net

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: کوئی جان نہ مرے گی حتی کہ اپنا رزق پورا کرلے، خبردار! اللہ سے ڈرتے رہو تلاش رزق کے لیے درمیانی راہ اختیار کرو (حلال ذرائع سے روزی کماؤ، حرام ذرائع سے بچو، حرام ذرائع سے روزی کمانا اِفراط ہے اور بالکل کمائی نہ کرنا، بیکار بیٹھ رہنا تفریط) اور رزق میں دیر لگنا تم کو اس پر نہ اُکسائے کہ تم اللہ کی نافرمانی سے رزق ڈھونڈنے لگو، (اگر کبھی روزی کم ملے یا کچھ روز کے لیے نہ ملے تو چوری، جُوا، رشوت، خیانت اور غَصَب وغیرہ سے روزی حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو، حلال کام کیے جاؤ، اس کی مہربانی سے امید رکھو) کیونکہ اللہ کے پاس کی چیزیں اس کی فرمانبرداری سے ہی حاصل کی جاسکتی ہیں۔[1] (شرح سُنّہ، بیہقی، مشکوٰۃ)

یعنی سب کی روزی اللہ ہی کے پاس ہے اگر تم نے اسے حرام ذریعہ سے حاصل کیا تو وہ حرام ہوکر تم تک پہنچی رب بھی ناراض ہوا مگر ملا وہی جو تمہارا حصہ تھا اور اگر حلال ذریعہ سے حاصل کیا تو وہ حلال ہوکر تمہارے پاس پہنچا اللہ تعالیٰ بھی راضی ہو گیا ملا تمہارا حصہ ہی نیز اس میں قاعدہ بتایا گیا کہ کسی سے کچھ لینا ہو تو اسے راضی کرکے لو، اللہ سے سب کچھ لینا ہے تو اسے ہمیشہ خوش کرنے کی کوشش کرو نیز رزق سے مراد صرف کھانا نہیں بلکہ کھانا پینا، پانی، ہوا، دھوپ، زمین پر چلنا وغیرہ سب ہی ہے کہ یہ سب چیزیں اللہ کی دی ہوئی روزی ہیں۔ بندہ کی پیدائش سے پہلے ہی اس کی سانسیں، پانی، غذا سب مقرر ہوجاتی ہیں، جب بندہ طے شدہ حصہ استعمال کرلیتا ہے تب اسے موت آتی ہے۔ دیکھا

---

1 ......شرح السنة، كتاب الرقاق، باب التوكل...إلخ، ٧/٣٣٠، الحديث: ٤٠٠٨ ملخصاً و مشكاة، كتاب الرقاق، باب التوكل والصبر، ٢/٢٦٤، الحديث: ٥٣٠٠

www.dawateislami.net

گیا ہے کہ بعض لوگ مرتے وقت کئی کئی دن بے ہوش پڑے رہتے ہیں صرف سانس لیتے رہتے ہیں کچھ کھاتے پیتے نہیں کیونکہ ابھی ان کے حصے کی ہوا میں کچھ سانسیں باقی ہوتی ہیں، اپنا کھانا، پانی پورا استعمال کر چکے ہوتے ہیں وہ سانسیں پوری کرنے کے لیے اس طرح پڑے رہتے ہیں اور پوری کر چکنے کے بعد مرتے ہیں۔[1] (مرآۃ شرح مشکوٰۃ)

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا ارشاد: ہلاک ہوجائے دنیا کا بندہ، روپیہ پیسہ کا بندہ اور اعلیٰ کپڑوں کا بندہ کہ اگر اسے دیا جائے تو راضی رہے اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہوجائے وہ ہلاک ہوجائے برباد ہوجائے اور جب کانٹا لگے تو نہ نکلے۔[2]

(بخاری، مشکوٰۃ)

یہ کلمات بددعا کے ہیں کہ ایسا بندہ خدا کرے ہلاک، نگوں سار، ذلیل وخوار ہوجائے اور جب کسی مصیبت میں پھنسے تو کوئی اسے نکالنے والا نہ ہو پھنسا ہی رہے۔ ممکن ہے کہ یہ جملہ خبریہ ہو یعنی ایسا آدمی ذلیل وخوار رہتا ہے، مصیبت میں اس کا کوئی غمخوار نہیں ہوتا۔[3] (مرآۃ شرح مشکوٰۃ)

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا ارشاد: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے انسان! تو میری عبادت کے لیے فارغ ہوجا میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا اور تیری غریبی دور کردوں

---

1 ......مرآۃ المناجیح، توکل اور صبر کا بیان، ۷/۱۱۴، ۱۱۵ ملتقطاً

2 ......بخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب الحراسۃ...إلخ، ۲/۲۲۷، الحدیث: ۲۸۸۷ و مشکاۃ، کتاب الرقاق، الفصل الاول، ۲/۲۴۲، الحدیث: ۵۱۶۱

3 ......مرآۃ المناجیح، نرمی دل کی باتیں، ۷/۵

www.dawateislami.net

گا (کمائی میں برکت، دل میں فراغت حاصل ہوگی) اور اگر تو یہ نہ کرے گا (اپنا دل دنیا میں لگادے گا، کبھی آخرت کی طرف مائل نہ ہوگا) تو تیرا ہاتھ کام کاج سے بھردوں گا اور تیری فقیری (محتاجی) بند نہ کروں گا۔[1] (احمد، ابن ماجہ)

یعنی اگر تو نے اپنے کو دنیا کی فکروں میں ہی لگادیا، تیرے دل میں دُنیا اُتر گئی تو تو کام کرے گا زیادہ فکر کرے گا زیادہ لیکن ملے گا وہی جو تیرے مقدر میں ہے تو مالدار ہو کر بھی محتاج ہی رہے گا، دل کا چین اللہ کی بڑی نعمت ہے، یہ اس کے ذِکْر سے نصیب ہوتا ہے۔[2] (مرآۃ شرح مشکوٰۃ)

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جسے مال واَعضا میں بڑائی دی گئی ہے تو (اسے چاہیے کہ) اس شخص کو بھی دیکھ لے جو اس سے نیچے (کمتر) ہے۔[3] (بخاری، مسلم)

یہ دنیا کہیں تم کو بھی تباہ نہ کردے

حضرت ابوعُبَیْدہ بن جَرّاح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بحرین کی مہم پر بھیجا، فتح پا کر جب وہ وہاں سے واپس آئے تو بہت سا مالِ غنیمت ساتھ لائے، نمازِ فجر سے فارغ ہو کر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تشریف لے جانے لگے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے کھڑے ہوگئے، حضور عَلَیْہِ

1 ......ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الهمّ بالدنيا، ٤/٤٢٥، الحديث:٤١٠٧

2 ......مرآۃ المناجیح ، دل نرم کرنے کی باتیں، ۷/۱۵

3 ......بخاری، كتاب الرقاق، باب لينظر الى من هو اسفل...إلخ ، ٤/٢٤٤، الحديث:٦٤٩٠

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان کو دیکھ کر تَبَسُّم فرماتے ہوئے کہا: مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے یہ سُن لیا ہے کہ ابوعُبَیدہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) کچھ مال لایا ہے۔ صحابہ عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ہاں! یارسول اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)، فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو کہ اللّٰہ تعالٰی نے تمہاری تنگدستی دور کردی، بخدا! میں تمہاری محتاجی (تنگدستی) سے خائف نہیں ہوں البتہ اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں تم پر دنیا کی فراخی (مال کی کثرت) اس قدر نہ ہوجائے جس قدر کہ تم سے پہلے لوگوں پر ہوگئی تھی اور تم بھی اسی طرح دنیا کی طرف راغب ہوجاؤ جیسے کہ وہ راغب ہوگئے تھے، اور پھر دنیا انہی کی طرح تم کو بھی تباہ کردے۔[1] (بخاری، مسلم)

مختصر نصیحت

حضرت ابوایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یارسول اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مجھ کو کچھ نصیحت مختصراً ارشاد فرمایئے، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: نماز ایسی پڑھ جیسے کوئی رخصت ہونے والا پڑھتا ہے (یعنی یہ خیال کر کہ شاید یہ میری آخری نماز ہو، دوبارہ پڑھنے کی مہلت نہ ملے) اور نہ ایسی بات کر کہ جس سے کل معذرت کرنی پڑے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے ناامید رہ۔ (یعنی دوسروں کے مال و متاع میں طمع نہ رکھ)۔[2] (ابن ماجہ، حاکم)

---

1 ......بخاری، کتاب المغازی، ۳/۲۲، الحدیث: ٤٠١٥

2 ......ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحکمۃ، ٤/٤٥٥، الحدیث: ٤١٧١

www.dawateislami.net

تو صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنہُ بے اِختیار رو پڑے

حضرت زید بن اَرقَم رَضِیَ اللہُ عَنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے پینے کو پانی طلب کیا، آپ کی خدمت میں شہد ملا ہوا پانی پیش کیا گیا، جب آپ نے منہ کو لگایا تو بے اختیار رو پڑے اور اس قدر روئے کہ حاضرین بھی رونے لگے، حاضرین تو رو کر چپ ہو گئے لیکن صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنہ برابر روتے چلے گئے یہاں تک کہ حاضرین نے جانا کہ ہم آپ سے رونے کا سبب بھی نہ دریافت کر سکیں گے، پھر جب آپ نے اپنی آنکھیں پونچھ ڈالیں تو حاضرین نے عرض کی: اے نائب رسول (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)! آپ اس قدر کیوں روئے؟

فرمایا: ایک مرتبہ میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر تھا کہ میں نے دیکھا کہ آپ کسی سے فرماتے ہیں: مجھ سے دُور ہو جا حالانکہ وہاں (بظاہر) میرے علاوہ اور کوئی بھی نہ تھا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ کس کو دور کرتے ہیں؟ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اس وقت دنیا مُجَسَّم ہو کر میرے سامنے آئی، میں نے اس کو کہا: دور ہو جا، وہ دوبارہ آئی اور مجھ سے کہنے لگی: آپ تو مجھ سے بچے رہیں گے مگر آپ کے بعد کے لوگ تو مجھ سے بچ نہیں سکیں گے۔[1]

(حاکم، بیہقی، بزاز)

ہست دنیا پیر زال و پُرفریب　　　میکند پیر و جواں را نا شکیب

[1] ……شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل…إلخ، ۷/۳۴۳، الحدیث: ۱۰۵۱۸

www.dawateislami.net

عارفاں دادند او را صد طلاق ہر کہ عاشق شد بر او او گشت عاق

دنیا پُرفریب بڑھیا ہے بوڑھے اور جوان کو بے صبر بنا دیتی ہے خدا شناسوں نے اس کو سو100 طلاقیں دیں جو اس پر عاشق ہوا خدا کا نافرمان ہوگیا۔

طلب دُنیا کا وبال

حضور سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جس شخص کا یہ حال ہو جائے کہ دنیا ہی اس کا بڑا مقصود ہو تو وہ اللہ کی طرف سے کسی چیز میں نہیں اور اللہ تعالیٰ اسکے دل کو چار خصلتیں لازم کر دیتا ہے، ایک ایسا فکر و تردد جو اس سے کبھی منقطع نہیں ہوتا۔

دوم: ایسی مشغولیت کہ اس سے کبھی فارغ نہیں ہوتا۔

سوم: ایسی محتاجی کہ کبھی غنا کو نہیں پہنچتا۔ (یعنی ہمیشہ حاجت مند ہی رہتا ہے)

چہارم: ایسی آرزو کہ کبھی اس کی انتہا کو نہیں پہنچتا یعنی اس کی آرزوئیں کبھی پوری نہیں ہو پاتیں۔[1] (اوسط طبرانی، ابو منصور دیلمی)

دنیا کے لیے بے صبری کا انجام

حضور سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے فرمایا: قیامت کے دن کچھ لوگ ایسے آئیں گے کہ ان کے (نیک) اَعمال وادیِ تہامہ کے پہاڑوں کی مانند ہوں گے، ان کے لیے حکم ہوگا کہ ان کو جہنم میں لے جاؤ۔ صحابہ عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے عرض کی: یارسول

1 ......المعجم الاوسط للطبرانی، ١/١٤٧، الحدیث: ٤٧١ و فردوس الاخبار، ٢/٢٩٦، الحدیث: ٦٢٢٧

www.dawateislami.net

اللّٰہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کیا وہ لوگ نمازی ہوں گے؟ ، فرمایا: ہاں! وہ لوگ نمازیں بھی پڑھتے ہوں گے اور روزے بھی رکھتے ہوں گے اور رات کا کچھ حصہ جاگ کر اللّٰہ کی عبادت بھی کرتے ہوں گے، لیکن ان میں (بُری) بات یہ ہوگی کہ جب دنیا کی کوئی چیز ان کے سامنے آتی اس پر کود پڑتے تھے۔[1] (یعنی حصول دنیا کے لیے جائز و ناجائز کی پروانہ کرتے تھے) (ابونعیم در حلیہ)

دنیا کے حریصوں کا حشر

حضرت عیسٰی عَلَیْہِ وَالسَّلام اپنے حواریوں کے ساتھ سفر میں تھے، انہوں نے ایک ایسا گاؤں دیکھا جس کے باشندے مکانوں اور گلی کوچوں میں مَرے پڑے تھے حضرت عیسٰی عَلَیْہِ وَالسَّلام نے فرمایا: یہ لوگ غَضَبِ الٰہی کا شکار ہو گئے ہیں ورنہ ایک دوسرے کو دَفن کرتے۔ حواریوں نے عرض کی: یانبی اللّٰہ! کیا ہی اچھا ہو کہ ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ یہ لوگ کس جرم کی پاداش میں ہلاک کئے گئے ہیں؟

حضرت عیسی عَلَیْہِ وَالسَّلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے ہمارے رب! ہم کو ان لوگوں کی تباہی کا سبب بتا دے۔ حکم ہوا: رات کے وقت انہیں پکار کر انہی سے پوچھ لینا۔ جب رات ہوئی تو آپ نے ایک ٹیلے پر کھڑے ہو کر پکارا، ان میں سے ایک شخص نے جواب دیا، بولا: اے روح اللّٰہ! ہم شام کو حسبِ معمول اچھی طرح سوئے تھے لیکن عَلَی الصَّبَاح جہنم میں جا پڑے۔ آپ نے پوچھا: اس کا کیا سبب ہوا؟ اس نے جواب

[1] ……حلیة الاولیاء، ۱/۲۳۳، الحدیث: ۵۷۵ ملخصًا و احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، ۳/۲۵۲

www.dawateislami.net

دیا: ہم دنیا پر فَریفتہ تھےاور نافرمانوں، بدکاروں کے کہنے پر چلتے تھے، آپ نے پوچھا: تم لوگ دنیا کو کس قدر چاہتے تھے؟ وہ بولا: جس قدر بچہ اپنی ماں کو چاہتا ہے کہ جب سامنے آئی تو خوش ہوگیا اور جب چلی گئی تو رنجیدہ ہوکر رونے لگا۔ آپ نے پوچھا: تیرے ساتھی کیوں جواب نہیں دیتے؟ اس نے بتایا: ان سب کے منہ میں آگ کی لگامیں ہیں، ان کی باگیں تُنْدمِزاج اور کَڑے فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر تو کس طرح جواب دے رہا ہے؟ اس نے کہا: میں ان کی بداعمالیوں میں شریک نہ تھا لیکن چونکہ میں ان کے ساتھ رہتا تھا اس لیے عذاب کی لپیٹ نے مجھے بھی نہ چھوڑا۔ آپ نے پوچھا: اب تو کس حال میں ہے؟ وہ بولا: اب میں دوزخ کے کنارے لٹکا ہوا ہوں معلوم نہیں کہ دوزخ سے بچ رہوں گا یا اسی میں دھکیل دیا جاؤں گا۔ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نے حواریوں کو مخاطب کرکے فرمایا: عافیت کے ساتھ جو کی روٹی نمک سے کھالینا اور ٹاٹ کا لباس پہننا اور گُھورے پر سو رہنا بھی غنیمت ہے۔[1] (احیاءالعلوم)

حضور سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: جو شخص اپنی دنیا سے محبت رکھتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو اپنی آخرت سے محبت رکھتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے پس اختیار کرو اس کو جو باقی رہنے والی ہے فنا ہوجانے والی پر۔[2]

(احمد، طبرانی، حاکم، بزار)

حضور سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: دنیا کی محبت ہر ایک خطا (گناہ) کی

1 ......احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، ۲۵۳/۳

2 ......المستدرك، كتاب الرقاق، ٤٥٤/٥، الحديث: ٧٩٦٧

www.dawateislami.net

جڑ ہے۔[1] (بیہقی درشعب،ابن ابی الدنیا)

حُبِّ دنیا چوں کند بر دل نگاہ ہمچو خارا گردد ش سخت و سیاہ
کور گردد روشن چشم یقین بستہ گردد بعد ازاں درہائے دین

دنیا کی محبت جب دل پر نگاہ ڈالتی ہے تو دل سنگِ خارا کی مانند سخت اور سیاہ ہوجاتا ہے، یقین کی روشن آنکھ اندھی ہوجاتی ہے، اس کے بعد دین کے دروازے بند ہوجاتے ہیں۔

(حضرت بوعلی قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ)

صد تمنا در دلت اے بوالفضول کے کند نورِ خدا در دل نزول

اے بیہودہ بکواسی سینکڑوں آرزوئیں تیرے دل میں ہیں تو پھر اللّٰہ کا نور تیرے دل میں کیونکر آئے گا؟

اسی کی برکت سے تجھے رزق مل رہا ہے

حضرت اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانۂ مبارک میں دو بھائی تھے، ان میں سے ایک تو روزانہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں (علم دین سیکھنے کے لیے) حاضر ہوا کرتا تھا اور دوسرا دن بھر روزی کماتا (اور اپنے بال بچوں کے علاوہ اس بھائی کا خرچ بھی چلاتا تھا) ایک دن اس کمانے والے نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اپنے بھائی کی شکایت کی (اور عرض کی کہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس کو طلبِ علم سے منع کریں اور اسے کمائی کرنے کا حکم دیں تاکہ یہ اپنی دنیا سنبھال لے، اس کی شادی وغیرہ کا انتظام ہوسکے، مجھ سے اس کا بوجھ اُتر جائے) تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

1 ……شعب الایمان، باب فی الزھد...إلخ، ۷/۳۳۸، الحدیث: ۱۰۵۰۱

www.dawateislami.net

نے فرمایا: شاید کہ اسی کی برکت سے تجھے بھی روزی مل رہی ہے۔[1] (یعنی تو اسے علم دین سیکھنے دے اس کا خرچہ تو برداشت کیے جا اللّٰہ تعالٰی اس کا رزق تیرے دستر خوان پر بھیجے گا، تجھے برکتیں ہوں گی) (ترمذی، مشکوٰۃ)

اس فرمان سے سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے شکایت کرنے والے کی یہ غلط فہمی دور فرمائی کہ تو نے محض کمائی کو حصولِ رزق کا حقیقی سبب سمجھ رکھا ہے اللّٰہ تعالٰی کی صِفَتِ رَزّاقیت سے تمہاری نظر اٹھ گئی، یہی وجہ شکایت ہے اگر تم اللّٰہ تعالٰی پر توکُّل رکھتے اور سمجھتے کہ رزق وہی دیتا ہے تو تم یہ شکایت بھی نہ کرتے۔ نیز حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے یہ واضح فرمایا کہ تم یہ نہ سمجھو کہ تم اپنے بھائی کو، جو علمِ دین سیکھنے کی وجہ سے کمائی نہیں کرسکتا، اپنی قسمت کے رزق میں سے کھلاتے ہو بلکہ یہ سمجھو کہ اللّٰہ تعالٰی اس کی قسمت کا رزق تمہارے ذریعہ سے اسے پہنچارہا ہے اور اسی کی برکت سے تمہیں بھی رزق عطا فرمارہا ہے۔

تم پر عُکّاشہ سبقت لے گئے

سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: مجھے تمام انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام کی اُمتیں دکھائی گئیں، میں نے اپنی اُمت کو دیکھا اس کی کثرت کا یہ عالم تھا کہ ان سے زمین اور پہاڑ بھرے ہوئے تھے تا حد نظر آدمی ہی آدمی تھے، مجھے اپنی اُمت کو دیکھ کر خوشگوار حیرت ہوئی، اللّٰہ تعالٰی نے فرمایا: تمہیں مَسَرَّت ہوئی ہے؟ میں نے عرض کی: میں خوش ہوں۔ ارشاد ہوا: ان میں سے سترّ ہزار آدمی کسی حساب کتاب کے بغیر جنت میں

1 ……ترمذی، کتاب الزھد، باب فی التوکل علی اللّٰہ، ٤/١٥٤، الحدیث: ٢٣٥٢

www.dawateislami.net

داخل ہوں گے۔ صحابہ عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے عرض کی: یارسول اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم وہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: اَلَّذِیۡنَ لَا یَتَطَیَّرُوۡنَ وَلَا یَسۡتَرۡقُوۡنَ وَلَا یَکۡتَوُوۡنَ وَ عَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ ۔ (یہ وہ لوگ ہیں جو نہ تو (شگون لینے کے لیے) پرندے اُڑاتے ہیں نہ جنتر منتر کرتے ہیں اور نہ داغ لگواتے ہیں اور یہ لوگ صرف اپنے رب پر توکُّل کرتے ہیں)

حضرت عُکّاشہ بن مِحۡصَن رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسول اللّٰہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم) میرے لیے دعا فرمایئے کہ اللّٰہ تعالٰی مجھے بھی ان (خوش نصیب) لوگوں میں سے کر دے۔ حضور عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دعا فرمائی: یااللّٰہ! عکاشہ کو بھی ان میں سے کر دے۔ پھر حضرت سَعۡد ابن عُبادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ کھڑے ہوئے عرض کی: یارسول اللّٰہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم) میرے لیے بھی دعا فرمایئے کہ اللّٰہ تعالٰی مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ حضور عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: اس دعا میں عُکّاشہ تم پر سَبۡقَت لے گئے۔[1] (بخاری، مسلم)

قلم اُٹھ چکے، دفتر خُشک ہو چکے

حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا فرماتے ہیں: میں ایک دن رسول اللّٰہ صَلَّی

---

1 ...... بخاری، کتاب الرقاق، باب یدخل الجنة سبعون الفا بغیر حساب، ۴/۲۵۷، الحدیث: ۶۵۴۱، ۶۵۴۲ و مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی دخول طوائف من المسلمین... الخ، ص۱۳۷، الحدیث: ۲۲۰ و المستدرک، کتاب الرقی والتمائم، من استطاع ان ینفع اخاہ فلیفعل، ۵/۵۹۴، الحدیث: ۸۳۲۸ و مشکاۃ، کتاب الرقاق، باب التوکل والصبر، الفصل الاول، ۲/۲۶۳، الحدیث: ۵۲۹۶

www.dawateislami.net

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پیچھے (حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ ایک سواری پر) سوار تھا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مجھ کو فرمایا: اے لڑکے! حقوق الٰہی کی حفاظت کر اللّٰہ تعالٰی تیری حفاظت کرے گا (اپنے ہر کام، ہر چیز میں احکام الٰہیہ کا لحاظ رکھ، اللّٰہ تجھ کو دین اور دنیا کی آفتوں سے بچائے گا) تو اسے اپنے سامنے پائے گا (ہر مصیبت میں اللّٰہ تعالٰی کی رحمت تیرے دل پر وارد ہوگی جس کے اثر سے تیرے دل پر غم طاری نہ ہوگا) اور جب کچھ مانگے تو اللّٰہ سے مانگ، جب تو مدد مانگے تو اللّٰہ سے مانگ اور یقین رکھ کہ اگر ساری دنیا کے لوگ اس پر متفق ہو جائیں کہ تجھ کو کچھ نفع پہنچائیں تو وہ تجھ کو کچھ نفع نہیں پہنچا سکیں گے، تجھ کو وہی نفع پہنچے گا جو اللّٰہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے اور اگر اس پر متفق ہو جائیں کہ تجھے کچھ نقصان پہنچائیں تو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے، تجھ کو وہی نقصان پہنچے گا جو اللّٰہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے، قلم اٹھ چکے (تا قیامت جو کچھ ہونے والا ہے سب کچھ لکھا جا چکا، بار بار لکھا نہیں جاتا) دفتر خشک ہو چکے۔[1] (احمد، ترمذی، مشکوٰۃ)

خدا سے مانگ جو کچھ مانگنا ہو اے اکبر — یہی وہ در ہے کہ ذلت نہیں سوال کے بعد

(لسان العصر اکبر الہ آبادی)

جنت والوں کے بادشاہ

ایک مرتبہ سرکار دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا:

---

1 ...... ترمذی، کتاب صفة القیامة، ٤/٢٣١، الحدیث:٢٥٢٤ و مشکاة، کتاب الرقاق، باب التوکل والصبر، الفصل الثانی، ٢/٢٦٥، الحدیث:٥٣٠٢

www.dawateislami.net

کیا نہ بتاؤں میں تم کو جنت والوں کے بادشاہ؟ صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ہاں! یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بتادیجئے! فرمایا: ضَعِیْفٌ مُّسْتَضْعِفٌ اَغْبَرَ اَشْعَثَ ذِیْ طِمْرَیْنِ لَا یُؤْبَہُ لَہُ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَ بَرَّہُ.[1] (بخاری، مسلم)

آدمی ضعیف کہ لوگ اسے ضعیف جانیں، غبار آلود، پریشان مو، دو چادریں رکھنے والا، لوگوں کے نزدیک بے قدر (حقیر) لیکن اگر وہ اللّٰہ تعالیٰ پر قسم دیدے تو اللّٰہ تعالیٰ اس کو سچا کردے (اس کا کہا پورا کردے)۔

نیز فرمایا کہ قیامت کے دن اللّٰہ تعالیٰ فقیر کو بلا کر یوں معذرت کرے گا جیسے آدمی آپس میں ایک دوسرے سے معذرت کرتے ہیں۔ ارشاد فرمائے گا: قسم ہے اپنی عزت و جلال کی! میں نے دنیا تجھ سے اس وجہ سے علیحدہ نہیں رکھی تھی کہ تو میرے نزدیک حقیر تھا بلکہ اس جہت سے کہ تجھ کو یہاں کرامت اور فضیلت دینی تھی میرے بندے! اب تو اِن (جہنمیوں کی) صفوں میں جا اور پہچان کہ جس نے تجھ کو دنیا میں میرے واسطے (کچھ) کِھلایا ہو یا (کوئی کپڑا) پہنایا ہو اور اس کی غرض سوائے میری رضا (حاصل کرنے) کے اور کچھ نہ ہو تو تُو اس کا ہاتھ پکڑ لے (اور اس کو جنت میں لے جا) اس کام میں نے تجھ کو اختیار دے دیا۔ اور اس وقت (جہنمی) لوگوں کا یہ حال ہوگا کہ پسینہ منہ تک آیا ہوا ہوگا، یہ شخص صفوں کو چیرتا ہوا جائے گا اور دیکھے گا کہ کس نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا تھا، جسے ایسا دیکھے گا اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جائے گا۔[2] (ابن حبان)

---

1 ......بخاری، کتاب التفسیر، باب عتل بعد ذلك زنیم، ۳/۳٦۳، الحدیث: ٤۹۱۸ و المعجم الکبیر، ۲۰/۸٤، الحدیث: ۱۵۹ و احیاء العلوم، کتاب الفقر والزھد، ٤/۲٤۳

2 ......احیاء العلوم، کتاب الفقر والزھد، ٤/۲٤۳

www.dawateislami.net

فقیروں کے پاس دولت ہے

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: فقیروں کی جان پہچان بہت کرتے رہا کرو اوران کے پاس سے نعمت حاصل کرو کہ ان کے پاس دولت ہے۔ صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسول اللّٰہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) ان کے پاس کون سی دولت ہے؟ فرمایا:

جب قیامت کا دن ہوگا تو ان سے کہا جائے گا کہ دیکھو جس نے تم کو (روٹی کا) ایک ٹکڑا کھلایا ہو یا ایک گھونٹ پانی پلایا ہو یا کوئی کپڑا پہنایا ہو تو اس کا ہاتھ پکڑ و اور جنت میں پہنچادو۔[1] (طبرانی)

میرے برگُزیدہ لوگ کہاں ہیں؟

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اللّٰہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میری مخلوق میں سے برگُزیدہ لوگ کہاں ہیں؟ ملائکہ عرض کریں گے: الٰہی! وہ کون ہیں؟ ارشاد ہوگا: مسلمان فقیر جو میری عطا پر قانع رہے اور میرے حکم پر راضی رہے ان کو جنت میں داخل کردو پس وہ لوگ جنت میں جا کر کھائیں گے پئیں گے اور دوسرے لوگ حساب میں پڑے ہوں گے۔[2] (مسند فردوس، دیلمی)

---

1 ......احیاء العلوم، کتاب الفقر والزھد، ۴/۲۴۳

2 ......احیاء العلوم، کتاب الفقر والزھد، ۴/۲۴۶

www.dawateislami.net

توکّل کی دعا

حضرت بَراء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عازِب کے بیٹے! جب تم اپنے بستر پر لیٹا کرو تو یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡلَمۡتُ نَفۡسِیۡ اِلَیۡکَ وَوَجَّھۡتُ وَجۡھِیۡ اِلَیۡکَ وَفَوَّضۡتُ اَمۡرِیۡ اِلَیۡکَ وَ اَلۡجَاْتُ ظَھۡرِیۡ اِلَیۡکَ رَغۡبَةً وَّرَھۡبَةً اِلَیۡکَ لَا مَلۡجَاً وَلَا مَنۡجَا مِنۡکَ اِلَّآ اِلَیۡکَ اٰمَنۡتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیۡ اَنۡزَلۡتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیۡ اَرۡسَلۡتَ. [1] (بخاری، مسلم)

ترجمہ: یا اللّٰہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سُپُرد کردیا اور اپنا چہرہ (رُخ) تیری طرف موڑ دیا اور اپنا ہر کام تیرے حوالے کر دیا اور اپنی کمر کا سہارا (پُشت پناہ) تجھ کو بنالیا تیری رحمت کی رغبت اور تیری ناراضگی کے خوف کی وجہ سے، تیرے قہر و غضب کی وجہ سے، نجات اور پناہ کی جگہ تیرے رحم و کرم کے سوا اور کہیں نہیں، جو کتاب (قرآن مجید) تو نے نازل کی ہے اس پر میں ایمان لا چکا ہوں اور جو نبی (محمد رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) تو نے بھیجا ہے اس پر بھی میں ایمان لا چکا ہوں۔

---

1 ......بخاری، کتاب الدعوات، باب النوم علی الشق الایمن، ٤/١٩٣، الحدیث: ٦٣١٥ ومسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب ما یقول عند النوم واخذ المضجع، ص١٤٥٣، الحدیث: ٢٧١٠

www.dawateislami.net

اگر تم (اس دعا کو پڑھ کر سوئے اور) اسی رات مر گئے تو فِطْرتِ سَلیمہ یعنی دینِ حق پر مرو گے (تمہارا خاتمہ بالخیر ہو گا) اور اگر صبح اٹھے تو خیر و خوبی کے ساتھ اٹھو گے۔ پہلے وضو کرو پھر دائیں پہلو پر لیٹ کر یہ دعا پڑھو، تمہاری زبان سے نکلنے والے یہ آخری کلمات ہونے چاہئیں (یعنی اس دعا کے بعد کوئی کلام کیے بغیر سو جاؤ)۔[1] (بخاری، مسلم)

طبیب ہی نے مجھے بیمار کیا ہے

ایک مرتبہ خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیمار ہو گئے تو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا خلیفۃ الرسول! اجازت ہو تو ہم کسی طبیب کو بُلا لائیں؟ فرمایا: طبیب ہی نے مجھے بیمار کیا ہے، حاضرین نے عرض کی: پھر طبیب نے آپ کی بیماری کے بارے میں کیا کہا ہے، فرمایا: طبیب نے کہا ہے: اِنِّی فَعَّالٌ لِّمَآ اُرِیْدُ (میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں)۔[2] (احیاء العلوم)

توکُّل کا بے نظیر نمونہ

حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ (مکہ سے مدینہ کو ہجرت کے وقت) جب میں رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہمراہ غارِ ثور میں تھا تو (ہمیں تلاش کرنے والے) مشرکین کے پاؤں مجھے نظر آئے اور ہم اسی غار کے اندر چھپے ہوئے تھے اور عین

---

1 ......مشکاۃ، کتاب الدعوات، باب ما یقول عند الصباح...الخ، ۱/٤٤٥، الحدیث: ۲۳۸۵
وعمل الیوم واللیلۃ للنسائی، وما یقول من یفرغ فی منامہ، ۱/٤٥٦، الحدیث: ۷۷۳

2 ......احیاء العلوم، کتاب العلم، الباب الثالث، ۱/۵۵

www.dawateislami.net

وہ ہمارے سروں پر کھڑے تھے تو میں نے (گھبرا کر) رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عرض کیا: یارسول اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِن میں سے کسی نے بھی اپنے قدموں کی طرف ذرا جھک کر دیکھا تو ہم انہیں صاف نظر آ جائیں گے۔ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اے ابوبکر! (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) ان دو مظلوم بندوں کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللّٰہ ہے یعنی جب ہمارا حقیقی محافظ اور نگہبان اللّٰہ ہمارے ساتھ ہے تو ہمیں خوفزدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔[1] (بخاری، مسلم)

میرا طبیب میرے حال سے بے خبر نہیں

ایک دفعہ امیر المؤمنین عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیمار ہوئے مرض کچھ شدید ہو گیا تو اَحباب نے مشورہ دیا کہ آپ کسی طبیب کو بُلا کر علاج کرالیں۔ فرمایا: میرا طبیب میرے حال سے بے خبر نہیں۔ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ اپنے کان کو ہاتھ لگا دینے سے مجھے صحت حاصل ہو سکتی ہے تو واللّٰہ! میں کبھی کان کو ہاتھ نہ لگاؤں۔ (کیمیائے سعادت)

تو سائل نہیں بلکہ تاجر ہے

امیر المؤمنین عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بعد مغرب ایک سائل کی صدا سنی، آپ نے ایک شخص سے فرمایا: اس کو کھانا دے دو۔ اس نے کھانا دے دیا، پھر آپ نے

---

1 ……بخاری، کتاب التفسیر، باب ثانی اثنین اذ هما...الخ، ۳/۲۳۵، الحدیث: ٤٦٦٣ و مسلم، کتاب فضائل الصحابة رضی اللّٰه عنهم...إلخ، باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی الله عنه، الحدیث: ۲۳۸۱، ص ۱۲۹۸

www.dawateislami.net

دوبارہ سائل کی صدا سنی، فرمایا: ہم نے کہا نہیں تھا کہ اس کو کھانا دے دو؟ اس نے عرض کی: میں نے اس کو کھانا کھلا دیا ہے۔

آپ نے سائل کی جھولی جو دیکھی تو روٹیوں سے بھری تھی، فرمایا: تو سائل نہیں بلکہ تاجر ہے۔ پھر جھولی لے کر زکوٰۃ کے اونٹوں کے سامنے ڈال دی اور سائل کو دُرّے لگائے اور فرمایا: پھر ایسا نہ کرنا۔

حضرت امام غَزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اس کی جھولی روٹیوں سے بھری دیکھ کر جان لیا کہ یہ شخص سوال کرنے سے مُستَغنی ہے، (محتاج نہیں) اور جن لوگوں نے اس کو روٹیاں دی ہیں اسے ضرورت مند محتاج سمجھ کر ہی دی ہیں حالانکہ وہ جھوٹا تھا تو لوگوں کا دیا ہوا اس کی مِلک میں نہ آیا اس لیے کہ فریب سے لیا تھا اب اِن روٹیوں کو ان کے مالکوں تک پہنچانا مشکل تھا اس جہت سے کہ کیا معلوم کون سی روٹی کس نے دی ہے پس یہ مال لاوارث ٹھہرا، لہٰذا اس کا خرچ کرنا مصالح اہلِ اسلام میں واجب ہوا اور زکوٰۃ کے اونٹوں کا چارہ بھی داخل مصالح ہے اس لیے حضرت فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے وہ روٹیاں زکوٰۃ کے اونٹوں کو کھلا دیں اور سائل کو مارنا برائے تادیب تھا اور شریعت کے نفاذ کے تحت ضروری تھا۔[1]

(احیاء العلوم)

خدا سے مانگ جو کچھ مانگنا ہو اے اکبر یہی وہ در ہے کہ ذلت نہیں سوال کے بعد

(لسان العصر اکبر الٰہ آبادی)

1 ......احیاء العلوم، کتاب الفقر والزھد، بیان تحریم السؤال...إلخ، ٤/٢٦٠

www.dawateislami.net

رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا ارشاد ہے کہ جو تَوَنگری کے ہوتے ہوئے سوال کرے وہ گویا چنگاری کا سوال کرتا ہے، اب چاہے سوال کم کرے یا زیادہ۔[1]

(مسلم)

نیز حضور عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: تَوَنگری چاہو اللّٰہ تعالیٰ اپنے غیر سے بے نیاز کردے گا۔ صحابہ عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے پوچھا: یارسول اللّٰہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم) وہ تَوَنگری کیا ہے؟ فرمایا: دن کا کھانا اور رات کا کھانا۔[2]

(مسند فردوس)

بہرِ لقمہ اے سگِ مُردار جو ... مے دوی صحرا بہ صحرا کو بہ کو
خوار مے گردی ز بہرِ آب و نان ... درپئے سگ تا بہ کے باشی دواں
رحم کن بر حالِ خود اے بوالہوس ... بازگرد و توبہ کن در ہر نفس

اے مردار کی تلاش میں رہنے والے کُتّے! تو لُقمہ کی خاطر جنگل جنگل کوچہ کوچہ دوڑتا پھرتا ہے، روٹی اور پانی کے واسطے تو ذلیل وخوار ہورہا ہے، تو کُتّے (نَفۡسِ اَمّارہ) کے پیچھے کہاں تک دوڑتا پھرے گا، اے بوالہَوَس! اپنے حال پر رحم کر، باز آجا اور ہر دم توبہ کرتا رہ۔

مرد باید تا نہد بر نفس پا ... بگذرد از شہوت و حرص و ہوا

(حضرت بوعلی قلندر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ)

مرد کو چاہیے کہ نفس پر پاؤں رکھ دے اور شہوت اور حرص وہوا سے گزر جائے۔

---

1 ......مسلم، کتاب الزکاۃ، باب کراھة المسالة للناس، ص ۵۱۸، الحدیث: ۱۰۴۱

2 ......فردوس الاخبار، ۱/ ۶۳، الحدیث: ۲۷۹ واحیاء العلوم، کتاب الفقر والزھد، ۴/ ۲۶۳

www.dawateislami.net

امیر المؤمنین علی مرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کا ارشاد

لَنَقْلُ الصَّخْرِ مِنْ قُلَلِ الْجِبَالِ ۔۔۔ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ مِنَنِ الرِّجَالِ

یَقُوْلُ النَّاسُ بِیْ فِی الْکَسْبِ عَارٌ ۔۔۔ فَقُلْتُ الْعَارُ فِیْ ذُلِّ السُّؤَالِ

(دیوان حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ)

میرے نزدیک پہاڑوں کی چوٹیوں سے پتھر ڈھونا لوگوں کے احسانات اٹھانے سے زیادہ پسندیدہ کام ہے، لوگ کہتے ہیں کہ میرے لیے کمائی کرنا شرم کی بات ہے میں کہتا ہوں کہ شرم کی بات تو سوال کی ذلت میں ہے۔

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا کرم

حضرت رابعہ بصری رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا ۹۷ ھ ہجری کی ایک سرد اور تاریک رات میں تَوَلُّد ہوئیں تو گھر میں چراغ جلانے کو تیل موجود نہ تھا بچی کی والدہ اور بہنوں نے اصرار کیا کہ پڑوسی کے ہاں سے تھوڑا سا تیل بطورِ قرض مانگ لائیں۔ رابعہ کے والد مجبوراً پڑوسی کے دروازے پر پہنچے تو دل میں سوچا آج تک یہ ہاتھ کسی کے آگے نہیں پھیلا اور اللّٰہ تعالیٰ ہمارے حال سے واقف ہے، آپ الٹے پاؤں واپس چلے آئے۔ بیٹیوں نے پوچھا: ابا جان! تیل ملا؟ فرمایا: نہیں بیٹی!

ایک بیٹی بولی: تو آپ دوسرے دروازے پر دستک دے لیتے شاید کچھ تیل مل جاتا تو ہم چراغ کی روشنی میں اس بچی کو ٹھنڈی ہوا سے بچانے کے لیے کوئی کپڑا ہی

www.dawateislami.net

ڈھونڈ لیتے۔ باپ نے کہا: دوسرا دروازہ تو بیٹی ہمیشہ کھلا رہتا ہے مگر اس پر دستک دینے کی ضرورت نہیں۔

بیٹی خاموش رہی، تھوڑی دیر بعد باپ کی آنکھ لگ گئی، سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم خواب میں تشریف لے آئے فرمایا: کیا صرف چراغ کے لیے کوئی اتنا پریشان ہوتا ہے؟ اس نے پشیمان ہوکر سوچا اگر وہ بیوی اور بیٹیوں کے اصرار پر پڑوسی کے دروازے تک نہ جاتا تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے سامنے میری آنکھیں ندامت سے نہ جھکتیں، عرض کی: یارسول اللّٰہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) غلام سے بڑی لغزش ہوگئی، لِلّٰہ! معاف فرمائیں، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: تیری بچی اندھیرے میں اس طرح آئی ہے جیسے رات کے بعد سورج نکلتا ہے، اس کی روشنی دور دور تک پھیلے گی اور اس کی شفاعت سے میری اُمت کے ایک ہزار افراد بخشے جائیں گے۔ بوڑھے باپ پر لرزہ طاری تھا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: والی بصرہ ہم پر روزانہ ایک سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اور ہر جمعرات کو چار سو مرتبہ درود پڑھتا ہے، آج بھی جمعہ کی شب تھی مگر اس نے یہ ہدیہ درود نہیں بھیجا ہے لہٰذا اسے ہمارا پیغام پہنچا دو کہ وہ کفارے کے طور پر چار سو درہم تمہیں دے دے۔

صبح ہوئی تو رابِعہ کے والد ماجد جودیدارِ رسالت مآب (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی مَسَرَّت میں سرشار تھے والی بصرہ کے ایوان میں جا پہنچے اور حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا پیغام پہنچایا والی بصرہ پیغام سنتے ہی جذبۂ شوق و جوشِ مَسَرَّت سے رو پڑا اور کہا: زہے

www.dawateislami.net

نصیب کہ محبوبِ خدا سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے اس گنہگار غلام کو یاد فرمایا اور دیوانہ وار ننگے پاؤں ننگے سر دوڑتا ہوا باہر آیا۔ رابعہ کے والد کے قدموں کو بوسہ دے کر بولا: آپ میرے محبوب آقا کے فرِستادہ ہیں، میری ملکیت میں جو کچھ بھی ہے سب آپ کی ملکیت ہے آپ جس قدر مال چاہیں لے کر صرف کریں۔

رابعہ کے والد نے کہا: جس قدر حضور عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا حکم ہے مجھ کو وہی کافی ہے۔ والی بصرہ نے فوراً چار سو درہم پیش کر دیئے، رابعہ کے والد چار سو درہم لے کر چلے آئے، اس کے بعد والی بصرہ نے حکم دیا: ابھی دس ہزار درہم فقراء کو تقسیم کر دیئے جائیں اور مسلسل چار دن تک تقسیمِ خیرات جاری رہے، کوئی سوالی خالی ہاتھ واپس نہ جائے۔[1] (تذکرۃ الاولیاء)

سچ بتا، وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟

ایک شخص نے حضرت عیسٰی عَلَیۡہِ السَّلام کی خدمت میں عرض کی: یا نبی اللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ کی خدمت میں حاضر رہوں آپ کی خدمت کروں اور آپ سے علمِ دین سیکھوں۔ آپ نے اس کو اپنے ہمراہ رہنے کی اجازت دے دی، چلتے چلتے جب دونوں ایک نہر کے کنارے پہنچے تو آپ نے فرمایا: آؤ کھانا کھالیں۔

آپ کے پاس تین روٹیاں تھیں۔ جب ایک ایک روٹی دونوں کھا چکے تو حضرت عیسٰی عَلَیۡہِ السَّلام نہر سے پانی پینے لگے، اس شخص نے تیسری روٹی چھپالی، حضرت عیسٰی

---

1 ……تذكرة الاولياء، ذكر رابعه رحمة الله عليها، الجزء الاول، ص ٦٥ بتغير قليل

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ السَّلَام پانی پی کر واپس آئے تو روٹی موجود نہ پا کر پوچھا: تیسری روٹی کہاں گئی؟ وہ بولا: مجھے کچھ پتا نہیں۔ آپ خاموش ہو رہے، تھوڑی دیر بعد فرمایا: آؤ آگے چلیں۔

راستہ میں ایک ہرنی ملی جس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے، آپ نے ہرنی کے ایک بچے کو اپنے پاس بلایا وہ آ گیا، آپ نے اسے ذبح کیا اور گوشت بھون کر اس شخص سے فرمایا: آؤ ہم دونوں کھائیں، گوشت کھا چکنے کے بعد آپ نے ہڈیوں کو جمع کیا اور فرمایا: قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ (اللہ کے حکم سے زندہ ہو کر کھڑا ہو جا) ہرنی کا بچہ زندہ ہو کر اپنی ماں کے ساتھ چلا گیا، آپ نے اس شخص سے فرمایا: تجھے اس اللہ کی قسم! جس نے مجھے یہ معجزہ دکھانے کی قدرت عطا کی سچ بتا وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟ وہ بولا: مجھے کچھ پتا نہیں، فرمایا: آؤ آگے چلیں، چلتے چلتے ایک دریا پر پہنچے آپ نے اس شخص کا ہاتھ پکڑا اور پانی کے اوپر چلتے ہوئے دریا کے دوسرے کنارے پہنچ گئے، اب آپ نے اس شخص سے فرمایا: تجھے اس اللہ کی قسم! جس نے مجھے یہ معجزہ دکھانے کی قدرت عطا کی سچ بتا وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟ وہ بولا: مجھے کچھ پتا نہیں، آپ نے فرمایا: آؤ آگے چلیں۔

چلتے چلتے ایک ریگستان میں پہنچے، آپ نے ریت جمع کر کے ایک ڈھیری بنائی اور فرمایا: اے ریت کی ڈھیری! اللہ کے حکم سے سونا بن جا۔ ریت کی ڈھیری فوراً سونا بن گئی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کے تین حصے کیے پھر فرمایا: یہ ایک حصہ میرا ہے اور ایک حصہ تیرا اور ایک اس شخص کا جس نے وہ تیسری روٹی لی۔ یہ سنتے ہی وہ شخص جھٹ بول اٹھا: یا نبی اللہ! وہ تیسری روٹی میں نے ہی لی تھی۔ آپ نے ہنس کر فرمایا: یہ سارا سونا

www.dawateislami.net

تو ہی لے لے اور اس کو چھوڑ کر چلے گئے۔

یہ شخص سونا چادر میں لپیٹ کر اکیلا ہی روانہ ہوا، راستے میں اسے دو شخص ملے، انہوں نے جب دیکھا کہ اس کے پاس سونا ہے تو اس کو قتل کر دینے کے لیے تیار ہو گئے تا کہ سونا لے لیں، وہ شخص جان بچانے کی خاطر بولا: تم مجھے قتل کیوں کرتے ہو ہم اس سونے کے تین حصے کر لیتے ہیں اور ایک ایک حصہ لے لیتے ہیں لڑنے کی کیا ضرورت ہے؟ وہ دونوں شخص خوش ہو کر راضی ہو گئے۔

وہ شخص بولا: بہتر یہ ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی تھوڑا سا سونا لے کر قریب کے شہر میں جائے اور کھانا اور مٹھائی خرید کر لے آئے تا کہ کھا پی کر سونا تقسیم کر لیں۔ ان میں سے ایک آدمی شہر پہنچا، کھانا اور مٹھائی خرید کی، جب واپس ہونے لگا تو اس نے سوچا، بہتر یہ ہے کہ میں کھانے اور مٹھائی میں زہر ملا دوں تا کہ وہ دونوں کھا کر مر جائیں اور سارا سونا میں لے لوں، یہ سوچ کر اس نے زہر خرید کیا اور مٹھائی اور کھانے میں ملا دیا۔ اُدھر ان دونوں نے آپس میں یہ صلاح کی کہ جب وہ کھانا اور مٹھائی لے کر آئے تو ہم دونوں مل کر اس کو قتل کر دیں اور سونا آدھا آدھا کر کے لے لیں۔

جب وہ شخص کھانا اور مٹھائی لے کر ان کے پاس پہنچا ان دونوں نے اسے پکڑ لیا اور مار مار کر ختم کر دیا اس کے بعد وہ خوشی خوشی مٹھائی اور کھانا کھا گئے، لیکن تھوڑی ہی دیر میں دونوں تڑپ تڑپ کر ڈھیر ہو گئے، سونا جُوں کا تُوں پڑا تھا اور یہ تینوں اس کے پاس مرے پڑے تھے۔ جب حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام واپس لوٹے تو چند آدمی آپ

www.dawateislami.net

کے ہمراہ تھے آپ نے سونے اور تینوں لاشوں کی طرف اشارہ کرکے ہمراہیوں سے فرمایا: دیکھ لو دنیا کا یہ مال ہے اور دنیا کی طمع کا انجام یہ ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ تم اس سے بچتے رہو۔[1] (احیاء العلوم)

اس کے لیے کیا دعا کروں؟

اپنی آخری عمر میں جن دنوں حضرت اُوَیس قَرَنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کوفہ میں مقیم تھے اور فرات کے کنارے عبادتِ الٰہی میں مصروف رہتے تھے ایک دن حضرت ہَرِم بن حَیَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ان کی ملاقات کے لیے آئے، یہ ان کی پہلی ملاقات تھی، حضرت ہرم بن حیان نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم، حضرت اُوَیس قَرَنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے جواب دیا: وَعَلَیْکُمُ السَّلَام یَا ھَرِم بن حَیَّان۔ حضرت ہَرِم نے حیرت سے کہا: تعجب ہے آپ کو میرا اور میرے باپ کا نام کیونکر معلوم ہوگیا۔ فرمایا: اہل ایمان کی روحیں ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں، کہئے کیسے آنا ہوا؟ ہَرِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کہا: آپ کے پاس سکون کی خاطر حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: اللہ کے سوا کہیں اور سکون تلاش مت کیجئے، سکون کی تلاش میں آپ غلط جگہ چلے آئے ہیں۔ ہرم نے شرمندگی سے کہا: بجا ارشاد، کچھ نصیحت فرمایئے! فرمایا: سوتے وقت موت کو سرہانے اور بیداری میں آنکھوں کے سامنے رکھو، گناہ کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ یہ اللہ کی توہین ہے۔

ہَرِم بہت زیادہ متأثر ہوئے، کہا: دعا فرمایئے کہ اللہ تعالٰی رزق میں کسی کا محتاج نہ

[1] ……احیاء العلوم، کتاب ذم البخل …إلخ، حکایات البخلاء، ج ٣، ص ٣٣٦

www.dawateislami.net

کرے۔ حضرت اُوَیس قَرَنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے جواب دیا: جس شخص کو اللہ کی رزّاقی پر اتنا شک ہو اس کے لیے کیا دعا کروں؟[1]

دنیا کسی کی دوست نہیں

حُجَّۃُ الْاِسلام امام غَزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: دنیا اللہ کی اور اس کے دوستوں اور دشمنوں سب کی دشمن ہے، اللہ کی دشمن اس وجہ سے کہ اللہ کے بندوں کو اس کے راستہ پر چلنے نہیں دیتی، رہزنی کرتی ہے، دوستانِ خدا کی اس وجہ سے کہ ان کے سامنے بڑے تُزک و آرائش کے ساتھ بن سنور کر آتی ہے اور اپنے چھلاوے دکھاتی ہے کہ کسی طرح شیفتہ ہو جائیں اور دشمنانِ خدا کی اس وجہ سے کہ اس نے اپنے مکر و فریب سے ان کو بتدریج پھنسالیا ہے یہاں تک کہ وہ اس پر اعتماد کر بیٹھے، لیکن پھر وہ ان کو ایسا محتاج کر دیتی ہے کہ بہ جُز حسرت و یاس اور ندامت کے ان کو کچھ حاصل نہیں ہوتا اور اَبَدُ الْآباد کی سعادت سے محروم رہ جاتے ہیں، دنیا کی جدائی کے صدمہ سے بے حال ہوتے ہیں اور اُخروی مصائب سے جدا بدحال ہوں گے اور فریاد کریں گے تو انہیں یہ جواب ملے گا: اِخْسَـُٔوْا فِیْهَا وَ لَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾[2] اور اس آیت کے مصداق بنیں گے:

اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِ٘ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ

---

1 ...... حلیة الاولیاء، ١٠، ١٨/١٨، الحدیث: ١٤٣٤١ ملخصا واحیاء العلوم، کتاب آداب العزلة، ٢٨٥/٢

2 ......ترجمۂ کنز الایمان: دُتکارے (ذلیل ہوکر) پڑے رہو اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو۔ (پ١٨، المؤمنون:١٠٨)

www.dawateislami.net

وَلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۸۶﴾[1] یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے میں دنیا کی زندگی کوخریدلیاتو ان سے عذاب میں تخفیف نہ کی جائے گی اور نہ انہیں (کسی سے) مدد پہنچے گی۔[2] (احیاءالعلوم)

جوشخص اللہ کا ہو رہتا ہے

سرکاردوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کاارشاد: جوشخص (تمام مخلوق سے منقطع ہوکر)اللہ کا ہورہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر مَشَقَّت سے بچالیتا ہےاوراس کوایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے کہ اسے گمان بھی نہیں ہوتا اور جوشخص دنیا کا ہورہتا ہے اللہ اس کو دنیا ہی کے حوالے کردیتا ہے۔[3] (طبرانی درصغیر)

خانۂ دل کن ز غیر حق تہی — تا متاعِ وحدت اندر وے نہی
خویش را ہم در دلِ خود جا مَدہ — در مقامِ شاہ رَختِ خود منہ

خانۂ دل کوغیرحق سے خالی کر، تاکہ تو متاعِ وحدت اس میں رکھ سکے، اپنے دل میں خود کو بھی جگہ نہ دے، بادشاہ کے مقام میں اپناسامان نہ رکھ۔

دائما تفویض کار خود بحق باشد نکو — حاجت از وَے خواہ، رازِ خویش باوے بگو
عزت وخواری ورنج وراحت چوں ازحق ست — اعتماد و التجاء بر کس مکن اِلَّا برو

---

1 ترجمۂ کنزالایمان: یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی مول لی تو نہ ان پر سے عذاب ہلکا اور نہ ان کی مدد کی جائے۔(پ ۱، البقرۃ: ۸۶)

2 احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، ۳/ ۲٤۸

3 المعجم الصغیر، الجزء الاول، ص ۱۱٦

www.dawateislami.net

اپنا کام ہمیشہ اللہ کے سُپُرد کیے رکھنا ہی بہتر ہے، اپنی حاجت اُسی سے طلب کر، اپنا راز اُسی سے کہہ جب کہ تیری عزت وخواری اور رنج وراحت حق تعالیٰ ہی سے ہے تو پھر اس کے سوا کسی پر اعتماد نہ کر، نہ کسی سے التجاء کر۔

گناہ آمد شہودِ ماسوی اللہ   ازیں نوعِ گناہ استغفر اللہ

ماسوی اللہ کا دیکھنا گناہ ہے، میں اس نوعِ گناہ کی اللہ سے معافی چاہتا ہوں۔

چارہ سازی کررہا ہے اُس کا لطف دل نواز
باعثِ صد عیش ہے یہ بے کسی میرے لیے

لالچی کتا

خاندانِ راشدیہ کے مُورِثِ اعلیٰ سیّد محمد راشد (پیر سائیں روضے دھنی) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ایک کتا منہ میں گوشت کا ٹکڑا دبائے گوشۂ عافیت کی تلاش میں ایک تالاب کے کنارے پہنچا۔ پانی میں اپنا عکس دیکھ کر سمجھا کہ کوئی دوسرا کتا منہ میں گوشت کا ٹکڑا دبائے کھڑا ہے، اس نے اس سے وہ ٹکڑا چھین لینے کے لیے منہ کھول کر حملہ کر دیا، اس کے منہ والا ٹکڑا پانی میں جا گرا اور خود بھی غوطے کھانے لگا، یہی حال طالبانِ دنیا کا ہے۔ (ملفوظاتِ روضے دھنی)

ایں دو چشمِ تنگ دنیادار را   یا قناعت پُر کند یا خاکِ گور

(حضرت سعدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ)

دنیادار کی اِن چھوٹی سی دو آنکھوں کو یا قناعت بھر سکتی ہے یا قبر کی مٹی۔

www.dawateislami.net

حرصِ تو دلقِ قناعت پارہ کرد　　نفسِ امارہ ترا آوارہ کرد
چُوں بخواہی لُقمہ اے ناداں ز آز　　نفس گرداند دہانِ حرص باز
چشمِ شہوت چوں کشاید آں لعین　　کور گردد دیدۂ اہلِ یقین
دل چوں آلودہ ست از حرص و ہوا　　کے شود مکشوف اسرارِ خدا

اے درویش! حرص نے تیری گدڑی چاک کردی، نفسِ امارہ نے تجھے آوارہ کردیا، اے نادان! جب تو لالچ سے نوالہ لینا چاہتا ہے تو نفسِ امارہ حرص کا منہ کھول دیتا ہے، جب یہ لعین نفس شہوت کی آنکھ کھولتا ہے تو اہلِ یقین کی آنکھ اندھی ہوجاتی ہے، جب کہ دل حرص و ہوا سے آلودہ ہے تو اسرارِ الٰہی کیونکر کھل سکتے ہیں۔ (حضرت بوعلی قلندر رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه)

جواب لاجواب

خلیفہ ہِشام بن عَبْدُالْمَلِک اُمَوِی حج کرنے مکہ مکرمہ آیا، اس نے حرمِ کعبہ میں حضرت سالم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه (فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه کے پوتے) کو دیکھا تو ان کے قریب جا کر کہا: حضرت! مجھے کچھ خدمت کا موقع دیا جائے تاکہ مجھے آپ کی خدمت کا شرف حاصل ہوسکے۔ حضرت سالم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه نے فرمایا: اللّٰہ کے گھر میں اللّٰہ کے سوا کسی اور سے سوال کرنا شرم کی بات ہے۔ حضرت سالم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه جب طوافِ کعبہ سے فارغ ہوکر حرم شریف سے باہر نکلے تو ہِشام نے ان سے عرض کی: حضور اب تو حرم شریف سے باہر ہیں اب کچھ طلب فرمالیجئے۔ حضرت سالم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه نے پوچھا: میں آپ سے کیا مانگوں دنیا یا دین؟ ہِشام بولا: دنیا! حضرت سالم نے فرمایا: دنیا تو میں نے

خالق ومالک دنیا سے بھی نہیں مانگی پھر میں تم سے کیسے مانگوں جب کہ تم نہ اس کے خالق ہو اور نہ مالک۔ ہِشام لاجواب ہو کر رہ گیا۔[1]

حضرت ربیع رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا گھوڑا

حضرت رَبِیع بن خُثَیْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنا قیمتی گھوڑا جس کی قیمت بیس ہزار درہم تھی باندھا اور نماز پڑھنے لگے، ایک چور آیا اور گھوڑا کھول کر لے گیا، آپ نے کسی پریشانی یا اضطراب کا مظاہَرہ نہ کیا، لوگ آپ کے پاس افسوس کرنے آئے اور آپ کو تسلی دینے لگے، آپ نے فرمایا: جب چور گھوڑا کھول رہا تھا میں نے دیکھ لیا تھا، لوگوں نے عرض کی: تو پھر آپ نے اس کو للکارا کیوں نہیں؟ فرمایا: میں ایسے کام میں مصروف تھا جو گھوڑے سے زیادہ اہم اور قیمتی تھا۔ حاضرین چور کے لیے بددعائیں دینے لگے، آپ نے فرمایا: اس کے حق میں بددعا نہ کرو میں نے اپنا گھوڑا اس پر صدقہ کر دیا اور اس کو معاف کر دیا ہے۔[2] (احیاء العلوم)

ہاں! ایک حاجت ہے

حضرتِ حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں ایک امیر حاضر ہوا، آپ نے اس کی طرف اِلْتِفات نہ کی، وہ کچھ دیر خاموش بیٹھا رہا لیکن جب حضرت نے اس سے کوئی بات نہ کی تو امیر نے جانے کا ارادہ کیا اور عاجزی سے عرض کی: حضور! میں آپ کی کچھ

1 ......البداية والنهاية، الجزء السادس، ص۳۷٦،

2 ......احياء العلوم، كتاب التوحيد والتوكل، بيان آداب المتوكلين...إلخ، ٤/٣٤٩

www.dawateislami.net

خدمت کرنا چاہتا ہوں آپکو کوئی حاجت ہوتو فرمائیے؟ فرمایا: ہاں! ایک حاجت ہے۔ اس نے پوچھا: وہ کیا؟ فرمایا: یہ کہ تم دوبارہ میرے پاس کبھی نہ آؤ۔[1]

(کیمیائے سعادت)

کمالِ استغنا

ابن ہُبَیرہ گورنر کوفہ نے ایک دفعہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے بہ لَجاجَت کہا: آپ گاہے گاہے تشریف لے آیا کریں تو مجھ پر احسان ہوگا۔ امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں تم سے مل کر کیا کروں،؟ مہربانی سے پیش آؤ گے تو خوف ہے کہ تمہارے دام میں آ جاؤں گا، عتاب کروگے تو میری ذلت ہے، تمہارے پاس جو زَر و مال ہے اس کی مجھے کچھ حاجت نہیں، میرے پاس جو دولت ہے، اسے کوئی شخص چھین نہیں سکتا، ابن ہُبَیرہ یہ سن کر دم بخود رہ گیا۔ (معجم، موفق)

یہ میرا فرضِ منصبی تھا

خلیفہ منصور اور اس کی بیوی حرہ خاتون میں کچھ شکررنجی ہوگئی، خاتون کو شکایت تھی کہ خلیفہ اسکے حق میں عدل سے کام نہیں لیتا، خلیفہ نے کہا: تم کسی کو مُنْصِف قرار دو، خاتون نے امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا نام لیا، خلیفہ نے اسی وقت امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو طلب کر لیا، خاتون پردہ کے قریب بیٹھی تاکہ امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا فیصلہ اپنے کانوں سے سن لے، منصور نے امام اعظم سے پوچھا: از روئے شریعت ایک مرد کتنے نکاح کرسکتا ہے؟

---

[1] ......احیاء العلوم، کتاب آداب العزلۃ، ۲/۲۷۹

www.dawateislami.net

امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: چار۔ منصور خاتون کی طرف مخاطب ہوا کہ سنتی ہو؟ پردہ سے آواز آئی: ہاں! سُنا۔ امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے منصور کو مخاطب فرماتے ہوئے کہا: مگر یہ اجازت اس شخص کے لیے ہے جو عدل پر قادر ہو ورنہ ایک سے زیادہ نکاح کرنا اچھا نہیں اور اللّٰہ تعالٰی کا ارشاد ہے:

فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً [1]

منصور خاموش ہو گیا۔ امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ گھر آئے تو ایک خادم پچاس ہزار درہم کے توڑے لیے حاضر خدمت ہوا اور بولا: حرہ خاتون نے آپ کی خدمت میں نذر بھیجی ہے اور کہا ہے کہ آپ کی کنیز آپ کو سلام عرض کرتی ہے اور آپ کی حق گوئی کی مشکور ہے۔ امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے روپے واپس کر دیئے اور فرمایا: خاتون سے کہو کہ میں نے جو کچھ کہا ہے یہ میرا فرض منصبی تھا کسی غرض کے تحت نہیں لہٰذا شکریہ کی ضرورت نہیں۔ [2] (معجم، موفق)

توکّل کی نادر مثال

حضرت سعید بن جُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ مجھے بچھو نے ڈنگ مار دیا، میری ماں ایک جھاڑنے والے کو بُلا لائی، میں نے جھڑوانے سے انکار کر دیا، میری ماں نے کہا: بیٹا! تجھے اللّٰہ کی قسم تو جھڑوا لے، میں نے ماں کے حکم کی تعمیل تو کر لی مگر اس

---

1 ......ترجمۂ کنز الایمان: پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو۔ (پ ٤، النساء: ٣)

2 ......مناقب الامام الاعظم، منازعة المنصور زوجته ومحاكمة الامام فيه، الجزء الاول، ص ٢٣٠

www.dawateislami.net

طرح کہ جس ہاتھ پر بچھونے کاٹا تھا اس کے بجائے دوسرا ہاتھ جھاڑنے والے کے ہاتھ میں دے دیا۔[1] (احیاء العلوم)

تُف ہے اُن دلوں پر

حضرت ہَرِم بن حَیَّان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت اویس قرنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے پوچھا: میں کہاں سکونت اختیار کروں؟ فرمایا: ملک شام میں، ہَرِم نے عرض کی: میرے لیے وہاں بسر اوقات کی کیا صورت ہوگی؟ فرمایا: تف ہے ان دلوں پر جن میں شک مِلا ہوا ہے۔[2] (احیاء العلوم)

کمالِ توَکُّل

حضرت امام احمد بن حَنْبَل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ جب کہ میں جنگل میں سفر کر رہا تھا حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلام ملے، حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ شریک سفر ہوتا ہوں۔ میں نے کہا: میں آپ کی رَفاقت کو قبول نہیں کرتا، میں اکیلے ہی سفر کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے انکار اس وجہ سے کیا کہ کہیں میرا نفس حضرت خضر پر اعتماد نہ کرلے اور توَکُّل میں نقصان واقع ہو جائے۔[3] (احیاء العلوم)

---

1 ......احیاء العلوم، کتاب التوحید والتوکل، بیان فضیلۃ التوکل، ٤/٣٠٢

2 ......احیاء العلوم، کتاب التوحید والتوکل، بیان فضیلۃ التوکل، ٤/٣٠٢

3 ......احیاء العلوم، کتاب التوحید والتوکل، بیان فضیلۃ التوکل، ٤/٣٣٢، مختصراً......

...... حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بجائے حضرت خواص رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا فرمان ہے۔

www.dawateislami.net

توحیدِ ناقص

ایک مسافر مسجد میں آیا، وہ ہر وقت تلاوتِ قرآن، نوافل اور ذکر وفکر میں مشغول رہتا تھا، امامِ مسجد نے اس سے کہا: تم کوئی محنت مزدوری کر کے کچھ کما بھی لیا کرو تو اچھا ہو، عابد نے کوئی جواب نہ دیا، تین روز تک امام مسجد اسے یہی کہتا رہا، چوتھے روز جب اس نے یہی بات کہی تو عابد نے کہا: میاں صاحب! مسجد کے قریب ایک یہودی رہتا ہے اس نے وعدہ کرلیا ہے کہ ہر روز دو روٹی مجھ کو پہنچاتا رہے گا۔ امامِ مسجد بولا: اگر وہ اپنے وعدے میں سچا ہے تو تمہارا مسجد میں رہنا ٹھیک ہے۔ عابد نے برہم ہو کر جواب دیا: کیا خوب! تمہارا ایمان اللّٰہ کے وعدے پر تو قائم نہ رہا، یہودی کے وعدے پر تم نے اعتماد کرلیا، ایسی ناقص توحید رکھتے ہوئے تم لوگوں کی امامت نہ کرو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ [1]

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے [2] (علامہ اقبال)

پُراَسرار رقعہ

حضرت ابراہیم بن ادھم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے خادمِ خاص حضرت حُذَیْفہ مَرْعَشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے لوگوں نے کہا: تم نے حضرت کی کوئی عجیب بات دیکھی ہو تو بیان کرو۔ حضرت حذیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کہا: ایک دفعہ میں حضرت کے ہمراہ مکہ کے سفر میں تھا زادِ راہ ختم

---

1 ...... احیاء العلوم، کتاب التوحید والتوکل، بیان فضیلۃ التوکل، ۴/۳۳۴

2 ...... کلیات اقبال، بال جبریل، حصہ دوم، ص۴۴

www.dawateislami.net

ہو گیا اور ہم کچھ روز بھوکے رہ گئے حتیٰ کہ ہم شہر کوفہ میں داخل ہوئے، حضرت نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: مجھے افسوس ہوتا ہے کہ تجھ کو بھوک لگ رہی ہے۔ میں نے عرض کی: حضور بجا ارشاد فرماتے ہیں، فرمایا: قلم دوات اور کاغذ لاؤ۔ میں نے قلم دوات اور کاغذ پیش خدمت کر دیا، آپ نے یہ رقعہ لکھا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہر حال میں تو ہی مقصود ہے اور ہر بات سے تو ہی مطلوب۔ اور چند اشعار لکھے جن کا منظوم ترجمہ یوں ہے:

حامد و شاکر ہوں اور ذاکرِ خدا	بھوکا اور پیاسا ہوں اور ننگا جدا
وصف چھ ہیں تین کا ضامن ہوں میں	التجا ہے تو ہو ضامن تین کا
مدح میری غیر کو ہے جلتی آگ	آگ میں گرنے سے تو مجھ کو بچا

حضرت نے مجھے فرمایا: باہر جا اللّٰہ کے سوا کسی کا خیال دل میں نہ آنے دینا اور جو پہلا شخص تیرے سامنے آئے یہ رُقعہ اس کو دے دینا۔ میں رقعہ لے کر باہر نکلا پہلا شخص جو مجھ کو ملا وہ خچر پر سوار تھا میں نے رقعہ اس کے حوالے کر دیا اس شخص نے رقعہ پڑھا اور پڑھتے ہی رونے لگا۔ پھر پوچھا: جس نے یہ رقعہ لکھا ہے وہ کہاں ہے؟ میں نے بتایا: وہ فلاں مسجد میں ہے۔ اس نے مجھے ایک تھیلی دی جس میں چھ سو دینار تھے اور آگے بڑھ گیا میں نے لوگوں سے پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا: یہ ایک نصرانی ہے۔

میں نے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر ماجرا عرض کیا تو فرمایا: ابھی ان دیناروں کو ہاتھ نہ لگانا وہ ابھی آیا ہی چاہتا ہے۔ جب ایک گھڑی گزری وہ نصرانی آیا۔ حضرت کے سر کو بوسہ دیا اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔[1] (احیاء العلوم)

---

1 ......احیاء العلوم، کتاب التوحید والتوکل، بیان فضیلۃ التوکل، ٤/٣٣٤

www.dawateislami.net

شاہِ سنجر کو غوثِ اَعظم کا جواب

حضرت غوث الاعظم سیدنا مُحیُّ الدِّین شیخ عبدالقادر جیلانی قَدَّسَنَا اللّٰہُ بِاَسْرَارِہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں شاہِ سنجر والیِ مُلکِ نیمروز نے عریضہ بھیجا کہ میں ملک کا کچھ علاقہ بطورِ جاگیر آپ کو دینا چاہتا ہوں تاکہ آپ بھی میری طرح عیش و آرام کی زندگی بسر کریں غوثِ اعظم نے اس کے جواب میں یہ رباعی لکھ بھیجی:

چوں چترِ سنجری رخِ بختم سیاہ باد
در دل اگر بود ہوسِ ملکِ سنجرم
زانگہ کہ یافتم خبر از ملکِ نیم شب
من ملکِ نیمروز بہ یک جو نمی خرم

شاہ سنجر کے کالے رنگ کے تاج کی طرح میرا بخت سیاہ ہو جائے اگر میرے دل میں ملک سنجر کی کچھ بھی ہوس ہو اس لیے کہ جب مجھے دولت نیم شب (شب بیداری و یادِ حق) کی سلطنت حاصل ہے سلطنتِ نیمروز کی قیمت میری نظر میں دانۂ جو کے برابر بھی نہیں۔[1] (اخبار الاخیار)

پانچ بد خصلتیں

حضرت سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنی جائز آمدنی میں سے کچھ روپیہ پیسہ پس انداز کر کے کچھ مال جمع کر لوں تاکہ بوقتِ ضرورت مجھے کسی کی احتیاج نہ رہے، فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے

1 ......اخبار الاخیار، ص٢٠٤

www.dawateislami.net

بندوں کی ضروریات کا کفیل ہے جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے غیر کا محتاج نہیں رہنے دیتا اور جو شخص مال و دولت جمع کرتا ہے اس میں پانچ بد خصلتیں پیدا ہو جاتی ہیں:

﴿1﴾ طُولِ اَمَل یعنی لمبی امیدیں باندھنا ﴿2﴾ شدتِ حرص

﴿3﴾ بخل ﴿4﴾ آخرت فراموشی ﴿5﴾ قلت پرہیز گاری

(احیاء العلوم)

تو نگری دل سے ہے نہ کہ مال سے

حضرت جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں ایک امیر حاضر ہوا اس نے آپ کی خدمت میں پانچ سو اشرفیاں پیش کیں اور نیاز مندی کے ساتھ عرض کی: حضور! یہ حقیر نذرانہ قبول فرمائیں، آپ مسکرائے اور فرمایا: تمہارے پاس ان اشرفیوں کے علاوہ اور بھی کچھ مال ہے؟ وہ بولا: آپ کی دعا سے اور اللہ کے فضل و کرم سے بہت کچھ ہے، فرمایا: کیا تمہاری یہ خواہش ہے کہ تمہارے مال و دولت میں مزید اضافہ ہو جائے؟ عرض کی: حضور! یہ خواہش تو مجھ کو ہر وقت رہتی ہے اور اس خواہش کے تحت کاروبار میں بڑی محنت وَمشقّت برداشت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: تو یہ اشرفیاں بھی تم ہی رکھ لو کہ مجھ سے زیادہ تم محتاج اور مستحق بھی ہو اور مجھے باوجود اس کے کہ میرے پاس کچھ بھی مال و دولت موجود نہیں بفَضْلِہٖ تَعَالٰی مجھے اس کی ذرا بھی طلب و خواہش نہیں ہے۔[1]

(تذکرۃ الاولیاء)

1 ……تذکرۃ الاولیاء، الجزء الثانی، ص ۱٤

www.dawateislami.net

حدیث: لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَۃِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ.

تونگری کثرتِ مال واسباب سے نہیں لیکن تونگری دل کی غنا سے ہے۔[1] (بخاری، مسلم)

بزرگی بہ عقل ست نہ بہ سال　　　تونگری بہ دل ست نہ بہ مال[2]

(شیخ سعدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ)

بزرگی عقل سے ہے نہ کہ عمر کے لحاظ سے، تونگری دل سے ہے نہ کہ مال ودولت سے۔

ہم نے دنیا کو طلاق دے رکھی ہے

سلطان **محمود غزنوی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت ابوالحسن خرقانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے سلطان کو چند نصیحتیں کیں اور اس کے لیے دعا فرمائی سلطان نے دس طبق زر و جواہر سے بھرے ہوئے حضرت کی خدمت میں نذر کیے حضرت انہیں دیکھ کر مسکرا دیئے خدام سے فرمایا: مہمان کے لیے کھانا لاؤ، دسترخوان پر چند موٹی موٹی خشک روٹیاں رکھ دی گئیں سلطان نے پاسِ اَدَب سے ایک لقمہ توڑ کر منہ میں رکھا تو نگل نہ سکا لقمہ حلق میں اٹک گیا۔ حضرت نے فرمایا: اے محمود! جس طرح یہ روٹی تیرے حلق میں اٹکتی ہے اسی طرح دنیا کا مال ہمارے حلق میں اٹکتا ہے ہم نے دنیا اور مال و دولت کو طلاق دے رکھی ہے یہ زر و جواہر اٹھا کر لے جاؤ۔[3]

---

1 ...... بخاری، کتاب الرقاق، باب الغنی النفس، ۲۳۳/۴، الحدیث: ٦٤٤٦ و مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لیس الغنی عن کثرۃ العرض، ص۵۲۲، الحدیث: ۱۰۵۱

2 ...... گلستان سعدی، باب اول در سیرت بادشاهان، حکایت نمبر ۵، ص ۲۰

3 ...... تذکرۃ الاولیاء، ذکر شیخ ابوالحسن خرقانی، الجزء الثانی، ص ۱۷٦

www.dawateislami.net

حضرت سعید ابن المُسَیِّب رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کا ارشاد

اِرْضِ بِالیَسِیرِ مِنَ الدُّنْیَا مَعَ سَلامَةِ دِیْنِکَ کَمَا رَضِیَ قَوْمٌ بِکَثِیْرِهَا مَعَ ذِهَابِ دِیْنِهِمْ.[1] (کشف المحجوب)

ترجمہ: اے مسلمان! اپنی اس تھوڑی سی دنیا پر جو تجھے دین کی سلامتی کے ساتھ حاصل ہے اس پر قناعت کر (راضی رہ) جس طرح عام لوگ اپنا دین کھو کر مال کی زیادتی پر خوش ہوتے ہیں۔

آیا تم دیناروں کے لیے روتے ہو؟

حضرت علی بن فضیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کعبۃ اللّٰہ کے طواف میں مشغول تھے ایک چور نے آپ کے دینار چُرا لیے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ رونے لگے آپ کے والد نے پوچھا: آیا تم دیناروں کے لیے روتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں بلکہ میں تو اس بیچارے کے اس حال پر روتا ہوں کہ قیامت کے دن اللّٰہ تعالیٰ اس سے اس حرکت کے بارے میں باز پُرس کرے گا تو اس سے کچھ جواب نہ بن پڑے گا۔[2] (احیاء العلوم)

اِس کے دانت توڑ دیئے جائیں

حضرت سید محمد راشد پیر سائیں روضے دھنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا کہ سلطان العارفین شیخ بایزید بِسطامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک ایسے صحرا میں چلے گئے جہاں کسی فرد بشر کا

---

1 ......كشف المحجوب، باب فی ذکر ائمتهم من التابعين، ص٩٣ و الزهد الكبير للبيهقی، فصل فی ترك الدنيا...إلخ، ص١٤٢، الحديث ٢٨٢

2 ......احياء العلوم، كتاب التوحيد والتوكل، بيان آداب المتوكلين...إلخ، ٤/ ٣٥٠

www.dawateislami.net

گزرنا مشکل تھا وہاں پہنچ کر آپ نے اللہ تعالٰی سے عہد کیا کہ نہ تو میں کسی آبادی میں جاؤں گا نہ کسی سے کچھ مانگوں گا اور نہ ہی اپنے ہاتھ سے کوئی چیز کھاؤں گا ہاں اگر کوئی دوسرا شخص گھی میں شہد ملا کر اپنے ہاتھ سے میرے منہ میں ڈال دے گا تو کھالوں گا، دو دن اور دو راتیں فاقے سے گزر گئیں تیسری رات ایک قافلہ راستہ بھول کر اس طرف آنکلا حضرت بایزید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اہل قافلہ کو دیکھ کر ایک درخت کے نیچے لیٹ گئے آنکھیں موندلیں اور مُنہ بند کر کے دانتوں کو دانتوں پر سختی کے ساتھ جما کر بے حس وحرکت پڑ رہے۔اہل قافلہ میں سے چند آدمی لکڑیاں چنتے ہوئے آپ کے قریب پہنچے انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی بے حس وحرکت پڑا ہے کہنے لگے: خدا جانے بیچارا کب سے بے ہوش پڑا ہے؟ انہوں نے اپنے سردار کو مُطَّلع کیا سردارِ قافلہ نے آپ کو ہلا جلا کر دیکھا پھر بولا: بے ہوشی سخت ہے شاید یہ مشکل ہی بچے تاہم ہمیں اس کی زندگی بچانے کی کچھ تدبیر کرنی چاہیے، صَلاح یہ ٹھہری کہ گھی میں شہد ملا کر اس کے حلق میں ڈال دیا جائے لیکن کھلائیں کیونکر؟ سردار نے رائے دی اس کے دانت توڑ دیئے جائیں اور گھی میں شہد ملا کر اس کے حلق میں ڈال دیا جائے اہل قافلہ نے گھی میں شہد ملا دیا اور آپ کے دانت توڑ دینے کے لیے تیار ہو گئے۔اللہ تعالٰی نے حضرت بایزید سے بطورِ الہام فرمایا: اگر تو اپنی مرضی سے نہ کھائے گا تو ہم تیرے دانت تڑوا کر کھلا دیں گے، حضرت بایزید ہنس پڑے اور گھی شہد کھا کر اللہ تعالٰی کا شکر ادا کیا۔(ملفوظاتِ روضے دھنی)

ہیں توکل کن ملرزاں پا و دست رزقِ تو بر تو زِ تو عاشق تر است

(مولانا روم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ)

www.dawateislami.net

اللہ تعالیٰ کی رزاقیت پر بھروسا رکھ بے صبری سے ہاتھ پاؤں نہ لرزا تیرا رزق تجھ سے زیادہ تجھ پر عاشق ہے۔

عزت اور ذِلت کی زندگی

کسی شہر میں دو بھائی تھے ایک بھائی بادشاہ کا ملازم تھا اچھی تنخواہ پاتا عمدہ کھانے کھاتا قیمتی لباس پہنتا اپنی زندگی عیش وعشرت میں بسر کرتا تھا دوسرا بھائی محنت مزدوری کرتا غربت ومشقت میں دن گزارتا ایک دن بادشاہ کے ملازم نے اپنے مزدور بھائی سے کہا: تو بھی بادشاہ کی ملازمت کیوں نہیں کر لیتا تاکہ تو بھی عیش وآرام کی زندگی بسر کرسکے اس کے بھائی نے جواب دیا: تو ملازمت ترک کر کے محنت مزدوری کیوں نہیں کرتا تاکہ بادشاہ کی ہر وقت کی خدمت وغلامی کی ذلت سے آزاد ہو کر بے فکری کی زندگی بسر کرسکے، عقلمندوں نے کہا ہے: نانِ جَوِیں کھا کر اطمینان کے ساتھ بیٹھنا زرّیں کمر بند باندھ کر بادشاہ کی خدمت میں کھڑے رہنے سے بہتر ہے۔

بدست آہکِ تفتہ کردن خمیر　　　بہ از دست بر سینہ پیشِ امیر [1]

(گلستان)

اپنے ہاتھوں کو امیر کے سامنے سینے پر باندھے رہنے سے اپنے ہاتھوں مزدوری کرتے ہوئے چونے کا گوندھنا بہتر ہے۔

بہرِ آب و ناں نہ گردی دربدر　　　آبروئے خود نہ ریزی بہرِ زر

ترک سازی صحبتِ اہل دُول　　　گوشہ گیری تا نیفتی در خلل

(بوعلی قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ)

1 ...... گلستان سعدی، باب اول در سیرت بادشاھان، حکایت ٣٦، ص٤٨

www.dawateislami.net

تیرے لیے بہتر یہ ہے کہ تو کھانے پینے کے لیے دربدر پھرتا نہ رہے روپے پیسے کی خاطر خود کو ذلیل نہ کرے تجھے چاہیے کہ تو اہل دولت کی صحبت کو ترک کردے اور گوشۂ عافیت اختیار کرے تاکہ کسی آفت میں پڑ جانے سے بچ رہے۔

تیرا رزق تیری تلاش میں ہے

حضرت ابو یعقوب اقطع بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار جب کہ میں حرم شریف میں مقیم تھا دس روز بھوکا رہا مجھ پر جب ضعف غالب ہوا تو سوچا کہ باہر چلیے جنگل کی طرف نکلا تاکہ کوئی ایسی چیز ہاتھ لگے جو میں کھا سکوں، میں نے دیکھا کہ ایک شلجم زمین پر پڑا ہے میں نے شلجم اٹھا لیا لیکن میرے دل میں معاً خیال گزرا دس روز فاقے سے رہا اور آخر کو لیا تو ایک سڑا شلجم لیا میں نے وہ شلجم پھینک دیا اور حرم شریف میں واپس چلا آیا ابھی میں بیٹھا ہی تھا کہ ایک آدمی آیا وہ میرے سامنے آ کر بیٹھ گیا اور ایک تھیلا میرے سامنے رکھ دیا بولا: یہ آپ ہی کے لیے ہے، میں نے پوچھا: تم نے مجھ کو کیونکر خصوصیت دی، اس شخص نے جواب دیا: ہم دس روز سے سمندر میں تھے ہماری کشتی طوفان میں گھِر گئی قریب تھا کہ ڈوب جائے میں نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ڈوبنے سے بچالے تو میں یہ شیرینی فقرا میں سے اس شخص کو دوں گا جو حرم شریف میں سب سے پہلے مل جائے اور یہاں آ کر مجھے تم ہی نظر پڑے ہو، میں نے کہا: اچھا تو اسے کھولو اس نے کھولا تو اس میں مصری میدہ مغز بادام اور برفی بھری ہوئی ملی میں نے ہر چیز میں سے ایک ایک مُٹھی لے لی اور اس سے کہا: باقی چیزیں تم لے جاؤ میری طرف سے اپنے ساتھیوں

www.dawateislami.net

کو بطورِ ہدیہ دے دینا میں نے تمہاری نذر قبول کی وہ آدمی باقی چیزیں لے کر چلا گیا میں نے دل میں کہا: تیرا رزق تو دس روز کی مسافت سے چل کر آتا ہے اور تو اسے جنگل میں جا کر ڈھونڈتا ہے۔[1] (احیاء العلوم)

ہیں توکل کن ملرزاں پا و دست		رزقِ تو بر تو زِ تو عاشق تر است

(مولانا روم رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه)

بے اعتمادی کا انجام

ایک شخص سفر میں تھا اس کے پاس ایک روٹی تھی جب اِسے بھوک لگی تو اس نے سوچا اگر میں نے یہ روٹی کھالی تو پھر کیا کھاؤں گا؟ اس شخص نے روٹی نہ کھائی اور بھوک کی حالت میں سفر کرتا رہا اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر دیا کہ جب یہ شخص روٹی کھا چکے تو اس کو اور روٹی پہنچا دینا لیکن اس شخص نے وہ روٹی نہ کھائی حتیٰ کہ بھوک کی شدت سے ہلاک ہو گیا۔

اِعتمادِ کامل

حضرت خواجہ حبیب عجمی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه کہیں جا رہے تھے دنیا اور اموالِ دنیا سے بے نیاز، کندھے پر رکھی ہوئی پوستین[2] کا بار طبیعت پر گراں گزرا، راہ میں پھینک کر آگے گزر گئے اتفاقاً اسی راستے حضرت حسن بصری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه کا گزر ہوا راہ میں پڑی

---

1 ……احیاء العلوم، کتاب التوحید والتوکل، بیان اعمال المتوکلین، ٤/٣٣٤

2 ……چمڑے کا جُبّہ

www.dawateislami.net

پوستین دیکھ کر پہچان گئے کہ یہ حبیب عجمی کی ہی ہے اس خیال سے وہیں کھڑے ہو گئے کہ شاید آپ واپس آ جائیں تھوڑی دیر بعد حبیب عجمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه واپس آئے تو حسن بصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے کہا: آپ کی پوستین یہاں دیکھ کر رُک گیا تھا تعجب ہے کہ اتنی وزنی پوستین کے گِر جانے کی آپ کو خبر نہ ہوئی، حبیب عجمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے بے نیازی سے جواب دیا: میں خود ہی پھینک کر چلا گیا تھا حسن بصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے حیران ہو کر پوچھا: کیوں بھلا کس کے بھروسے پر؟ حبیب عجمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ہنس کر بولے: جس نے آپ کو یہاں اتنی دیر روکے رکھا۔[1] (تذکرۃ الاولیاء)

غلاموں کا غلام

ایک بادشاہ نے ایک درویش سے کہا: اگر آپ کی کوئی حاجت ہو تو مجھ سے بیان کریں تا کہ میں حاجت روائی کر دوں، درویش نے جواب دیا: جو آدمی میرے غلاموں کا غلام ہو میں اس سے حاجت روائی نہیں چاہتا، بادشاہ نے کہا: یہ کس طرح؟ درویش نے کہا: میرے دو غلام ہیں اور وہ دونوں تیرے مالک (آقا) ہیں: ایک حرصِ دنیا اور دوسرا طولِ امل یعنی امید غیر متناہی۔[2] (کشف المحجوب)

حرصِ تو دلقِ قناعت پارہ کرد   نفس امارہ ترا آوارہ کرد
صد تمنا در دلت اے بو الفضول   کے کند نور خدا در دل نزول

تیری حرص نے قناعت کی گدڑی چاک کر دی نفس امارہ نے تجھ کو آوارہ کر دیا اے بیہودہ

---

1 ……تذکرۃ الاولیاء، باب ششم، ص ٥٨

2 ……کشف المحجوب، باب اثبات الفقر، ص ٢١

www.dawateislami.net

بکواسی سینکڑوں آرزوئیں تیرے دل میں ہیں خدا کا نور تیرے دل میں کیونکر آئے گا۔

(بوعلی قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ)

میں انبیاء عَلَیۡہِمُ السَّلام کا وارث بنا، تو فرعون وہامان کا

مصر میں ایک امیر کے دولڑکے تھے ان میں سے ایک نے علم حاصل کیا اور دوسرا مال ودولت جمع کرنے میں لگ گیا آخر کار ایک عالم وفاضل اور علامہ بن گیا اور دوسرا مصر کا بادشاہ بن گیا جو بادشاہ بنا تھا وہ اپنے بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھتا اور کہتا: مجھے دیکھو کہ میں حکومت کررہا ہوں اور میرے بھائی کی حالت بھی دیکھو کہ اب تک غریبی و مفلسی کا شکار ہے۔

ایک دن اس کے بھائی نے اس سے کہا: تجھ سے زیادہ اللّٰہ کی نعمت مجھ پر ہے اس کے فضل وکرم کا جس قدر شکر کروں کم ہے کہ مجھ کو انبیاء عَلَیۡہِمُ السَّلام کی میراث ملی اور تجھے فرعون وہامان کی، یعنی مجھے علم وفضل حاصل ہوا اور تجھے ملک مصر کی حکومت ملی۔ (1)

(گلستانِ سعدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ)

ننگے پاؤں

حضرت شیخ سعدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے کبھی زمانہ کی سختیوں کا شکوہ نہیں کیا لیکن ایک موقعہ پر دامن استِقلال ہاتھ سے چھوٹ گیا نہ میرے پاؤں میں جُوتی تھی اور نہ جوتی خریدنے کی استطاعت تھی، میں اسی ناگُفتہ بِہ حالت میں غمگین و

---

1 ...... گلستان سعدی، باب سوم درفضیلت قناعت، حکایت نمبر۲، ص۸۵

www.dawateislami.net

تنگ دل کوفہ کی جامع مسجد میں پہنچا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص پڑا ہے جس کے سرے سے پاؤں ہی نہیں ہیں اس پر میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اپنے ننگے پاؤں غنیمت سمجھے۔[1] (گلستان)

سیاہ پوشی کی وجہ

ایک بے علم مُدّعی نے ایک بزرگ سے دریافت کیا: حضرت آپ نے سیاہ پوشی کیوں اختیار فرمائی ہے، بزرگ نے جواب دیا: حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے تین چیزیں چھوڑی تھیں فَقْر، علم، شمشیر، شمشیر تو بادشاہوں نے لے لی مگر اسے صحیح طور پر استعمال نہ کیا، علم علماء نے اختیار کیا مگر اسے پڑھنے پڑھانے تک ختم کر دیا، فَقْر کو فقراء نے اختیار کیا مگر اسے وسیلۂ حصولِ مال و جاہ بنالیا، میں نے ان تینوں کے غم میں سیاہ پوشی اختیار کی۔[2] (کشف المحجوب)

جیسے پیر ویسے مرید

سَیِّدُ الاولیاء حضرت داتا گنج بخش قُدِّسَ سِرُّہٗ فرماتے ہیں: ایک دن میں اپنے شیخ کے ہمرکاب تھا چلتے چلتے آذربائیجان کی آبادی سے گزرنے لگے تو دیکھا کہ دو تین خرقہ پوش گندم کے ڈھیروں پر کھڑے ہیں انہوں نے کسانوں کے سامنے جھولیاں پھیلا رکھی ہیں حضرت شیخ نے یہ دیکھ کر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

---

1 ...... گلستان سعدی، باب سوم در فضیلت قناعت، ص ٩٥

2 ...... كشف المحجوب، باب لبس المرقعات، ص ٥١

www.dawateislami.net

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى۪ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ(۱۶) [1]

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی خریدی ہدایت کے بدلے تو ان کی تجارت نے انہیں کچھ فائدہ نہ پہنچایا اور یہ ہدایت یافتہ نہیں۔

میں نے عرض کی: حضور! یہ لوگ کس قدر ذلت میں گرفتار ہیں کہ لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہو رہے ہیں، شیخ نے فرمایا: ان کے پیر کو مرید جمع کرنے کی حرص ہوئی تو اس کے مریدوں کو دنیا جمع کرنے کی حرص ہوگئی۔[2] (کشف المحجوب)

بلخ کے کُتّے

حضرت شقیق بلخی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه ایک مرتبہ خراسان سے چل کر حضرتِ ابراہیم بن ادھم رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه کے پاس ملاقات کے لیے پہنچے اور ان[3] سے پوچھا: آپ نے اپنے

---

1 ...... ترجمۂ کنزالایمان: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے کی راہ جانتے ہی نہ تھے۔ (پ ۱، البقرة: ۱٦)

2 ...... کشف المحجوب، باب لبس المرقعات، ص ٥٤

3 ...... یہاں لکھا تھا کہ حضرت ابراہیم بن ادھم رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه نے حضرت شقیق رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه سے پوچھا جبکہ احیاء العلوم میں اس کے برعکس ہے یعنی حضرت شقیق رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه نے حضرت ابراہیم بن ادھم رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه سے پوچھا، اسی طرح آخر تک حضرت شقیق کے بجائے حضرت ابراہیم بن ادھم کا اور حضرت ابراہیم بن ادھم کے بجائے حضرت شقیق کا نام لکھا تھا، چونکہ مؤلف نے احیاء کا حوالہ دیا ہے لہٰذا ہم نے اس واقعہ کو احیاء کے مطابق درست کر کے لکھ دیا ہے۔ واللّٰه تعالٰی اعلم۔ علمیه

www.dawateislami.net

یاروں میں سے فقراء کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ حضرتِ ابراہیم بن ادھم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: وہ اس حال میں ہیں کہ اگر انہیں کوئی کچھ دے دے تو شکر کریں اور نہ دیں تو صبر کریں۔ حضرت شقیق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بَلْخ کے کتوں کا بھی یہی حال ہے۔ حضرتِ ابراہیم بن ادھم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پوچھا: آپ کے ہاں کیسے فقیر ہیں؟ حضرتِ شقیق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہمارے ہاں کے ایسے فقیر ہیں کہ اگر انہیں کوئی کچھ نہ دے تو شکر کریں اور اگر دے تو خود پر دوسروں کو ترجیح دیں اور انہیں دے دیں۔ حضرتِ ابراہیم بن ادھم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ان کا سر چُوم لیا اور فرمایا: استاد بجا فرماتے ہو۔[1] (احیاء العلوم)

سعادت مند بیوی

سلطان التارکین صوفی حمید الدین ناگوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے خلیفہ تھے، آپ نے تمام عمر صرف دو چادروں میں بسر کر دی ایک بیگھہ زمین تھی جس میں خود اپنے ہاتھوں سے کاشت کرتے تھے آپ کی غذا سردیوں میں باجرے کا دلیہ اور گرمیوں میں جو کا دلیہ تھی جس میں نمک بھی نہ ہوتا تھا ایک مرتبہ سلطان التمش نے پانچ سو روپیہ نقد، ایک دیہہ کی جاگیر کا فرمان، کچھ کپڑا، آٹا، شکر، گھی وغیرہ اپنے کوتوال کے ذریعہ بھیجا، سلطان التارکین نے اس خیال سے کہ دیکھیں میری اہلیہ شاہی عطیہ کے بارے میں کیا کہتی ہے گھر آکر اہلیہ محترمہ سے پوچھا:

بادشاہ عہد پنج صد تنکه نقره و فرمان یکدیهه فرستاده است تو چه میگوئی بستائم؟

1 ......احیاء العلوم، کتاب الفقر والزھد، بیان احوال السائلین، الجزء الرابع، ص ۲۶۵

www.dawateislami.net

بادشاہِ وقت نے پانچ سو روپے اور ایک گاؤں کا فرمان بھیجا ہے تم کیا کہتی ہو آیا میں یہ ہدیہ لے لوں؟

آپ کی اہلیہ محترمہ نے جواب دیا: اے خواجه! تُوچه میخواهی که فقرِ چندیں سالهٔ خود را باطل کنی! تو خاطر جمع دار من دو سیر ریسماں بدستِ خود رشته ام ازاں مقدار جامه خواهد شد که ترا فوطه و مرا دامنے خواهد شد.

اے خواجہ! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ اپنے اتنے برسوں کے فقر کو باطل کرلیں آپ خاطر جمع رکھیں میں نے دو سیر سوت اپنے ہاتھ سے کات لیا ہے جس سے آپ کا تہبند اور میرا دوپٹہ بن جائے گا۔

یہ جواب باصواب سن کر حضرت بہت مسرور ہوئے اور کوتوال کے پاس پہنچ کر کہا: میں یہ نذرانہ قبول نہیں کرسکتا کیونکہ مجھ کو اس کی ضرورت نہیں ہے اور بلا ضرورت کیوں لیا جائے۔ (1) (سیر الاولیاء، انوار الفرید)

روزی کا دارومدار عقلمندی پر نہیں

شاہِ فارس نے ایک حکیم سے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے کہ بعض احمق بڑے مالدار ہوتے ہیں اور عاقل عموماً محروم رہتے ہیں؟ حکیم نے جواب دیا: صانع نے یہ چاہا کہ لوگ مجھ کو پہچانیں اس لیے کہ اگر ہر عقل مند مالدار ہوتا اور ہر احمق محروم رہتا تو ہر کوئی یہ سمجھتا کہ رزق کا دارومدار عقل پر ہے لیکن جب لوگ معاملہ اس کے برعکس دیکھتے ہیں تو سمجھ لیتے ہیں کہ رازق کوئی اور ہی ہے ظاہری اسباب کا کچھ اعتبار نہیں۔

اگر روزی بہ دانش برفزودے ‏ ‏ ‏ ‏ زناداں تنگ تر روزی نہ بُودے

(1) ……سیر الاولیاء، ص ۱۵۷

www.dawateislami.net

بہ ناداناں چناں روزی رساند　　　کہ دانا اندراں حیراں بہ ماند

اگر روزی عقل سے بڑھ جایا کرتی تو نادان سے بڑھ کر کوئی تنگ دست نہ ہوتا۔ (اللہ تبارک وتعالیٰ) نادانوں کو اس طرح سے روزی پہنچاتا ہے کہ دانا اس میں حیران رہ جاتا ہے۔

سوال کرنے سے مرجانا بہتر ہے

ایک درویش فقر وفاقہ کی زندگی بسر کرتا تھا اور پرانے کپڑوں پر پیوند پر پیوند لگاتا تھا اور اپنے دل کو یہ کہہ کر تسکین دیتا کہ

بہ نانِ خشک قناعت کنیم وجامۂ دلق　　　کہ رنجِ محنتِ خود بہ کہ بارِ منتِ خلق

ہم خشک روٹی پھٹے پرانے کپڑوں پر قناعت کرتے ہیں اس لیے کہ لوگوں کا بارِ احسان اٹھانے سے اپنی محنت کی تکلیف اٹھانا زیادہ بہتر ہے۔

کسی شخص نے مشورہ دیا کہ اس تکلیف میں کیوں پڑے ہو؟ اسی شہر میں فلاں آدمی بڑا سخی ہے وہ اس قدر فیاض اور رحم دل ہے کہ اگر اس کو تیری غربت کا پتہ چل جائے تو وہ خود تجھ کو اسقدر خیرات دے کہ تم خوشحال ہو جاؤ تم اس کے پاس جاؤ اور اپنی حالت بیان کرو وہ تمہیں خالی ہاتھ نہیں رہنے دے گا درویش نے جواب دیا: خاموش رہ کہ کسی کے آگے دستِ سوال دراز کرنے سے فقر وفاقہ کی حالت میں مرجانا زیادہ بہتر ہے۔

ہم رقعہ دوختن بہ والزام کنج صبر　　　کز بہر جامعہ رقعہ برخواجگان بنشت

حقا کہ باعقوبت دوزخ برابرست　　　رفتن بہ پائے مردیئے ہمسایہ در بہشت [1]

(گلستان سعدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ)

---

1 ...... گلستان سعدی، باب سوم در فضیلت قناعت، ص۸۶

www.dawateislami.net

امیروں کی خدمت میں درخواست پیش کرنے سے کپڑوں میں پیوند لگا کر گزارا کر لینا اور صبر پر قائم رہنا زیادہ بہتر ہے سچ تو یہ ہے کہ ہمسایہ کی مدد سے جنت میں جانا عذاب جہنم کے برابر ہے۔[1]

سُلطان کی مُلاقات سے فرار

حضرت نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بادشاہوں کے قرب کو سخت ناپسند کرتے تھے اور ان کی ملاقات سے بچتے رہتے تھے ایک غریب کو تو اختیار حاصل تھا کہ جس وقت چاہے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائے اور حضرت کو اپنے جس کام کے لیے چاہے لے جائے لیکن بادشاہ کے لیے یہ اجازت نہ تھی کہ وہ بے تکلف آپ کی خدمت میں چلا جائے۔

سلطان جلال الدین[2] خلجی کو حضرت کی ملاقات کی بڑی تمنا تھی، اس نے حاضری کی اجازت طلب کی لیکن حضرت نے سختی کے ساتھ منع کر دیا امیر خسرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دربار سے متعلق تھے سلطان نے ان سے کہا: مجھے کسی صورت حضرت کی زیارت سے مشرف کرا دیں، حضرت امیر خسرو نے سلطان سے وعدہ کر لیا کہ حضرت سے اجازت لیے بغیر ہی وہ کسی وقت سلطان کو حضرت کی خدمت میں لے جائیں گے بادشاہ بڑا مسرور

1 ...... یعنی اس خُودار دَرویش کے نزدیک کسی مالدار سے بھیک مانگ کر کشائش و وسعت پانا اور اس کا احسان اٹھانا اتنا ہی تکلیف دہ ہے جتنا آگ میں جلنا۔ علمیہ

2 ...... یہاں سلطان علاؤالدین لکھا تھا لیکن سیر الاولیاء میں سلطان جلال الدین ہے لہٰذا ہم نے یہاں علاؤالدین کے بجائے سیر الاولیاء کے مطابق جلال الدین لکھا ہے۔ واللّٰہ تعالٰی اعلم۔ علمیہ

www.dawateislami.net

تھا کہ امیر خسرو کے توَسُّط سے حضرت کی ملاقات ہوجائے گی اور دلی تمنا بر آئے گی امیر خسرو نے بادشاہ سے یہ وعدہ کرتو لیا مگر پھر دل میں سوچا کہ اگر میں حضرت کی اجازت لیے بغیر بادشاہ کو ان کی خدمت میں لے گیا تو کہیں وہ خفا نہ ہوجائیں انہوں نے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر سارا ماجرا عرض کردیا، حضرت نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یہ ماجرا سن کر اسی وقت شہر چھوڑ کر اپنے پیر و مرشد کے پاس اجودھن (پاک پتن) تشریف لے گئے سلطان کو جب اس کی خبر لگی تو اس نے امیر خسرو سے باز پُرس کی امیر خسرو نے نہایت دلیری سے کہا: مجھے بادشاہ کی رنجش سے صرف جان کا خطرہ ہوسکتا ہے لیکن اگر مُرشد رنجیدہ ہوجاتے تو ایمان کا خطرہ تھا۔[1] (سیر الاولیاء)

میں جاگیر قبول نہیں کرسکتا

ایک مرتبہ سلطان شمس الدین التمش نے اپنے پیر و مرشد حضرت قطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں ایک بڑی جاگیر کی پیش کش کی اور عاجزانہ درخواست کی کہ حضور! یہ جاگیر قبول فرمالیں آپ نے سختی کے ساتھ انکار فرمادیا اور کہا: ہمارے خواجگانِ چشت نے اس قسم کی جاگیریں قبول نہیں کیں میں کیونکر قبول کرسکتا ہوں۔

(سیر الاولیاء)

یہ تو رعایا کا ہی حق ہے

حضرت خواجہ باقی باللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے جب حج کی نیت سے سفر حجاز کا ارادہ کیا اور

1 ……سیر الاولیاء، باب اول در فضائل خواجگان چشت، ص ۱۳۵

www.dawateislami.net

اس کی خبر بادشاہ کے وزیر عبدالرحیم خانخاناں کو ہوئی تو اس نے کئی لاکھ روپیہ آپ کی خدمت میں زادِراہ کے لیے بطورِ نذرانہ پیش کیا اور التجا کی: مجھے امید ہے کہ حضرت اس حقیر نذرانہ کو قبول فرما کر ممنون فرمائیں گے، آپ بے حد ناراض ہوئے اور روپیہ یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ ہم فقیروں کے لیے ہرگز مناسب نہیں کہ ہم مخلوقِ خدا کی گاڑھی کمائی کا مال ضائع کر کے حج کو جائیں یہ تو رعایا کا ہی حق ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء)

یہ چیزیں ضرورت مندوں کو دی جائیں

حضرت شیخ المشائخ بابا فریدالدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں ایک بار سلطان ناصر الدین حاضر ہوا اور آپ کی صحبت سے اس قدر متأثر ہوا کہ اپنے وزیر خاص کے ذریعہ چند مواضعات کی جاگیر اور بہت سا روپیہ بطورِ نذرانہ ارسالِ خدمت کیا آپ نے جاگیر کا فرمان اور روپیہ قبول کرنے سے شدت کے ساتھ انکار کرتے ہوئے فرمایا: میں ہدایت کرتا ہوں کہ یہ چیزیں ضرورت مندوں کو دی جائیں ہمارے خواجگان چشت نے ہمیشہ ان چیزوں سے پرہیز کیا ہے۔ (سیر الاولیاء)

فقیروں کو مال و دولت سے کیا کام

حضرت صید علی شاہ صاحب سوہاوی (کشمیری) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں والی پونچھ راجہ بلدیو سنگھ نے سردار محمد اکرم خان رئیس اعظم و سُپرِنْٹنْڈنْٹ پولیس خواجہ عبد اللہ رئیس پونچھ اور میاں نظام الدین وزیر کے ذریعہ پیغام بھیجا کہ میں آپ کی خدمت میں قدم

www.dawateislami.net

بوسی کے لیے حاضر ہونا چاہتا ہوں اجازت کا طلب گار ہوں آپ نے سختی کے ساتھ انکار فرما دیا، اس کے کچھ عرصہ بعد آپ جب تحصیل ''مہنڈر'' کے دورہ پر نکلے تو مدار پور کے مقام پر بلدیو سنگھ مع ارکان حکومت حاضر خدمت ہوا ملاقات کے دوران راجہ نے ایک پروانہ پیش کیا جس میں تحریر تھا کہ میں بحیثیت والی ریاست پونچھ آپ کو مواضعاتِ ذیل کی جاگیر اور دس ہزار روپیہ نقد بطورِ نذرانہ پیش کرتا ہوں، یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا: فقیروں کو مال و دولت سے کیا کام! تم پُونچھ کے والی ہو اور فقیروں کی یہ ساری دنیا ہے یہ فرما کر روپیہ اور جاگیر قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ (تذکرہ مشائخ چشت)

آز بگذار و پادشاہی کُن　　　　گردنِ بے طمع بلند بود

(حضرت سعدی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه)

حرص و لالچ چھوڑ اور بادشاہی کر، بے طمع کی گردن بلند رہتی ہے۔

خانہ بدوشوں کا کتا

شیخ المشائخ سید محمد راشد ملقّب بہ پیر سائیں روضے دھنی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے حرص و طمع کی مذمت میں بطورِ تمثیل ارشاد فرمایا: خانہ بدوشوں کے پاس ایک کُتا تھا وہ ہڈیاں کھانے کا اس قدر حریص تھا کہ جہاں کہیں سے ڈھول بجنے کی آواز سنتا دوڑتا ہوا وہیں پہنچ جاتا۔ ایک دن دو گاؤں میں شادیاں تھیں اور دونوں گاؤں کے درمیان ایک نہر تھی نہر کے کنارے خانہ بدوشوں نے ڈیرا لگا رکھا تھا کتے نے نہر کے ایک طرف کے گاؤں سے ڈھول کی آواز سنی تو اس نے اُس گاؤں میں پہنچنے کی خاطر نہر میں چھلانگ لگا دی

وہ ہڈیاں کھانے کے شوق میں تیرتا ہوا دوسرے کنارے کے قریب پہنچا تو اس طرف کے گاؤں سے ڈھول کی آواز بند ہوگئی اور دوسری طرف کے گاؤں سے ڈھول کی آواز سنائی دی کتا پلٹ کر تیرتا ہوا اسی جانب بڑھنے لگا لیکن جب اس کنارے کے قریب آیا تو اِدھر کا ڈھول بجنا بند ہوگیا اور دوسری طرف بجنے لگا، کتے نے وہیں سے دوسری جانب تیرنا شروع کر دیا یہی ماجرا بار بار ہوتا رہا اور حریص کتا اِدھر اُدھر آنے جانے ہی میں تھک ہار کر مر گیا۔

اے عزیز! طالبِ حق کے لیے لازم ہے کہ وہ ہر وقت یکسو ہو کر اللّٰہ تعالیٰ کی جانب متوجہ رہے جو شخص کبھی حق تعالیٰ کی طرف رُخ کرتا ہے اور کبھی دنیا کی طرف تو آخر کار اس کا انجام بھی خانہ بدوشوں کے کتے کا سا ہوتا ہے۔ (ملفوظات روضے دھنی)

نہ خدا ہی مِلا نہ وصالِ صنم　　نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دُوں　　ایں خیال ست و محال ست وجنوں

(مولانا روم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ)

تُو خدا کا وصال بھی چاہتا ہے اور دنیا کا حصول بھی یہ تیرا محض خیال ہے یہ امر محال ہے اور تیرا پاگل پن ہے۔

دین و دنیا ہر دو کے آید بدست　　ایں فضولیہا مکن اے خود پرست

(بوعلی قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ)

دین اور دنیا دونوں کب ہاتھ آسکتے ہیں اے خود پرست یہ فضولیات نہ کر۔

www.dawateislami.net

اگر گدھے کے سر پر سینگ ہوتے

حضرت موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْہِ السَّلام نے ایک آدمی کو دیکھا کہ غربت و مفلسی کی وجہ سے اس کے بدن پر کوئی کپڑا نہ تھا، اپنی برہنگی چھپانے کے لیے اس نے آدھا بدن ریت میں چھپا رکھا تھا اس نے جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کو دیکھا تو عرض کی: یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی مال و دولت عطا کرے آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی اور چل دیئے کچھ دنوں بعد آپ کوہِ طور پر اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہو کر واپس آرہے تھے کہ اسی شخص کو دیکھا کہ سپاہی اسے گرفتار کر کے لیے جا رہے ہیں اور لوگوں کی بھیڑ تماشا دیکھنے پیچھے لگی ہوئی ہے آپ نے لوگوں سے پوچھا: اس کی یہ حالت کیوں ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یا حضرت! یہ شخص شراب پی کر بد مستی میں ایک آدمی سے لڑ پڑا اور اس کو نہایت بے دردی کے ساتھ قتل کر دیا اب اسے قصاص کے لیے لے جا رہے ہیں:

گربہء مسکیں اگر پَر داشتے تخم کنجشک از جہاں برداشتے
ہیچ کس را گر دخود نگذاشتے ایں دو شاخِ گاؤ گر خر داشتے

مسکین بلی کو اگر پَر لگ جاتے تو دنیا میں چڑیوں کا بیج مار دیتی بیل کے دو سینگ اگر گدھے کو لگ جاتے تو وہ کسی کو اپنے قریب نہ پھٹکنے دیتا۔

عاجز! باشد کہ دست قوت یابد برخیز د و دست عاجزاں برتابد

ہوسکتا ہے کہ اگر کسی عاجز کو قوت حاصل ہو جائے تو وہ دوسرے عاجز لوگوں کے ہاتھ مروڑ کر رکھ دے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

وَلَوْبَسَطَ اللّٰہُ الرِّزْقَ لِعِبَادِہٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ [1]

اگر اللہ تعالیٰ تمام بندوں کے لیے رزق کشادہ کر دیتا تو وہ زمین میں فساد و سرکشی پھیلا دیتے۔

آں کس تونگرت نمے گرداند او مصلحت تو ز تو بہتر داند [2]

(گلستانِ سعدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ)

وہ جو تجھے تونگر نہیں بناتا، وہ تجھ سے زیادہ تیری مصلحت کو جانتا ہے۔

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: وہ شخص کامیاب ہو گیا جو مسلمان ہوا اور بقدرِ کفایت رزق دیا گیا اور اللہ نے اسے دیئے ہوئے پر قناعت دی۔ [3] (مسلم)

یعنی جسے ایمان و تقویٰ، بقدرِ ضرورت مال اور تھوڑے مال پر صبر، یہ چار نعمتیں مل گئیں اس پر اللہ کا بڑا ہی کرم و فضل ہو گیا وہ کامیاب رہا اور دنیا سے کامیاب گیا۔

اندھے کی بیوی

حضرت سید محمد راشد پیر سائیں روضے دھنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے خلیفہ میاں لقمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت روضے دھنی کے حضور میں میر مبارک ٹالپر نے اپنے والد میر سہراب خان کی عقلمندی اور دانائی کی تعریف کرتے ہوئے کہا: ہمارا باپ ہم کو

1 ...... ترجمۂ کنز الایمان: اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کر دیتا تو ضرور زمین میں فساد پھیلاتے۔ (پ۲۵، الشوریٰ:۲۷)

2 ...... گلستان سعدی، باب سوم در فضیلت قناعت، ص۹۳

3 ...... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص ۵۲۴، الحدیث: ۱۰۵٤

www.dawateislami.net

نصیحت کرتے ہوئے کہا کرتا ہے کہ دنیا اچھی چیز ہے ہماری زندگی اور موت میں کام آتی ہے لہٰذا اس کی حفاظت کرنی چاہیے اس پر حضرت نے فرمایا: اے میاں مبارک ایک عورت انتہائی بدصورت تھی پیٹ ڈھول کی مانند آنکھیں چوہے کی آنکھوں جیسی اور چمڑی جنگلی گوہ کی چمڑی کی طرح تھی جب اس کے لیے اور کوئی رشتہ نہ ملا تو اسکے ماں باپ نے مجبور ہوکر ایک نابینا کے ساتھ اس کی شادی کردی یہ عورت شوہر کے سامنے اپنی خوبصورتی بیان کیا کرتی کہتی: میری آنکھیں ہرنی کی آنکھوں کو شرماتی ہیں میرے چہرے کے سامنے چاند کی چاندنی ماند پڑ جاتی ہے میں اتنی حسین وجمیل ہوں کہ عورتیں مجھے دیکھ کر احساسِ کمتری کا شکار ہو جاتی ہیں میں سوچتی ہوں کہ آپ کس قدر خوش نصیب ہیں کہ مجھ جیسی یگانہ روزگار بیوی آپ کو مُیسر آ گئی۔

ایک دن اس کے نابینا شوہر نے اسے جھڑک کر کہا: اگر واقعی تو خوبصورت ہوتی تو کسی مالدار سیٹھ کے نکاح میں ہوتی مجھ کنگال اندھے کے پلے نہ پڑتی۔

اسی طرح یہ حرافہ دنیا اندھے دنیا داروں کی نظر میں خود کو خوبصورت بنا کر پیش کرتی اور ان کو فریفتہ کرتی ہے لیکن اہلِ معرفت اس کی حقیقت کو اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں اور اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ (ملفوظات روضے دھنی)

ہست دنیا پیر زال و پُرفریب   میکند پیر و جواں را ناشکیب

دنیا بوڑھی عورت اور فریب سے بھری ہے بوڑھے اور جوان کو بے صبر بنا دیتی ہے۔

گر برافتد پردہ از روئے مجاز   نفرت گیری ز زالِ حیلہ ساز

اگر دنیا کے چہرے سے پردہ اُلٹ جائے تو تو اس حیلہ گر بڑھیا سے نفرت کرنے لگے۔

زِشتِ روئے او چوں آید در نظر　　　　از خدا خواہی اماں اے بے خبر

اے بے خبر! اگر کسی وقت تجھے اس کا (اصلی) چہرۂ بد نظر آجائے تو اسی وقت تو اللہ کی پناہ مانگ اٹھے۔

عارفاں دادند او را صد طلاق　　　　ہر کہ عاشق شد بروا ُوگشت عاق

عارفوں نے اسے سو طلاقیں دے رکھی ہیں جو اس پر عاشق ہو گیا وہ اللہ کا نافرمان (باغی) بن گیا۔ (حضرت بو علی قلندر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه)

خِلعتِ سُلطانِ عشق

حضرت مخدوم شیخ عبد القادر الملقّب بہ شیخ عبد القادر ثانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے نام بادشاہِ وقت نے ایک فرمان بایں مضمون جاری کیا: اگر آپ ہم کو اپنی تشریف آوری سے نوازیں تو عین سعادت ہوگی اور اس سے پہلے ہماری مجلس میں حاضر ہونے میں جتنی تقصیرات ہوئی ہیں وہ ہم نے سب کی سب معاف کر دی ہیں، آپ نے بادشاہ کو جواب میں لکھا:

ہیچ باب ازیں باب روئے گشتن نیست　　　　ہر آنچہ بر سرِ ما مے رود مبارکباد

کسے کہ خلعت سلطانِ عشق پوشیدہ ست　　　　بحلہائے بہشتی کجا شود دلشاد

ہم (اللہ تعالیٰ کے) اس دروازے کو چھوڑ کر کسی کے دروازے پر نہیں جا سکتے اس کے نتیجہ میں ہم کو جو کچھ برداشت کرنا پڑے ہم خندہ پیشانی سے برداشت کریں گے (راہِ خدا میں پہنچنے والی ہر تکلیف کو اپنے حق میں مبارک سمجھیں گے) جس شخص نے سلطانِ عشق کی خلعت پہن لی ہو جنتی پوشاکوں سے بھی اس کا دل کہاں خوش ہو سکتا ہے۔[1] (اخبار الاخیار)

1 ......اخبار الاخیار، ص ۲۰٤

www.dawateislami.net

عزت، مال و دولت سے نہیں

حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے خلیفہ اجل حضرت شیخ صدر الدین حکیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو لوگ کہتے ہیں کہ انسان مال و دولت اور عزت و شان کے بغیر حقیر و ذلیل سمجھا جاتا ہے تو ان کے سر پر اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِه وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ (عزت تو حقیقت میں اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور مومنوں کے لیے ہے۔) کی تلوار مارو اور وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ [1] کی تیغ ان کے سینہ پر مارو اور اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ [2] کا خنجر ان کے گلے میں گھونپ دو یہ ان کے لیے کافی ہوگا اور پھر یہ کہو کہ اپنی ہستی کو دیکھو اور مستی نہ کرو۔

با دوست کنجِ فقر بہشت ست و بوستاں　　بے دوست خاک بر سرِ جاہ و تونگری

دوست کی معیت میں گوشۂ فقر بہشت ہے اور باغ ہے دوست کی معیت نہ ہو تو جاہ و تونگری پر بھی خاک پڑے۔[3] (اخبار الاخیار)

شیخ عبد الحق محدث دہلوی کا بیان

شیخ المحققین حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سیدی شیخ عبد الوہاب المتقی القادری الشاذلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ایک دوست نے مجھ سے بیان

---

1 ......ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔(پ٢٨، الطلاق:٣)

2 ......ترجمۂ کنز الایمان: کیا اللہ اپنے بندوں کو کافی نہیں۔(پ٢٤، الزمر:٣٦)

3 ......اخبار الاخیار، ص١٤٨

www.dawateislami.net

کیا کہ ایک مرتبہ قحط کے زمانہ میں شیخ عبد الوہاب اپنے ایک دوست کے ساتھ ایک مسجد میں تھے ایک کونہ میں یہ اور دوسرے کونہ میں وہ عبادتِ الٰہی کررہے تھے دونوں نے طے کرلیا تھا کہ ہم آپس میں گفتگو نہ کریں گے نیز کسی سے کھانا نہ مانگیں گے اور نہ ہی اپنے ہاتھ سے کچھ کھائیں گے متواتر بیس دن اسی طرح گزر گئے ان دونوں نے باہم کوئی بات نہیں کی اور نہ کھانا کھایا اکیسویں دن ایک حلوائی مسجد میں آیا اور ان دونوں کے درمیان کھانا رکھ کر چلا گیا ان دونوں نے اس میں سے کچھ نہ کھایا بائیسویں دن وہ حلوائی پھر مسجد میں آیا اور جو کھانا لایا تھا ان کے سامنے رکھ کر چلا گیا اس مرتبہ بھی ان دونوں نے کھانے کو ہاتھ تک نہ لگایا تئیسویں دن وہی حلوائی کھانا لے کر آیا جب اس نے دیکھا کہ پہلے دو دنوں میں لایا ہوا کھانا جوں کا توں ویسے ہی پڑا ہے تو اب کی بار اس نے اپنے ہاتھ سے لقمے بنا کر ان دونوں کو کھانا کھلایا۔

یہ اس زمانے کا قصہ ہے جب کہ شیخ عبد الوہاب مکہ معظّمہ نہیں آئے تھے اور اس وقت آپ کی عمر تقریباً پندرہ سولہ سال کی ہوگی آپ اپنی عمر کے بیسویں سال مکہ معظّمہ آئے اور شیخ علی متقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی صحبت میں رہنے لگے۔ [1] (اخبار الاخیار)

اپنے گھر کا کُوڑا کرکٹ ہمارے گھر میں ڈالتے ہو!

حضرت پیر سائیں روضے دھنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے خلیفہ محمود نظامانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ پیر سائیں کے مریدوں نے نذر و نیاز کی بہت سی اشیاء اور تحفے تحائف

---

1 ......اخبار الاخیار، ص۲۷۸

www.dawateislami.net

میرے پاس جمع کرائے تاکہ میں ان کی طرف سے حضرت قبلہ پیر سائیں کی خدمت میں لے جا کر پیش کروں جن میں کپڑا سونے چاندی کے زیورات وغیرہ شامل تھے۔ میں ان تمام چیزوں کو لے کر سلطان فقیر نظامانی اور سید میر علی شاہ کے ہمراہ درگاہ شریف پہنچا قبلہ پیر سائیں اس وقت ایک باغیچہ میں تشریف فرما تھے، میاں قابل شاہ اور خلیفہ آدم خان ہم سے پہلے حضور میں حاضر تھے ہم نے حاضر خدمت ہو کر تمام اشیاء آپ کے سامنے رکھ دیں آپ نے فرمایا: واہ واہ! تو دیدہ ودانستہ یہ حرکت کرتا ہے؟ اپنے گھر کا کُوڑا کرکٹ سمیٹ کر ہمارے گھر میں پھینکتا ہے اس طرح نہیں کرنا چاہیے۔

میں نے عرض کی: حضور میں یہ چیزیں اپنے گھر سے نہیں لایا ہوں درگاہ شریف کے مریدوں نے آپ کے حضور پیش کرنے کے لیے مجھے دی ہیں مجھے تو جو کچھ ملتا ہے درویشوں میں تقسیم کر دیا کرتا ہوں یا خیرات کر دیا کرتا ہوں۔

فرمایا: جو کچھ ہمارے لیے یا تمہارے لیے ملے سب درویشوں کو دے دیا کرو یا خیرات کر دیا کرو۔ (ملفوظاتِ روضے دھنی)

جب تو مرے گا ہمارا رزق کشادہ ہوگا

حضرت پیر سائیں روضے دھنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے خلیفہ محمد لقمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت کے ہاں کچھ مہمان آ گئے اتفاقاً حضرت کے پاس خورد ونوش کا کوئی سامان نہ تھا آپ کے خادم فقیر واحِد ڈِنَہ کی کوشش کے باوجود بازار سے کوئی چیز ادھار بھی نہ مل سکی تو اس نے حضرت کی خدمت میں عرض کی: حضور! کوئی دکاندار

اُدھار نہیں دے رہا اب کیا کیا جائے، آپ نے فرمایا: اے واحِد ڈِنَہ! فقیر اصلی متوکل ہوتے ہیں تو ابھی اپنی کوشش ترک کر اور عنانِ اختیار ہاتھ سے چھوڑ دے۔ تھوڑی ہی دیر بعد فقیر واحِد ڈِنَہ نے حاضر ہو کر عرض کی: قبلہ اڑھائی روپے نذرانہ مل گیا ہے، فرمایا: ان میں سے ایک روپیہ خرچ کے لیے گھر میں بھیج دو ایک روپیہ سے فقیروں کے لیے طعام کا انتظام کرو اور آٹھ آنے مہمانوں پر خرچ کر دو۔

ابھی بمشکل ایک ہی گھڑی گزری ہو گی کہ فقیر واحِد ڈِنَہ پھر آیا اور بولا: قبلہ اڑھائی روپیہ نذرانہ میں اور آ گئے ہیں، فرمایا: پہلے کی طرح یہ بھی خرچ کر دو، اس نے عرض کی: قبلہ سردی کا موسم ہے ان میں سے کچھ رقم مہمانوں کے صبح کے ناشتہ کے لیے رکھ لی جائے تو مناسب ہو گا، آپ نے برہم ہو کر فرمایا: اے واحِد ڈِنَہ! تو ہمارے رزق کی راہ بند کر کے چھوڑے گا ہمارا رزق اس وقت کشادہ ہو گا جب تو مر جائے گا، تعجب ہے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تجھے کوئی ادھار بھی نہیں دے رہا تھا اور اب تو کل صبح کے لیے بچا کر رکھ لینے کی سوچ رہا ہے۔ (ملفوظات روضے دھنی)

اپنے رازق کو نہ پہچانے تو محتاجِ ملوک
اور پہچانے تو ہیں تیرے گدا دارا و جم (علامہ اقبال)

تو اب تیسری بات بتانے میں کیا فائدہ؟

ایک شخص نے چڑیا کو پکڑ لیا چڑیا نے پوچھا: تم مجھے پکڑ کر کیا کرو گے؟ وہ بولا: میں تجھ کو بھون کر کھاؤں گا، چڑیا بولی: میرا ننھا سا جسم تیری مٹھی کو نہیں بھر سکتا تیرا پیٹ میرے

گوشت سے کیا بھرے گا بہتر یہ ہے کہ تو مجھے چھوڑ دے میں تجھے تین ایسی قیمتی باتیں بتاؤں گی جو تجھے نفع بخش ہوں گی، ایک بات تو میں تجھے ابھی بتاؤں گی اور دوسری درخت پر بیٹھ کر اور تیسری سامنے کے ٹیلے پر بیٹھ کر، اس شخص نے کہا: ٹھیک ہے میں تجھے چھوڑ دوں گا پہلی بات بتا، چڑیا نے کہا: گزری ہوئی بات پر افسوس نہ کرنا، اس آدمی نے چڑیا کو چھوڑ دیا وہ اُڑ کر درخت پر بیٹھی اور بولی: دوسری بات یہ ہے کہ ناممکن بات پر کبھی یقین نہ کرنا، یہ کہہ کر اڑی ٹیلے پر جا بیٹھی اور بولی: تو بڑا بدنصیب ہے اگر مجھے ذبح کر دیتا تو میرے پیٹ سے تجھے ڈیڑھ ڈیڑھ چھٹانک کے دو موتی ملتے، وہ آدمی افسوس کے ساتھ ہاتھ ملنے لگا اور غصہ میں ہونٹ چبانے لگا پھر پوچھا: وہ تیسری بات کون سی ہے؟

چڑیا نے کہا: تو نے میری پہلی دو باتوں پر ہی عمل نہیں کیا تیسری بات بتانے میں کیا فائدہ؟ دیکھ میں نے کہا تھا کہ گزری بات پر افسوس نہ کرنا لیکن مجھے چھوڑ دینے کے بعد تو اس پر افسوس کرنے لگا، دوسری بات میں نے یہ بتائی کہ ناممکن بات پر کبھی یقین نہ کرنا لیکن تو نے ناممکن بات پر یقین کر لیا، یہ نہ سوچا کہ میرا گوشت پوست اور بال و پر ملا کر ایک چھٹانک بھر نہ ہوں گے تو میرے پیٹ میں ڈیڑھ ڈیڑھ چھٹانک کے دو موتی کیونکر سما گئے ہوں گے، یہ کہا اور پھُر سے اُڑ گئی۔(1) (احیاء العلوم)

بدوزد طمع دیدۂ ہوشمند   درآرد طمع مرغ و ماہی بہ بند

(شیخ سعدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ)

طمع ہوشمند کی آنکھ سی دیتی (بند کر دیتی) ہے طمع پرندے اور مچھلی کو جال میں لے آتی ہے۔

(1) ......احیاء العلوم، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ۳/۲۹۶

www.dawateislami.net

چیونٹی کی غِذا اور اُس کی حرص

حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: چیونٹی ایک سال میں گندم کا ایک دانہ کھاتی ہے لیکن حرص کے سبب رات دن سرگرداں رہتی ہے اور آرام نہیں کرتی سالک کو چاہیے کہ قانع اور شاکر رہے چیونٹی کی طرح حریص نہ ہو۔

(تذکرہ خواجہ سلیمان تونسوی)

شیخ فریدالدین عطار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

تا بہ کے چوں مور باشی دانہ کش　　　　گر تو مردی فاقہ را مردانہ کش

تو کہاں تک چیونٹی کی طرح دانے ڈھونڈتا رہے گا اگر تو مردِ حق ہے تو فاقہ کو مردانہ وار برداشت کر۔

اب کون سی چیز باقی رہ گئی

خلیفہ وقت نے حضرت ابوحازِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں عریضہ بھیجا کہ آپ کو جو حاجت ہو لکھ کر بھیج دیں تاکہ ہم اس کو پورا کردیں، آپ نے جواب میں لکھ بھیجا کہ میں نے اپنی تمام حاجات اللّٰہ کے حضور پیش کیں جو اس نے منظور کیں ان کو میں نے قبول کرلیا اور جو نامنظور کیں میں نے ان پر قناعت سے کام لے لیا اب کون سی چیز باقی رہ گئی جو تم کو لکھ کر بھیجوں؟[1] (احیاء العلوم)

قناعت تونگر کند مرد را　　　　خبر کن حریصِ جہاں گرد را

(شیخ سعدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ)

1 ......احیاء العلوم، کتاب ذم البخل وذم حب المال،۳/۲۹۵

www.dawateislami.net

قناعت آدمی کو تونگر کر دیتی ہے حریص جہاں گرد (حرص کے مارے دربدر پھرنے والے) کو اس بات کی خبر کر دو۔

دو دروازے

حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلام نے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلام کی خدمت میں عرض کی: آپ کی دنیاوی عمر تمام انبیاء سے زیادہ ہوئی آپ نے دنیا کو کیسا پایا؟ فرمایا: مجھے ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک مکان کے دو دروازے ہیں ایک دروازے سے اندر گیا اور دوسرے سے باہر نکل آیا۔[1] (احیاء العلوم)

دنیا خوابے ست زندگانی در وے　　　　خوابے ست کہ در خواب بہ بینی آں را

دنیا ایک خواب ہے اور زندگی اس میں ایک خواب ہے کہ تو اسے خواب میں دیکھ رہا ہے۔

حضرت ابوعلی دَقَّاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی پگڑی

حضرت ابوعلی دَقَّاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں ایک درویش حاضر ہوا اور مجلس میں بیٹھ گیا، حضرت نے اس وقت نہایت عمدہ قیمتی پگڑی باندھ رکھی تھی درویش اس پگڑی کو دیکھ کر دل میں سوچنے لگا کہ یہ پگڑی اگر مجھے مل جائے تو کیا ہی اچھا ہو اس نے حضرت سے پوچھا: حضور! تَوَکُّل کسے کہتے ہیں؟ فرمایا: تَوَکُّل کے معنے یہ ہیں کہ دوسروں کے پاس اگر کوئی اچھی چیز دیکھو تو اس کی طمع نہ کرو پھر حضرت نے پگڑی سر سے اتار کر فرمایا: یہ پگڑی نہایت عمدہ اور قیمتی ہے لو اب یہ تم ہی لے جاؤ۔[2] (کشف المحجوب)

---

1. ……احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، ۳/۲۵۲
2. ……کشف المحجوب، باب فی ذکر ائمتھم من المتاخرین، ص۱۶۹

www.dawateislami.net

مجھے امارت کی ضرورت نہیں

ایک مرتبہ سلطان فیروز شاہ تُغْلُق نے اپنے مصاحب محمد جعفر کے ذریعہ حضرت بندہ نواز گیسو دراز رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی خدمت میں یہ پیغام بھیجا: دہلی کے بادشاہوں سے آپ کے والد اور دادا صاحب کا ہمیشہ تعلق رہا ہے میری خواہش ہے کہ آپ کا نام بھی میرے امرائے دربار میں شامل رہے، آپ نے جواب دیا: بادشاہ سلامت کو کہنا اول تو میں منصب اور متاعِ دنیوی کو آتش و اژدہا سمجھتا ہوں، دوم خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی (رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ) کی غلامی کے آگے امارتِ ظاہری کی کچھ حقیقت نہیں، میں فقیر ہوں میری نوکری یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کے لیے دعا کرتا رہوں اللہ تعالٰی میرا مالک و مددگار ہے۔ (تاریخ فرشتہ)

تم مجھ کو اِس فتنہ سے دُور ہی رکھو

حضرت حمّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے توکل اور قناعت کا یہ عالم تھا کہ آپ کے گھر میں ان چار چیزوں کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ بچھانے کے لیے ایک بوریا، تلاوت کے لیے ایک قرآن مجید، کتابوں کا بستہ اور وضو کے لیے ایک لوٹا۔ ایک دن سلطان محمد سلیمان آپ کی زیارت کے لیے ان کے مکان پر پہنچا دروازے پر دستک دی اور حاضری کی اجازت طلب کی آپ نے اجازت دی وہ اندر آ کر بیٹھ گیا سلطان نے عرض کی: حضرت! یہ کیا بات ہے کہ جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو مجھ پر رعب طاری ہو جاتا ہے، آپ نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: عالم

www.dawateislami.net

جب اپنے علم سے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہے تو اس سے ہر چیز ڈرتی ہے لیکن جب علم سے مال حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ ہر چیز سے خود ڈرتا ہے، سلطان نے چالیس ہزار درہم آپ کی خدمت میں بطورِ نذر پیش کیے اور عرض کی: آپ یہ حقیر سا نذرانہ براہ کرم قبول فرمالیں اور آپ ان کو اپنی ضروریات پر صَرف فرمالیں، آپ نے فرمایا: جن لوگوں سے تم نے ظلم کر کے یہ حاصل کئے ہیں یہ انہیں واپس کردو، سلطان بولا: بخدا میں نے یہ نذرانہ اپنی وراثت میں ملے ہوئے مال میں سے پیش کیا ہے، آپ نے جواب دیا: تو بھی مجھ کو اس کی ضرورت نہیں ہے، سلطان نے کہا: آپ یہ رقم قبول فرمالیں اور پھر غُرَباء ومساکین کو تقسیم کردیں، فرمایا: میں یہ بھی نہیں کرسکتا اس لیے کہ اگر چہ میں یہ مال عدل سے ہی تقسیم کردوں لیکن جس کو اس میں سے کچھ نہ مل سکے اور وہ یوں کہے کہ اس نے تقسیم میں عدل نہیں کیا تو وہ خواہ مخواہ گنہگار ٹھہرے، براہِ کرم! تم مجھ کو اس فتنہ سے دُور ہی رکھو۔[1] (احیاء العلوم)

اور نمک کہاں سے آیا؟

حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے لنگر خانے میں کئی دن سے نمک موجود نہ تھا حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے خیال کیا کہ مرشد مُکَرَّم آٹھ پہر میں صرف ایک مرتبہ کھانا کھاتے ہیں کئی دن سے صرف ٹینٹ (ڈیلے)[2] پکائے جارہے ہیں اور وہ بھی بغیر نمک کے لہٰذا آج تھوڑا سا نمک قرض لے کر اس میں ڈال

---

1 ......احیاء العلوم، کتاب الحلال والحرام، الباب السادس، ۲/ ۱۸۱

2 ......ڈیلا: ایک میٹھا پھل جو برسات میں ہوتا ہے۔(اردو لغت، ۱۰/ ۲۰۱)

دینا چاہیے آپ نے ایک دکاندار سے نمک قرض لے کر اُبلے ہوئے ٹینٹوں (ڈیلوں) میں ڈال دیا جب دستر خوان بچھایا گیا اور دستر خوان پر فُقَراء جمع ہوگئے دعا پڑھنے کے بعد جیسے ہی بابا صاحب نے لقمہ اٹھایا فوراً واپس رکھ دیا فرمایا: لقمہ گراں ہے کوئی مشتبہ بات معلوم ہوتی ہے، یہ سُنتے ہی خواجہ نظام الدین اولیاء کھڑے ہوگئے اور خوف سے کانپ گئے اور دست بستہ عرض کی: حضور! لکڑیاں مولانا سید بدرالدین اسحاق لائے، ٹینٹ (ڈیلے) مولانا جمال الدین ہانسوی اور مولانا حسام الدین کابلی لائے اور ان کو جوش فقیر نے دیا سمجھ میں نہیں آتا کہ لقمہ گراں کیوں ہے، حضرت نے فرمایا: اور نمک کہاں سے آیا؟ یہ سُنتے ہی خواجہ نظام الدین سہم گئے اور عرض کی: حضور کی ذاتِ گرامی کاشفِ حالات ہے یہ خطا مجھ ہی سے سرزد ہوئی ہے آپ آٹھ پہر میں ایک بار کھانا تناول فرماتے ہیں ڈیلے کئی دن سے بغیر نمک کے اُبالے جاتے رہے ہیں آج میں نے تھوڑا سا نمک قرض لے کر اس خیال سے شامل کردیا کہ شاید حضور شوق سے تناول فرمالیں، فرمایا:

نظام الدین! اگر درویشاں به فاقه به میرند، از برائے لذتِ نفس قرض نه گیرند، زیرا که قرض و توکل بعد المشرقین ست بهم راست نیاید۔ (1)

درویش اگر فاقہ سے مر بھی جائیں تب بھی لذتِ نفس کے لیے قرض نہیں لیتے کیونکہ قرض اور تَوَکُّل میں بُعْدُالْمَشْرِقَین ہے دونوں ایک جگہ نہیں سماتے۔

(1)……سیر الاولیاء ص ۱۲۸

www.dawateislami.net

یہ روٹیاں ہماری نہیں

شیخ المشائخ سید محمد راشد حضرت پیر سائیں روضے دھنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے توکل کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: حضرت بی بی رابعہ بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا مال ومتاع اور سامانِ خورد ونوش جمع کر کے نہ رکھا کرتی تھیں بلکہ آپ کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ روزانہ محنت مزدوری سے جو کچھ کماتیں اس سے اپنی اور مہمانوں کی ضروریات پوری کرتیں اور جو کچھ بچ رہتا وہ فی سبیل اللّٰہ خرچ کر دیا کرتی تھیں۔ ایک دن آپ کے پاس فقراء کی ایک جماعت آ گئی آپ کے پاس صرف اتنا آٹا موجود تھا کہ دو ہی روٹیاں بن سکتیں آپ دو روٹیاں پکا کر مہمانوں کے پاس لے آئیں اتنے میں ایک سائل نے دروازے پر کھڑے ہو کر صدا کی: میں بھوکا ہوں اللّٰہ کے واسطے مجھے کھانا کھلاؤ، مائی صاحبہ نے ایک روٹی اس سائل کو دے دی لیکن اس کے فوراً بعد ایک دوسرا سائل آ گیا اس نے بھی اللّٰہ کے نام پر کچھ کھانے کو مانگا تو مائی صاحبہ نے باقی ماندہ ایک روٹی بھی اس دوسرے سائل کے حوالے کر دی۔

مہمان فقراء یہ ماجرہ دیکھ کر بولے: بی بی صاحبہ! ہم کو آپ کی ولایت میں کچھ شک نہیں ہے تاہم باطنی علم کے ساتھ ساتھ ظاہری (شریعت کا) علم ہونا بھی ضروری ہے کیونکہ ان دونوں روٹیوں پر ہمارا حق زیادہ تھا۔

مائی صاحبہ ان کا اعتراض سن کر خاموش رہیں کچھ دیر بعد کسی امیر کی ایک خادمہ طباق میں کچھ روٹیاں لے کر آئی اور مائی صاحبہ کی خدمت میں پیش کیں مائی صاحبہ نے گن کر

www.dawateislami.net

دیکھا وہ انیس روٹیاں تھیں فرمایا: یہ روٹیاں ہماری نہیں انہیں واپس لے جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ برحق ہے کہ دَہ دنیا ستر آخرت، پس اگر یہ ہماری ہوتیں تو بیس ہوتیں، یہ سن کر اس خادمہ نے جو ایک روٹی چھپا کر رکھ لی تھی وہ ان روٹیوں میں رکھ دی اس طرح پوری بیس روٹیاں ہوگئیں مائی صاحبہ نے مہمان فقراء سے فرمایا: آؤ کھانا کھالیں، سب کھانا کھا چکے تو مائی صاحبہ نے فرمایا: آپ حضرات عابد زاہد اور علم ظاہر (شریعت) کے عالم تو بے شک ہیں لیکن اللہ تعالیٰ پر اعتماد نہیں رکھتے تو کل سے عاری ہیں۔

(ملفوظات روضے دھنی)

ہیں توکل کن ملرزاں پا و دست　　رزقِ تو بر تو زِ تو عاشق تر است

(مولانا روم رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه)

اللہ تعالیٰ پر اعتماد رکھ بے صبری سے ہاتھ پاؤں نہ لرزا تیرا رزق تجھ سے زیادہ تجھ پر عاشق ہے۔

بر سرِ ہر دانہ بنوشتہ عیاں　　ایں نصیبِ ابن الفلاں ابن الفلاں

(مولانا روم رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه)

ہر ایک دانہ پر عیاں طور پر لکھا ہوا ہے کہ یہ دانہ فلاں بن فلاں کے نصیب میں ہے اور یہ فلاں بن فلاں کے نصیب میں۔

کھانے والا گیا، دینے والا موجود ہے

حضرت پیر سائیں روضے دھنی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه نے فرمایا: حضرت حاتِم اَصَم رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه

www.dawateislami.net

سفرِ حج کو روانہ ہونے لگے تو اپنی اہلیہ محترمہ سے فرمایا: تجھ کو کس قدر خرچ دے کر جاؤں، ان کی اہلیہ نے کہا: جس قدر میری زندگی کے دن دے جاؤ اتنے دنوں کا خرچ دیتے جاؤ، حضرت حاتم اصم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: زندگی کے دن دینا میرے اختیار میں نہیں یہ کام تو اللّٰہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، ان کی اہلیہ نے کہا: تو پھر رزق پہنچانا بھی تو اللّٰہ تعالیٰ ہی کے ذمہ ہے، آپ مطمئن ہو کر روانہ ہو گئے، کچھ دنوں بعد محلے کی مستورات ملنے کے لیے (ان کے گھر) آئیں اور انہوں نے پوچھا: حضرت حاتم اصم تو حج کے لیے جاچکے ہیں آپ کے اخراجات اور کھانے پینے کے لیے خرچ کی کیا صورت ہے؟ حضرت حاتم کی اہلیہ نے جواب دیا: ہاں! کھانے والا چلا گیا ہے اور دینے والا موجود ہے۔

(ملفوظات روضے دھنی، احیاء العلوم)

تو پھر مُردوں کا مال کس کام کا؟

حضرت حاتم اصم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے ایک شخص نے کہا: فلاں آدمی نے بڑی دولت جمع کر لی ہے، فرمایا: کیا اس نے اس کے مطابق اپنی زندگی کا انتظام کر لیا ہے؟ وہ بولا: نہیں، فرمایا: تو پھر مُردوں کا مال کس کام کا۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں ‎ ‎ ‎ سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

شانِ توکّل وقناعت

حضرت سید محمد کرمانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کرمان کے رئیس تھے زرعی زمین باغات اور شہری جائیداد کے مالک تھے تاہم سیاحت کے شوق میں تجارت بھی کرتے تھے سامان تجارت

www.dawateislami.net

کرمان سے لاہور لاکر فروخت کیا کرتے تھے، واپسی میں پاک پتن شریف پہنچ کر حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت کرتے ہوئے ملتان جاتے آخر حضرت باباصاحب کی صحبت نے اپنا اثر دکھایا سید محمد کرمانی نے اپنا تمام اثاثہ راہِ خدا میں دے دیا اور تارک الدنیا ہو کر حضرت باباصاحب کے درویشوں میں شامل ہو گئے۔

آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت بی بی رانی صاحبہ نے بھی اپنے خاوند کا ساتھ دیا اور حضرت باباصاحب کی مرید ہوگئیں اور فقر و فاقہ کی زندگی بسر کرنے لگیں، دوسرے درویشوں کے ساتھ سید محمد کرمانی بھی لنگر خانے کے لیے ٹینٹ (کریل کے پھل، ڈیلے) لینے جنگل جایا کرتے تھے مگر چونکہ عمر کا زیادہ حصہ عیش و آرام میں گزرا تھا اس لیے تیز دھوپ اور سخت گرمی میں کانٹے دار درختوں کے پھل توڑنے میں بڑی مشقت برداشت کرنی پڑتی تھی آپ کے نرم و نازک ہاتھ لہولہان ہو جاتے تھے ایک دن حضرت باباصاحب نے فرمایا: سید کے لیے رعایت ہے وہ ڈیلے لینے جنگل نہ جایا کریں ہم نے اس کی خدمت قبول کرلی، اس طرح سید محمد کرمانی نے اٹھارہ سال گزار دیئے، جب حضرت باباصاحب نے حضرت نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خلافت عطا فرما کر دہلی بھیجا تو آپ نے سید محمد کرمانی کو بھی ان کے ہمراہ جانے کا حکم دیا اور دونوں میں مواخات (بھائی چارہ) قائم کردی تھی فرمایا:

درصحبتِ یکدیگر باشید و میانِ شما مواخات باشد۔ (1)

ایک دوسرے کی صحبت میں رہنا اور تمہارے مابین بھائی چارہ رہے۔

---

(1) ......سیرالاولیاء، باب سوم در بیان مناقب وفضائل...الخ، ص۲۰۹

www.dawateislami.net

دہلی پہنچ کر حضرت نظام الدین اولیاء اور ان کے ہمراہیوں کو بڑی سختی برداشت کرنا پڑی کئی کئی دن گزر جاتے تھے صرف پانی سے روزہ افطار ہوتا تھا اس سختی کے زمانہ میں سلطان جلال الدین خلجی نے حضرت نظام الدین اولیاء کو ایک بڑی جاگیر دینے کا فرمان بھیجا آپ نے اس خیال سے کہ سید محمد کرمانی فاقوں سے تنگ آ چکے ہوں گے سید صاحب کو تخلیہ میں بلایا اور فرمایا: جلال الدین خلجی کے فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ یہ سنتے ہی سید محمد کرمانی اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اگر آپ نے جاگیر قبول کر لی تو پھر ہم آپ کے گھر کا پانی بھی نہیں پئیں گے؟[1]

(سیر الاولیاء، انوار الفرید)

شانِ بے نیازی

حضرت نظام الدین اولیاء رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی خدمت میں سلطان علاؤ الدین خلجی نے قاصد بھیج کر درخواست کی: یا حضرت! بندہ آپ کی خدمت میں حاضری کا خواستگار ہے اجازت ہو تو حاضر ہو جاؤں، آپ نے جواب دیا: میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں میں غائبانہ دعا کرتا ہوں اور غیبت میں دعا کرنے کا اثر بھی ہو جاتا ہے، لیکن سلطان نے بار بار حاضری کے لیے اصرار کیا تو کہلا بھیجا:

خانۂ ایں ضعیف دو در دارد اگر شاہ از یک در د رآید ، من از درِ دیگر بیروں روم .

1 ......سیر الاولیاء، باب اول در فضائل خواجگان چشت، ص ۱٤

www.dawateislami.net

اس ضعیف کے گھر کے دو دروازے ہیں بادشاہ اگر ایک دروازے سے اندر آئے گا تو میں دوسرے دروازے سے باہر نکل جاؤں گا۔[1]

زہد و تقویٰ چیست، اے مردِ فقیر — لا طمع بودن ز سلطان و امیر
بر درِ سلطان مرو رُویش مبیں — گنجِ قارون گر دہد رُویش مبین
گر بہ فاقہ جاں برآید از قفس — چو مگس دستت مزن بر نانِ کس
بر سرِ خوانِ قناعت دست زن — تا نباشد دست بر فرماں شکن
پشتِ پا زن تختِ کیکاؤس را — سر بدہ از کف مدہ ناموس را
الحذر از حُبِّ دنیا الحذر — بہرِ نان و زر مخور خونِ جگر

زُہد و تقویٰ کیا ہے اے مردِ فقیر! بادشاہ اور امیر سے بے طمع ہونا، بادشاہ کے دروازے پر نہ جا، اس کا منہ نہ دیکھ، بالفرض اگر وہ تجھے قارون کا خزانہ بھی دے تو بھی اس کی طرف نہ دیکھ، اگر فاقہ کے سبب جان پنجرۂ تن سے نکل جائے تو بھی مکھی کی طرح اپنا ہاتھ کسی کی روٹی پر نہ مار، قناعت کے دستر خوان پر ہاتھ مارتا کہ تجھے اللہ کی نافرمانی کی ہمت نہ ہو، تخت کے۔ کاؤس[2] کو ٹھوکر مار، سر دے دے لیکن ہاتھ سے آبرو نہ دے، پرہیز کر دنیا کی محبت سے پرہیز کر، روٹی اور زر کے لیے خونِ جگر مت پی۔

(حضرت بو علی قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ)

---

1 ...... سیر الاولیاء، باب اول در فضائل خواجگان چشت، ص ۱۳۵
2 ...... ایران کے ایک مشہور بادشاہ کا تخت۔

متوکل شہزادی

شاہ شجاع کرمانی کی ایک بیٹی تھی اس کا رشتہ ایک بادشاہ نے مانگا لیکن انہوں نے منظور نہیں کیا ایک دن شاہ شجاع نے ایک غریب لڑکے کو دیکھا جو نہایت خشوع خضوع کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا وہ لڑکا نماز سے فارغ ہوا تو آپ اسے اپنے ہمراہ شاہی محل میں لے کر آئے اور اسی وقت اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کر دیا۔

شہزادی رخصت ہو کر شوہر کے گھر آئی تو اس نے ایک سُوکھی روٹی رکھی ہوئی دیکھ کر پوچھا: یہ کیا ہے؟ لڑکے نے کہا: رات بچ گئی تھی اور روزہ افطار کرنے کے لیے رکھ لی ہے، یہ سن کر وہ الٹے پاؤں پیچھے ہٹی، لڑکا بولا: میں پہلے ہی جانتا تھا بھلا بادشاہ کی بیٹی میری غربت و ناداری پر کیوں راضی ہوگی؟ وہ بولی: بادشاہ کی بیٹی غربت و ناداری پر ناراض نہیں ہے بلکہ اس لیے ناراض ہے کہ تم کو خدا پر بھروسا نہیں ہے اور مجھے اپنے والد پر بھی تعجب ہے کہ مجھ سے تمہارے متعلق یہ کہا کہ یہ لڑکا بڑا نیک اور پارسا نوجوان ہے، بھلا جس کو خدا پر بھروسا نہ ہو وہ نیک اور پارسا کیسے ہو سکتا ہے؟ نوجوان عذر کرنے لگا تو وہ بولی: عذر تو میں جانتی نہیں یا تو گھر میں میں رہوں گی یا یہ روٹی رہے گی، نوجوان نے فوراً وہ روٹی خیرات کر دی۔ (1)

(1) ......تذکرۃ الاولیاء، ذکر شاہ شجاع کرمانی رحمہ اللّٰہ، ۱/ ۲۷۸

www.dawateislami.net

ایثار و سخاوت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ارشاد:

اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں (ان کے دلوں میں کوئی خواہش وطلب نہیں پیدا ہوتی) اس چیز کی جو دیئے گئے اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگر چہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں یعنی اپنی ضروریات کو پس پشت رکھ کر دوسروں کی حاجات پوری کرتے ہیں۔ (1) (پارہ ۲۸، رکوع ۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ارشاد:

بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا (خوش دلی اور نیت صالحہ کے ساتھ مستحقین کو صدقہ دیا اور راہ خدا میں خرچ کیا) ان کے دُونے ہیں اور ان کے لیے عزت کا ثواب ہے۔ (2) (پارہ ۲۷، رکوع ۱۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ارشاد:

اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو (جو صدقات واجب ہیں وہ ادا کرو) قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک

---

1 ...... ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیئے گئے اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگر چہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔ (پ ۲۸، الحشر: ۹)

2 ...... ترجمۂ کنز الایمان: بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا ان کے دونے ہیں اور ان کے لیے عزت کا ثواب ہے۔ (پ ۲۷، الحدید: ۱۸)

www.dawateislami.net

کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا وعدہ آ جائے (جو لوحِ محفوظ میں مکتوب ہے) اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔[1]

(پارہ ۲۸، رکوع ۱۴)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

اے میرے محبوب! میرے ان بندوں سے فرماؤ جو ایمان لائے کہ نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر خرچ کریں اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ سوداگری ہوگی (کہ خرید و فروخت یعنی مالی معاوضے و فدیئے ہی سے کچھ نفع اٹھایا جا سکے) نہ یارانہ (کہ اس سے نفع اٹھایا جائے بلکہ بہت سے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے)۔[2] (پارہ ۱۳، رکوع ۱۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں (کہ کبھی آدمی ان کی وجہ سے گناہ اور معصیت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور ان میں مشغول ہو کر اُمورِ آخرت کے سرانجام دینے سے غافل ہو جاتا ہے) اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے (تو لحاظ رکھو ایسا نہ ہو کہ اموال و اولاد میں مشغول ہو کر ثوابِ عظیم کھو بیٹھو) تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے (بقدر اپنی وسعت و طاقت کے طاعت و عبادت بجالاؤ) اور فرمان سنو اور حکم مانو (اللہ اور اس کے رسول

---

1 ...... ترجمۂ کنز الایمان: اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا وعدہ آ جائے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔(پ ۲۸، المنفقون: ۱۰-۱۱)

2 ...... ترجمۂ کنز الایمان: میرے ان بندوں سے فرماؤ جو ایمان لائے کہ نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر خرچ کریں اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ سوداگری ہوگی نہ یارانہ۔(پ ۱۳، ابراھیم: ۳۱)

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا) اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اپنے بھلے کو اور جو اپنی جان کی لالچ سے بچایا گیا (اور اس نے اپنے مال کو اطمینان کے ساتھ حکم شریعت کے مطابق خرچ کیا) تو وہی فلاح پانے والے ہیں، اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے (یعنی خوش دلی سے نیک نیتی کے ساتھ مال حلال سے صدقہ خیرات دو گے) وہ تمہارے لیے اس کے دونے کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا، اور اللہ قدر فرمانے والا حلم والا ہے، ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا عزت والا حکمت والا ہے۔[1] (پارہ ۲۸، رکوع ۱۶)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو اور تم جو کچھ خرچ کرو اللہ کو معلوم ہے۔[2] (پارہ ۴، رکوع ۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اگر خیرات علانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو تو یہ تمہارے لیے سب سے بہتر ہے (صدقہ فرض کا ظاہر کر کے دینا افضل اور نفل کا چھپا کر) اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے، اور انہیں راہ دینا تمہارے ذمہ لازم نہیں ہاں اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور جو تم اچھی چیز دو تو تمہارا ہی بھلا ہے (تو دوسروں کو اس کا احسان نہ جتاؤ) اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللہ کی مرضی چاہنے کے لیے اور جو مال دو تمہیں پورا ملے گا اور نقصان نہ دیئے جاؤ گے ان فقیروں کے لئے جو راہِ خدا میں روکے گئے (یعنی صدقہ وخیرات

---

1 ......ترجمۂ کنز الایمان: تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے اور فرمان سنو اور حکم مانو اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اپنے بھلے کو اور جو اپنی جان کی لالچ سے بچایا گیا تو وہی فلاح پانے والے ہیں اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے وہ تمہارے لیے اس کے دونے کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ قدر فرمانے والا حلم والا ہے ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا عزت والا حکمت والا۔ (پ ۲۸، التغابن: ۱۵-۱۸)

2 ......ترجمۂ کنز الایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو اور تم جو کچھ خرچ کرو اللہ کو معلوم ہے۔ (پ ۴، اٰل عمرٰن: ۹۲)

www.dawateislami.net

کا بہترین مصرف وہ فقراء ہیں جنہوں نے اپنے نفوس کو جہاد واطاعت الٰہی پر روکا) زمین میں چل نہیں سکتے (کیونکہ انہیں دینی کاموں سے اتنی فرصت نہیں کہ وہ چل پھر کر کسبِ معاش کر سکیں) نادان انہیں تونگر سمجھے بچنے کے سبب (چونکہ وہ کسی سے سوال نہیں کرتے اس لئے ناواقف لوگ انہیں مالدار خیال کرتے ہیں) تو انہیں انکی صورت سے پہچان لے گا (کہ مزاج میں تواضع وانکساری ہے، چہروں پر ضعف کے آثار ہیں بھوک سے رنگ زرد پڑ گئے ہیں) لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے، اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر (راہ خدا میں خرچ کرنے کا نہایت شوق رکھتے ہیں اور ہر حال میں خرچ کرتے رہتے ہیں) ان کے لیے ان کا نیگ ہے ان کے رب کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔[1] (پارہ۳، رکوع ۵،۶)

اللہ تعالٰی کا ارشاد:

اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ (نہ جاندار کو نہ بے جان کو، نہ اس کی ربوبیت میں، نہ اس کی عبادت میں) اور ماں باپ سے بھلائی کرو (ادب وتعظیم کے ساتھ اور ان کی خدمت میں مستعد

[1]......ترجمۂ کنز الایمان: اگر خیرات علانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لیے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے انہیں راہ دینا تمہارے ذمہ لازم نہیں ہاں اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تم جو اچھی چیز دو تو تمہارا ہی بھلا ہے اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللہ کی مرضی چاہنے کے لیے اور جو مال دو تمہیں پورا ملے گا اور نقصان نہ دیئے جاؤ گے ان فقیروں کے لئے جو راہِ خدا میں روکے گئے زمین میں چل نہیں سکتے نادان انہیں تونگر سمجھے بچنے کے سبب تو انہیں انکی صورت سے پہچان لے گا لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ان کے لیے ان کا نیگ (اجر) ہے ان کے رب کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔ (پ۳، البقرۃ: ۲۷۱-۲۷۴)

www.dawateislami.net

رہنااوران پرخرچ کرنے میں کمی نہ کرو) اور رشتہ داروں (حدیث شریف میں ہے رشتہ داروں کے ساتھ اچھے سلوک کرنے والوں کی عمر دراز اور رزق وسیع ہوتا ہے۔ بخاری، مسلم)[1] اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی (یعنی بیوی یا جو صحبت میں رہے یا رفیق سفر ہو یا ساتھ پڑھے یا مجلس و مسجد میں برابر بیٹھے) اور راہ گیر (مسافر و مہمان) اور اپنی باندی غلام سے، بے شک اللّٰہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا (متکبر خود بیں جو رشتہ داروں اور ہمسایوں کو ذلیل سمجھے) جو آپ بخل کریں اور اوروں سے بخل کے لیے کہیں (بخل یہ ہے کہ خود کھائے دوسروں کو نہ دے، شُح یہ ہے کہ نہ کھائے نہ کھلائے، سخا یہ ہے کہ خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے، جود یہ ہے کہ آپ نہ کھائے دوسروں کو کھلائے) اور اللّٰہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اسے چھپائیں، اور کافروں کے لیے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں (محض نُمود و نُمائش اور نام آوری کے لیے خرچ کرتے ہیں انہیں رضائے الٰہی مقصود نہیں ہوتی) اور ایمان نہیں لاتے اللّٰہ پر اور نہ قیامت پر، اور جس کا مُصاحِب شیطان ہوا تو کتنا برا مصاحب ہے، اور ان کا کیا نقصان تھا اگر ایمان لاتے اللّٰہ پر اور قیامت پر، اور اللّٰہ کے دیئے میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے (اس میں سراسر ان ہی کا نفع تھا) اور اللّٰہ ان کو جانتا ہے اللّٰہ ایک ذرہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دونی کرتا اور اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتا ہے۔[2] (پارہ ۵، رکوع ۳)

---

1 ......بخاری، کتاب البیوع، باب من احب البسط فی الرزق، ۲/ ۱۰، الحدیث:۲۰۶۷ و کتاب الادب، باب من بسط له فی الرزق بصلة الرحم، ۴/ ۹۷، الحدیث: ۵۹۸۵ و مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب صلة الرحم وتحریم قطیعتها، ص ۱۳۸۴، الحدیث: ۲۵۵۷

2 ......ترجمۂ کنز الایمان: اور اللّٰہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ

www.dawateislami.net

اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی، ہرگز اسے اپنے لیے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا (وہ مال سانپ بن کر اس کو طوق کی طرح لپیٹے گا اور یہ کہہ کر ڈستا جائے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں) اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا۔[1] (پارہ ۴، رکوع ۹)

وہی دائم باقی ہے اور سب مخلوق فانی، اُن سب کی مِلک باطل ہونے والی ہے تو نہایت نادانی ہے کہ اس مالِ ناپائیدار پر بخل کیا جائے اور راہِ خدا میں نہ دیا جائے۔[2] (خزائن العرفان)

کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے بے شک اللہ کو خوش (پسند) نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا جو آپ بخل کریں اور اوروں سے بخل کے لیے کہیں اور اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اسے چھپائیں اور کافروں کے لیے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اللہ اور نہ قیامت پر اور جس کا مُصاحب (ساتھی و مشیر) شیطان ہوا تو کتنا بُرا مصاحب ہے اور ان کا کیا نقصان تھا اگر ایمان لاتے اللہ اور قیامت پر اور اللہ کے دیئے میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے اور اللہ ان کو جانتا ہے اللہ ایک ذرہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دونی کرتا اور اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتا ہے۔(پ ٥، النسآء: ٣٦ - ٤٠)

1 ......ترجمۂ کنز الایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لیے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا۔

(پ ٤، ال عمرٰن: ١٨٠)

2 ......خزائن العرفان، پ ٤، آل عمرٰن ، تحت الآیۃ: ١٨٠

www.dawateislami.net

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ارشاد:

اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللّٰہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (بخل کرتے ہیں اور مال کے حقوق ادا نہیں کرتے ، زکاۃ نہیں دیتے) انہیں خوش خبری سناؤ دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں (اور شدتِ حرارت سے سفید ہوجائے گا) پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں (جسم کے تمام اطراف و جوانب، اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لیے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا۔[1] (پارہ ۱۰، رکوع ۱۱)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ارشاد:

ہر جان اپنی کرنی میں گروی ہے مگر دہنی طرف والے (یعنی مومنین وہ گروی نہیں، وہ نجات پانے والے ہیں انہوں نے نیکیاں کر کے اپنے آپ کو آزاد کرالیا ہے وہ اپنے رب کی رحمت سے مُنتفع ہیں) باغوں میں پوچھتے ہیں مجرموں سے تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی؟ وہ بولے: ہم (دنیا میں) نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے (یعنی مساکین پر صدقہ خیرات نہ کرتے تھے) اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن (قیامت) کو جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ہمیں موت آئی۔[2] (پارہ ۲۹، رکوع ۱۶)

---

1 ...... ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللّٰہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوش خبری سناؤ دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لیے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا۔(پ ۱۰، التوبۃ: ۳۴-۳۵)

2 ...... ترجمۂ کنز الایمان: ہر جان اپنی کرنی میں گروی ہے مگر دہنی طرف والے باغوں میں پوچھتے ہیں مجرموں سے تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین

www.dawateislami.net

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار پڑا تو تو میری عیادت کو نہ آیا، ابن آدم جواب دے گا: پروردگار! میں تیری عیادت کیسے کرتا جب کہ تو سارے جہانوں کا رب ہے، اللہ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار پڑا اور تو اس کی عیادت کو نہ گیا اگر تو اس کی عیادت کو گیا ہوتا تو مجھے اس کے پاس پاتا، اے ابن آدم! میں نے تجھے کھانا کھلانے کو کہا تو تو نے مجھے کھانا بھی نہ کھلایا، وہ کہے گا: اے رب! میں تجھے کھانا کس طرح کھلاتا جب کہ تو خود ہی سارے جہانوں کا پالنے والا ہے، اللہ فرمائے گا: کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانے کو مانگا تو تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا اگر تو نے اسے کھانا کھلا دیا ہوتا تو اس (کھانے) کو میرے پاس پالیتا، اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی پلانے کو کہا تو تو نے مجھے پانی نہ پلایا، وہ کہے گا: پروردگار! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو سارے جہانوں کا رب ہے، اللہ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی پلانے کی درخواست کی تھی تو تُو نے اسے پانی نہیں پلایا تھا اگر تو نے اسے پلا دیا ہوتا تو اس (پانی) کو میرے پاس پالیتا۔[1] (مسلم)

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: ہر مسلمان پر صدقہ کرنا لازم ہے، صحابہ

کو کھانا نہ دیتے تھے اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ہمیں موت آئی۔ (پ ۲۹، المدثر: ۳۸۔۴۷)

1 ......مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل عیادة المریض، ص۳۸۹، الحدیث: ۲۵٦۹

www.dawateislami.net

عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان نے عرض کی: یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم جسے کچھ میسر ہی نہ ہو وہ کیا کرے؟ فرمایا: اپنے ہاتھوں سے کام کرے اور پھر خود کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے، صحابہ عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان نے عرض کی: یا رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم اگر اس پر بھی اسے کچھ نہ ملے؟ فرمایا: کسی مصیبت زدہ حاجت مند کی مدد کرے، عرض کی گئی: اگر اس سے یہ بھی نہ بن پڑے؟ فرمایا: ایسی صورت میں اسے چاہیے کہ خود اپنا طرزِ عمل ٹھیک رکھے اور برائی سے بچتا رہے کہ یہی اس کے حق میں صدقہ قرار پائے گا۔[1]

(بخاری، مسلم)

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا ارشاد: اے ابن آدم! تیرے لیے ضرورت سے زائد مال کا خرچ کر دینا بہتر ہے اور اسے روکے رکھنا بُرے نتائج کا حامل ہے۔[2]

(مسلم، ترمذی)

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا ارشاد: حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ فرماتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جو رزق تجھے عطا کیا گیا ہے اسے چھپا کر نہ رکھ اور جو کچھ تجھ سے مانگا جائے اس میں بُخل سے کام نہ لے، میں نے عرض کی: یارسول

---

1 ......بخاری، کتاب الادب، باب کل معروف صدقة، ٤/١٠٥، الحدیث: ٦٠٢٢ و مسلم، کتاب الزکاة، باب بیان ان اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف، ص٥٠٤، الحدیث: ١٠٠٨

2 ......مسلم، کتاب الزکاة، باب بیان ان الید العلیا خیر من الید السفلی، ص٥١٦، الحدیث: ١٠٣٦ وترمذی، کتاب الزھد، ٤/١٥٣، الحدیث: ٢٣٥٠

www.dawateislami.net

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یہ کیسے ہوسکے گا؟ فرمایا: یا تو یہ رَوِش اختیار کرنی ہوگی یا جہنم کا ایندھن بننا پڑے گا۔[1] (طبرانی فی الکبیر، ابن حبان، حاکم)

حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا ارشاد: جو چاہو کھاؤ جو چاہو پہنو بشرطیکہ اسراف (فضول خرچی) اور اِتراہٹ (فخر وتکبر) ان دونوں سے بچے رہو۔[2] (بخاری)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ جَوَادٌ یُحِبُّ الْجُوْدَ وَیُحِبُّ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ وَیَکْرَہُ سَفْسَافَھَا.[3] (طبرانی در کبیر واوسط، حاکم، بیہقی)

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: بلاشبہ اللہ تعالٰی جواد[4] ہے، سخاوت

---

1 ......المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۳۴۱، الحدیث: ۱۰۲۱ و المستدرك للحاکم، کتاب الرقاق، ۵/۴۵۰، الحدیث: ۷۹۵۷

2 ......بخاری، کتاب اللباس، باب قول اللہ تعالی: قل من حرم زینة اللہ...الخ، ۴/۴۵

3 ......المعجم الکبیر للطبرانی، ۶/۱۸۱، الحدیث: ۵۹۲۸ و شعب الایمان، باب فی الجود والسخاء، ۷/۴۲۶، الحدیث: ۱۰۸۴۰

4 ......یہاں لکھا تھا کہ بلاشبہ اللہ تعالٰی بے حد سخی ہے، جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سخی کہنے کے بارے میں امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب "کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب" صفحہ ۱۳۰ پر فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سخی نہیں جواد کہنا چاہئے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوی رضویہ، ۲۷/۱۶۵ میں فرماتے ہیں: اسمائے اِلٰہِیّہ تَوْقِیْفِیَّہ (یعنی قرآن وحدیث کی طرف سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ٹھہرائے ہوئے نام) ہیں، یہاں تک کہ اللہ جَلَّ جَلَالُہ کا جواد ہونا اپنا ایمان مگر اُسے سخی نہیں کہہ سکتے کہ شَرْع (شَرْ۔ع) میں وارِد نہیں۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: مُحاوَرہ عَرَب

www.dawateislami.net

کو پسند فرماتا ہے اور عمدہ اخلاق کو پسند فرماتا ہے اور گھٹیا اور نکمے اخلاق کو بُرا جانتا ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافٍ لِلثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافٍ لِلْاَرْبَعَةِ. [1] (موطا امام محمد)

رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا ارشاد: دوآدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کے لیے کافی ہوتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لیے کافی ہوتا ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: بِئْسَ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَآءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِيْنُ، مَنْ لَمْ يَاْتِ الدَّعْوَتَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ. [2]

(مؤطا امام محمد)

حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه فرماتے تھے: بدترین طعام ولیمے کا وہ طعام ہے جس کے لیے امیروں کو دعوت دی جائے اور مساکین کو چھوڑ دیا جائے اور جو شخص دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ

میں عُمُوماً سخی اُسے کہتے ہیں جو خود بھی کھائے اوروں کو بھی کھلائے۔ جواد وہ جو خود نہ کھائے اوروں کو کھلائے۔ اِسی لیے اللہ تعالیٰ کو سخی نہیں کہا جاتا ہے۔ سخی کے مقابل بخیل ہے (اور بخیل وہ ہے) جو خود کھائے اوروں کو نہ کھلائے۔ جواد کا مقابل مُمسِک ہے (اور مُمسِک وہ ہے) جو نہ کھائے نہ کھانے دے۔ اللہ تعالیٰ کی تمام دُنیوی اخروی نعمتیں دُنیا کے لیے ہیں اُس (کی اپنی ذات) کے لئے نہیں۔ (مرآة المناجیح، ۱/۲۲۱) لہٰذا ہم نے یہاں سخی کے بجائے جواد لکھا ہے۔ علمیه

1 ......موطا امام مالك، باب السير، باب فضل اجابة الدعوة، ص۳۱۷، الحديث: ۸۹۰

2 ......موطا امام مالك، باب السير، باب فضل اجابة الدعوة، ص۳۱٦، الحديث: ۸۸۷

www.dawateislami.net

اُنْفِقْ عَلَیْکَ.[1] (بخاری،مسلم)

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کاارشاد:اللہ تعالیٰ نےفرمایاہےکہ اے ابن آدم! تو(مستحقین برراہِ خدامیں)خرچ کرمیں تجھ پرخرچ کروں گا(یعنی تیری آمدنی مال ورزق میں فراخی کردوں گا)۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَ تَدْفَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ.[2] (ترمذی)

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کاارشادہے:بلاشبہ صدقہ(خیرات)اللہ کے غضب کوٹھنڈاکردیتااوربری موت سے بچاتاہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِئُ عَنْ اَھْلِھَا حَرَّ الْقُبُوْرِ وَاِنَّمَا یَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ ظِلِّ صَدَقَتِہٖ.[3] (ترمذی)

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کاارشاد:بلاشبہ صدقہ(خیرات)کرنےوالے سےصدقہ قبرکی گرمی کوٹھنڈاکردیتاہےاورمومن قیامت کےدن اپنےصدقہ(خیرات میں دیئےہوئےمال ومتاع)کےسایہ ہی میں ہوں گے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:اَلسَّاعِیُ عَلَی الْاَرْمِلَۃِ وَالْمِسْکِیْنِ

---

1 ......بخاری، کتاب النفقات، باب فضل النفقة علی الاھل، ۳/۵۱۱، الحدیث: ۵۳۵۲
و مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی النفقة، ص۴۹۸، الحدیث: ۹۹۳

2 ......ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی فضل الصدقة، ۲/۱۴۶، الحدیث: ۶۶۴

3 ......شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، ۳/۲۱۲، الحدیث: ۳۳۴۷

www.dawateislami.net

كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.[1] (بخاری، مسلم)

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ارشاد: بیوہ عورتوں اور حاجت مندوں کی مدد کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا اجر وثواب میں مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهٖ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ.[2] (بخاری، مسلم)

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: مسکین وہ نہیں جس کو ایک لقمہ یا دو لقمے یا ایک یا دو کھجوریں (دوسرے دروازے پر) لوٹا دیں بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس ضروریات پوری کرنے کے لیے پیسے بھی نہیں اور نہ اس کی ظاہر حالت ایسی ہے کہ آسانی سے کسی کو اس کی حاجت مندی معلوم ہو جائے اور اس کی مدد کر دی جائے اور نہ وہ چل پھر کر لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے۔ (یعنی پیشہ ور بھکاریوں کو صدقہ خیرات دینا باعث اجر وثواب نہیں بلکہ گناہ ہے۔)

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: بندہ حرام مال کما کر اس میں سے صدقہ

---

1 ......بخاری، کتاب النفقات، باب فضل النفقة علی الاهل، ۳/۵۱۱، الحدیث: ۵۳۵۳ و مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب الاحسان الی الارمله، ص۱۵۹۲، الحدیث: ۲۹۸۲

2 ......بخاری، کتاب الزکاة، ۱/۴۹۸، الحدیث: ۱۴۷۹،۱۴۷۶ ومسلم، کتاب الزکاة، باب المسکین الذی لا یجد غنی، ص۵۱۷، الحدیث: ۱۰۳۹

www.dawateislami.net

خیرات کرتا ہے تو قبول نہیں کیا جاتا، حرام مال سے خرچ کرتا ہے تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں ڈالی جاتی اور حرام مال (مرنے کے بعد) اپنے پیچھے چھوڑتا ہے تو وہ حرام مال اس کے لیے جہنم کے لیے زادِ راہ بنتا ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بُری چیز کو بری چیز سے نہیں مٹاتا بلکہ بُری چیز کو اچھی چیز سے مِٹاتا ہے، بلاشبہ گندگی کو گندگی نہیں مٹاتی۔ [1]

(رواہ احمد، مشکوۃ)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَّلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ. [2] (ترمذی)

رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: مومن کے سوا کسی سے مُصاحَبَت (دوستی) نہ کر اور تیرا طعام سوائے پرہیزگار شخص (متقی) کے کوئی دوسرا نہ کھائے۔

رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے (کے خیرات کرنے) سے ہی ہو اور اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کہہ کر بچو۔ [3]

(بخاری، مسلم)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ

---

1 ...... مسند امام احمد، ۲/۳۳، الحدیث: ۳۶۷۲ و مشکاۃ، کتاب البیوع، باب الکسب وطلب الحلال، ۱/۵۱۵، الحدیث: ۲۷۷۱

2 ...... ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی صحبة المومن، ۴/۱۷۷، الحدیث: ۲۴۰۳

3 ...... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الصدقة قبل الرد، ۱/۴۷۶، الحدیث: ۱۴۱۳و۳۵۹۵ و مسلم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقة، ص۵۰۷، الحدیث: ۱۰۱۶

غِنًی وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْل.[1] (بخاری)

رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: بہتر صدقہ وہ ہے جو وسعت (قلب) سے ہو اور تیرے عیال سے جس کا نفقہ تجھ پر واجب ہے ان سے شروع کر، یعنی اول خویش بعدہ درویش۔

رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: ہر مسلمان پر صدقہ (خیرات کرنا) لازم ہے، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: اے اللّٰہ کے نبی! جس کے پاس صدقہ (خیرات) کرنے کے لیے کچھ بھی نہ ہو (تو وہ کیا کرے)، تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اپنے ہاتھ سے محنت مزدوری کرے پھر خود کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے، صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: اگر وہ یہ نہ کر سکے (یعنی وہ محنت مزدوری کے قابل نہ ہو تو!) فرمایا: تو وہ حاجت مند مظلوم عاجز کی مدد کرے، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: اگر وہ یہ نہ کر سکے (یعنی اس میں یہ طاقت نہ ہو تو!) فرمایا: تو اسے چاہیے کہ نیک کام کرتا رہے اور برائی سے باز رہے تو بلاشبہ اس کا اس طرح کرتے رہنا ہی اس کے لیے صدقہ کے حکم میں ہے۔[2] (بخاری)

حضرت کَعْب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں اپنی توبہ قبول ہونے کے شکرانہ میں اپنے مال کو اللّٰہ کی طرف اور اس کے رسول کی طرف صدقہ کر کے اس سے علیحدہ (دستبردار) ہوتا ہوں، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

---

1 ......بخاری، کتاب الزکاۃ، باب لا صدقة الا عن ظهر غنى، ۱/۴۸۱، الحديث: ۱۴۲۶

2 ......بخاری، کتاب الزکاۃ، باب على كل مسلم ...الخ، ۱/۴۸۶، الحديث: ۱۴۴۵

www.dawateislami.net

وَالسَّلام نے فرمایا: تو اپنا کچھ مال اپنے لیے رہنے دے (سارا مال صدقہ میں نہ دے) کہ یہ تیرے حق میں بہتر ہے، میں نے عرض کی: تو پھر میں اپنا وہ حصہ جو مجھے خیبر سے ملا ہے وہ رہنے دیتا ہوں۔[1] (بخاری)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کی کہ میری ماں اچانک فوت ہوگئی ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر اس کو بات کرنے کی مہلت ملتی تو (ضرور) صدقہ (خیرات) کرتی، تو کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ (خیرات) کروں تو اس کو ثواب ملے گا؟ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: ہاں۔[2] (بخاری)

اُم المؤمنین حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ انھوں نے ایک بکری ذبح کی (اور گوشت تقسیم کیا گیا) تو حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اس میں سے کتنا باقی رہا؟ اُم المومنین نے عرض کی: بکری کے گوشت میں سے سوائے اس کے ایک شانہ کے کچھ نہیں بچا، (یعنی صرف ایک شانہ باقی رہ گیا ہے) حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: بکری کا گوشت باقی رہ گیا سوائے اس کے ایک شانہ کے، (یعنی جو اللّٰہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ ہوگیا وہ بچ گیا باقی ضائع ہوا)۔[3] (ترمذی)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: اِنَّ صَدَقَۃَ السِّرِّ تُطْفِیُٔ غَضَبَ

---

1 ......بخاری، کتاب الوصایا، باب اذا تصدق... الخ، ۲/۲۳۹، الحدیث: ۲۷۵۷

2 ......بخاری، کتاب الجنائز، باب موت الفجاۃ البغتۃ، ۱/۴٦۸، الحدیث: ۱۳۸۸

3 ......ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، ۴/۲۱۲، الحدیث: ۲۴۷۸

www.dawateislami.net

الرَّبِّ.[1] (ابن حبان،اوسط طبرانی)

رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: پوشیدہ (طور پر دیا ہوا) صدقہ اللّٰہ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے فرمایا: اے ابوذر! جب تم شوربا پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ کر دو پھر اپنے ہمسایہ کے گھر والوں کو دیکھو اور اس میں سے ان کو پہنچاؤ۔[2] (مسلم)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَااَیُّھَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَ اَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ.[3] (ترمذی)

رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: اے لوگو! سلام پھیلاؤ (اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنا عام کرو) اور طعام کھلاؤ (یعنی اہل وعیال، اعزا واقارب، احباب، ہمسایوں اور غرباء ومساکین کو کھانا کھلایا کرو) اور نماز پڑھو درآنحالیکہ لوگ سو رہے ہوں (یعنی رات کو جب اور لوگ غفلت کی نیند میں سوتے ہوں تم اٹھ کر نوافل پڑھا کرو اللّٰہ کی عبادت میں مصروف رہا کرو) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: جو کھانا تم خود کھاتے ہو وہ تمہارے لیے صدقہ ہے جو تم اپنی اولاد کو کھلاتے ہو وہ تمہارے لیے صدقہ ہے، جو تم اپنی بیوی کو

1 ...... المعجم الاوسط للطبرانی، ۱/۲۷۳، الحدیث: ۹٤۳

2 ......مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب الوصية بالجار، ص۱٤۱۳، الحدیث: ۲٦۲۵

3 ......ترمذی، کتاب صفة القیامة، ٤/۲۱۹، الحدیث: ۲٤۹۳

www.dawateislami.net

کھلاتے ہو وہ تمہارے لیے صدقہ ہے اور جو تم اپنے خادم کو کھلاتے ہو وہ تمہارے لیے صدقہ ہے۔[1] (الادب المفرد)

نہ ماند حاتم طائی و لیک تا بہ ابد　　بہ ماند نامِ بلندش بہ نیکوئی مشہور

(شیخ سعدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ)

حاتم طائی دنیا میں نہ رہا لیکن اس کا نام بلند نیکی کے ساتھ مشہور رہ گیا۔

رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: مسکین وہ نہیں جس کو ایک لقمہ یا دو لقمے لوٹا دیں (یعنی در بدر پھر کر بھیک مانگنے والا گداگر) لیکن مسکین وہ ہے جس کو وسعت (حاصل) نہ ہو (یعنی محنت مزدوری کرنے کے باوجود اس کا اور اس کے اہل وعیال کا خرچ پورا نہ ہوتا ہو) اور (وہ خرچ کی تنگی کے باوجود) لوگوں سے مانگنے میں حیاء کرتا ہو یا لوگوں سے چمٹ کر بھیک نہ مانگتا ہو۔[2] (بخاری)

رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: مال اور جاہ کی محبت آدمی کے دل میں نفاق کو اس طرح اُگاتی ہے جس طرح پانی سبزے کو اُگاتا ہے۔[3] (مسلم)

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دو کام کسی کے سپرد نہ فرماتے تھے بلکہ خود کرتے تھے، ایک یہ کہ رات کو وضو کا پانی خود رکھتے اور اس کو ڈھانک دیتے تھے، دوم یہ کہ

---

1 ......الادب المفرد، باب فضل من عال ابنته المردودة، ص٤٤، الحديث: ٨٢

2 ......بخاری، كتاب الزكاة، باب قول الله تعالى: لا يسألون الناس الحافا، ١/٤٩٨، الحديث: ١٤٧٦

3 ......الزواجر عن اقتراف الكبائر، الكبيرة الثالثة و الخمسون بعد المائتين، ٢/٤٩

www.dawateislami.net

مسکین کو اپنے دست مبارک سے دیتے تھے۔ (دار قطنی)

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کا ارشاد: خرچ کرنے والے اور بخیل کی مثال ایسی ہے کہ دو شخصوں کے بدن پر دو کُرتے لوہے کے ہوں چھاتی سے لے کر گردن تک۔ خرچ کرنے والا جس طرح خرچ کرتا جاتا ہے وہ کُرتا پھیلتا جاتا ہے اور کڑیاں ڈھیلی ہوتی جاتی ہیں یہاں تک کہ وہ کُرتا اسکی انگلیوں تک پہنچ جائے اور بخیل خرچ کرنے میں جس قدر بخل کرتا ہے اتنا ہی اسکے کُرتے کی کڑیاں سکڑتی ہیں اور جہاں کی تہاں گڑ جاتی ہیں، ہوتے ہوتے جب گلا دبنے لگتا ہے تو اسے پھیلانا چاہتا ہے مگر پھیل نہیں سکتا۔[1] (بخاری، مسلم)

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کا ارشاد: ظلم سے بچو کہ ظلم قیامت میں اندھیرا بن جائے گا اور فحش سے بچو کہ اللّٰه کو فاحش اور مُتَفَحِّش دونوں ناپسند ہیں اور بخل سے بچو کہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا، بخل نے ان کو جھوٹ پر آمادہ کیا تو جھوٹ بولنے لگے، ظلم پر ابھارا تو ظلم کرنے لگے، رشتہ داریوں کے تعلقات توڑنے پر اُبھارا تو انہوں نے رشتہ داروں سے تعلقات منقطع کر دیئے۔[2] (مسلم، حاکم)

نیز فرمایا: سخی گنہگار اللّٰه تعالٰی کے نزدیک بخیل عابد سے اچھا ہے۔[3] (ترمذی)

---

1 ......بخاری، کتاب الزکاة، باب مثل المتصدق والبخیل، ۴۸۶/۱، الحدیث: ۱۴۴۳

2 ......مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تحریم الظلم، ص۱۳۹۴، الحدیث: ۲۵۷۸ والمستدرك للحاكم، کتاب الایمان، ۱۵۹/۱، الحدیث: ۲۶ و السنن الکبری للنسائی، کتاب التفسیر، ۴۸۶/۶، الحدیث: ۱۱۵۸۳

3 ......ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی البخیل، ۳۸۷/۳، الحدیث: ۱۹۶۸

www.dawateislami.net

نیز فرمایا: بُخل اور ایمان کسی بندے کے دل میں جمع نہیں ہوتے۔[1] (نسائی)

نیز فرمایا: دو عادتیں ایماندار میں جمع نہیں ہوتیں، بُخل اور بد خُلقی۔[2] (ترمذی)

نیز فرمایا: بخیل جنت میں نہیں جائے گا۔[3] (ترمذی)

بخیل ار بود زاہدِ بحر و بر   بہشتی نہ باشد بہ حُکمِ خبر

(حضرت سعدی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه)

بخیل اگر چہ خشکی اور تری کے ہر مقام میں عبادت کر چکا ہو حدیث کی رُو سے جنت میں نہیں جائے گا۔

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا ارشاد: جنتیوں کی صف (قطار) بنائی جائے گی پھر ان کے پاس سے ایک جہنمی آدمی گزرے گا تو کہے گا: اے فلاں کیا تو مجھے پہچانتا نہیں، میں وہی ہوں جس نے تجھے شربت پلایا تھا اور کوئی ان جہنمیوں میں سے کہے گا: میں وہی ہوں جس نے ایک مرتبہ وضو کا پانی دیا تھا، تو وہ جنتی آدمی اس کی شفاعت کر کے اسے جنت میں داخل کرا دے گا۔[4] (ابن ماجہ)

سرکارِ دوعالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: فقراء کی جان پہچان کثرت سے رکھا کرو اور ان کے اوپر احسانات کیا کرو ان کے پاس بڑی دولت ہے، ایک صحابی نے

---

1 ......نسائی، کتاب الجهاد، ص۵۰۵، الحديث: ۳۱۰۷

2 ......ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی البخيل، ۳/۳۸۷، الحديث: ۱۹۶۹

3 ......ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی البخيل، ۳/۳۸۸، الحديث: ۱۹۷۰

4 ...... ابن ماجه، کتاب الادب، باب فضل صدقة الماء، ۴/۱۹۶، الحديث: ۳۶۸۵ ملخصًا

www.dawateislami.net

عرض کی: یارسول اللّٰہ(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) وہ دولت کیا ہے؟ فرمایا: ان سے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ جس نے تمہیں کوئی ٹکڑا کھلایا ہو یا پانی پلایا ہو یا کپڑا دیا ہو اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں پہنچا دے۔[1] (طبرانی)

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: (قیامت کے دن) اللّٰہ تعالیٰ فقیر سے اس طرح معذرت کرے گا جیسے آدمی آدمی سے کیا کرتا ہے، فرمائے گا: میری عزت و جلال کی قسم! میں نے تجھ سے دنیا کو اس لیے نہیں ہٹایا تھا کہ تو میرے نزدیک حقیر تھا بلکہ اس لیے ہٹایا تھا کہ تیرے لیے آج بڑا اعزاز ہے، میرے بندے! ان جہنمی لوگوں کی صفوں میں چلا جا اور جس نے تجھے میری خاطر کھانا کھلایا ہو یا کپڑا دیا ہو وہ تیرا ہے وہ اس حالت میں جہنمی لوگوں میں جائے گا کہ یہ لوگ منہ تک پسینہ میں غرق ہوں گے وہ پہچان کر ان کو جنت میں داخل کرے گا۔[2] (ابن حبان)

ایک مرتبہ سرکار دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: لوگو! تم اپنے مال سے دوسروں کو فائدہ نہیں پہنچاتے؟ تمہیں چاہیے کہ فراخ حوصلہ بنو، کشادہ دلی سے کام لو اور جُود و کرم کے دروازے کھول دو۔

رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: حَسد دو اشخاص کے علاوہ کسی پر جائز نہیں (مناسب نہیں) ایک وہ جسے اللّٰہ تعالیٰ نے قرآن کی تلاوت عطا فرمائی اور وہ اس کی تلاوت

---

1 ......حلیة الاولیاء، ۴۲۰- ابوربیع السائح، ۸/۳۲۹، الحدیث: ۱۲۳۸۱ و کشف الخفاء، ۱/۳۱، الحدیث: ۶۸ و احیاء العلوم، کتاب الفقر والزهد، ۴/۲۴۳

2 ......احیاء العلوم، کتاب الفقر والزهد، ۴/۲۴۳

www.dawateislami.net

میں نہ دن دیکھتا ہے نہ رات، دوم وہ جسے اللہ تعالیٰ نے دولت کی کثرت عطا فرمائی اور اسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہوئے نہ دن دیکھتا ہے نہ رات۔[1] (مسلم)

واضح رہے کہ حسد دو قسم کا ہے، ایک یہ کہ دوسرے کی نعمت کا زوال چاہنا، یہ مطلقاً حرام ہے، دوم یہ کہ یہ آرزو کرنا کہ اللہ مجھے بھی یہ نعمت عطا کرے، اسے غِبْطہ (رشک) کہتے ہیں یہ مطلقاً جائز ہے، اس حدیث میں یہی مراد ہے۔

ابلیس کے دوست اور دشمن

حضرت یحیٰی بن زَکَرِیّا عَلَیْہِمَا السَّلَام نے ایک مرتبہ ابلیس کو دیکھا تو اس سے دریافت فرمایا: تو کس شخص کو سب سے زیادہ دشمن سمجھتا ہے اور کس شخص کو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے؟ ابلیس نے جواب دیا: میں زاہد بخیل کو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہوں کیونکہ وہ بڑی محنت کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتا ہے اور اس کا بخل اس کی تمام عبادت کو ضائع کر دیتا ہے اور فاسق سخی کو میں اپنا بڑا دشمن سمجھتا ہوں کہ بڑے مزے کے ساتھ عیش و آرام کی زندگی بسر کرتا ہے لیکن سخاوت سے باز نہیں آتا میں اس کے اس عمل سے ڈرتا رہتا ہوں کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کو توبہ کرنے کی توفیق نہ دے دے اور وہ بخش نہ دیا جائے۔[2] (کیمیائے سعادت)

---

1 ……مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل من یقوم بالقران ویعلمه، ص٤٠٧، الحدیث: ٨١٥

2 ……احیاء العلوم، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ٣/٣١٦

www.dawateislami.net

صدقہ بُرہان ہے

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: **اَلصَّدَقَۃُ بُرْھَانٌ.** [1] (مسلم)
صدقہ (خیرات) قطعی دلیل ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت وطاعت کی راہ میں حُبِّ مال یعنی مال ودولت کی محبت ایک بھاری پتھر ہے، مال ودولت کے کمانے اوراس کو جمع کرنے کی خاطر آدمی نماز روزہ حج اورزکوۃ جیسے بنیادی فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے اور بعض اوقات سرکش نفس اور شیطان کے بہکائے میں آکران فرائض کو ترک کربیٹھتا ہے، ماں باپ، بہن بھائی، رشتہ داروں، محلّہ والوں اور عام لوگوں کے حقوق ادا نہیں کرتا، اور فِسْق وفُجُور، بدکاریوں میں مبتلا ہوکر اپنی عاقبت بھی تباہ کرلیتا ہے۔

ایک مخلص مومن بہ طیب خاطر اپنی حلال کمائی میں سے مرغوب ترین اور بہترین چیز خَالِصَۃً لِوَجْہِ اللّٰہ جب اپنے پروردگار کی راہ میں قربان اور صدقہ (خیرات) کرتا ہے دین اسلام کی سربلندی کے لیے خرچ کرتا اورغرباء ومساکین یتیموں، بیواؤں اور دوسرے مستحق افراد کو محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر دیتا اور تقسیم کرتا ہے اور جملہ حقداروں کے حقوق ادا کرتا ہے تو وہ اپنے قلب کے حب مال سے پاک ہونے کی قطعی اور واضح دلیل پیش کرتا ہے۔

دین و دنیا ہر دو کے آید بدست ایں فضولیہا مکن اے خودپرست
(بوعلی قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ)

---

1 ......مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء ص۱٤٠، الحدیث: ۲۲۳

www.dawateislami.net

دین بھی اور دنیا بھی، یہ دونوں تجھے کیونکر حاصل ہو سکتی ہیں، اے خود پرست یہ بے ہودگیاں نہ کر۔

ہم خدا خواہی وہم دنیائے دُوں   ایں خیال ست و محال ست و جنوں

(مولانا روم رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه)

تو اللہ کا وصال بھی چاہتا ہے اور کمینی دنیا کا طلب گار بھی ہے، یہ تیرا محض خیال ہے، یہ امر محال ہے اور پاگل پن ہے۔

تین باتیں قسمیہ کہہ سکتا ہوں

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا ارشاد: تین باتیں ایسی ہیں کہ میں بہ قسم کہہ سکتا ہوں

اَوّل: یہ کہ صدقہ (خیرات کرنے) سے مال کم نہیں ہوتا۔ صدقہ دینا (خیرات کرتے رہنا) چاہیے۔

دوم: یہ کہ اگر کوئی شخص اپنا حق اللہ کے واسطے چھوڑ دے (معاف کر دے) تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث قیامت کے دن اس کی عزت بڑھا دے گا۔

سوم: یہ کہ جو شخص اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولتا ہے (لوگوں سے مانگنا شروع کر دیتا ہے) اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ (1)

زکوٰۃِ مال بدرکن کہ فضلۂ رُز را   چو باغباں ببرد بیشتر دہد انگور

(حضرت سعدی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه)

مال کی زکوۃ نکال دے کہ باغبان جب انگور کی بیل کی فضول شاخیں کاٹ دیتا ہے تو انگور کا

(1) ......مسند امام احمد، عبد الرحمن بن عوف الزهری، ۱/ ۴۱۰، الحديث: ۱۶۷۴

www.dawateislami.net

پھل زیادہ لگتا ہے۔

بدی را بدی سہل باشد جزا　　اگر مردی اَحسِن اِلٰی مَن اَسا

برائی کا بدلہ بُرائی سے دینا آسان ہے، اگر تو مرد ہے تو جو تجھ سے برائی کرے تو اس سے نیکی کر۔

ہر کہ بر خود درِ سوال کشاد　　تا بہ میرد نیاز مند بود

جس شخص نے خود پر سوال کا دروازہ کھول دیا، مرتے دم تک وہ نیازمند ہی رہے گا۔

آز بگذار و پادشاہی کن　　گردنِ بے طمع بلند بود

(شیخ سعدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ)

حرص (لالچ) چھوڑ دے اور بادشاہی کر، بے طمع شخص کی گردن اونچی رہتی ہے۔

اہل وعیال پر خرچ کرنا زیادہ اَجْر کا مُوجِب ہے

حضرت عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ قبیلہ بَنُوسُلیم کا ایک شخص رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کیا اپنے گھر والوں کی خدمت کا کچھ اجر وثواب ملتا ہے؟ فرمایا: **دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدِیْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِہٖ عَلٰی مِسْکِیْنٍ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ عَلٰی اَھْلِکَ اَعْظَمُھَا اَجْرًا الَّذِیْ اَنْفَقْتَہٗ عَلٰی اَھْلِکَ.**[1] (ایک دینار تو نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور ایک دینار تو نے مسکین کو خیرات میں دیا اور ایک دینار تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا، ان میں سب سے زیادہ اجر وثواب اس دینار کا ہے جو تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔) (مسلم)

[1] ……مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقۃ…الخ، ص۴۹۹، الحدیث: ۹۹۵

www.dawateislami.net

سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی شانِ جُود وسخاوت

جُودِ حقیقی یہ ہے کہ بغیر غرض وعوض کے ہو اور یہ صفت ہے حق سبحانہ کی جس نے بغیر کسی غرض وعوض کے تمام ظاہری و باطنی نعمتیں اور تمام حِسّی وعقلی کمالات خلائق پر افاضہ کئے ہیں۔

اللّٰہ تعالیٰ کے بعد "اَجۡوَدُ الۡاَجۡوَدِیۡن" اس کے حبیب پاک محمد رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم ہیں، آپ سے کبھی کسی چیز کا سوال نہ کیا گیا کہ اس کے مقابل آپ نے "لا" (نہیں) فرمایا ہو۔[1] (بخاری)

یعنی آپ کسی کے سوال کو رد نہ فرماتے اگر موجود ہوتا تو عطا فرماتے اور اگر پاس نہ ہوتا تو قرض لے کر دیتے یا وعدۂ عطا فرماتے۔

ایک دفعہ ایک سائل آپ کی خدمت میں حاضر ہوا حضور عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: میرے پاس کوئی چیز نہیں مگر یہ کہ تو مجھ پر قرض کرے جب ہمارے پاس کچھ آ جائے گا ہم اسے ادا کر دیں گے، حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ نے عرض کی: یارسول اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم) خدا نے آپ کو اس چیز کی تکلیف نہیں دی جو آپ کی قدرت میں نہیں فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ کی یہ بات حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کو پسند نہ آئی، انصار میں سے ایک شخص بولا: آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم) عطا کیجئے اور عرش کے مالک سے تقلیل کا خوف نہ کیجئے، یہ سن کر آپ نے تبسم فرمایا اور آپ کے روئے مبارک پر تازگی

---

1 ......فیض القدیر، تحت الحدیث: ۲۸۶۰، ۳/۱۳۴ اشارةً

وخوشحالی پائی گئی فرمایا اسی کا امر فرمایا گیا ہے۔[1]

شانِ عطائے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

عَلابن حَضرَمی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بحرین کے خراج میں ایک لاکھ درہم سرکارِ دوعالم کی خدمت میں بھیجے، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اس کو مسجد میں ڈال دو۔ جب حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نماز سے فارغ ہوئے تو اس مال کے پاس بیٹھ گئے اور تقسیم فرمانے لگے آپ کے چچا حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ آپ کے پاس آئے اور عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اس مال میں سے دیجئے کیونکہ جنگِ بدر کے دن میں نے فدیہ دے کر اپنے آپ کو اور عقیل بن ابی طالب کو آزاد کرایا تھا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: (جس قدر چاہتے ہو اپنے ہاتھ سے) لے لو، حضرتِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے دونوں ہاتھوں سے اپنے کپڑے میں (بہت سا مال) ڈال لیا، پھر اٹھانے لگے تو نہ اٹھا سکے، عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ کسی سے فرمادیں کہ اٹھا کر مجھ پر رکھ دے، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: میں کسی سے اٹھانے کو نہیں کہتا، حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: آپ خود اٹھا کر مجھ پر رکھ دیں، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: میں اسے نہیں اٹھاتا، اس پر حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس میں سے کچھ گرا دیا پھر اٹھانے لگے تو تب بھی نہ اٹھا سکے، عرض کی: یارسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) آپ کسی سے فرمادیں کہ اٹھا کر مجھ پر رکھ دے، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: میں کسی سے

---

1 ......الشمائل المحمدية للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللّٰہ، ص ۲۰۱، الحدیث: ۳۳۸

www.dawateislami.net

اٹھانے کو نہیں کہتا، حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بولے: آپ خود اٹھا کر مجھ پر رکھ دیں، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: میں اسے نہیں اٹھاتا، اس پر حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس میں سے کچھ گرا دیا پھر اسے اپنے کندھے پر اٹھالیا اور روانہ ہوئے، حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ان کی طرف دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ غائب ہو گئے اور حضور ان کی طمع پر تعجب فرماتے تھے، الغرض حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے وہ سارا مال اسی وقت لوگوں کو بانٹ کر دے دیا، چنانچہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام وہاں سے اٹھے تو ایک بھی درہم باقی نہ رہا تھا۔[1] (بخاری)

سوال سے بچنے کی ترغیب

حضرت ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سوال کیا آپ نے انہیں عطا فرمایا انہوں نے پھر مانگا تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے انہیں پھر عطا فرمایا یہاں تک کہ جو کچھ موجود تھا تقسیم ہو کر ختم ہو گیا اس کے بعد حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: جو کچھ میرے پاس موجود ہو میں اسے تم سے بچا کر نہیں رکھتا۔ جو شخص سوال سے بچنا چاہے تو اللّٰہ تعالٰی اسے بچا لیتا ہے، جو غَنا طلب کرے اللّٰہ تعالٰی اسے غنی کر دیتا ہے اور جو صبر چاہے اللّٰہ تعالٰی اسے صبر عطا فرماتا ہے اور اللّٰہ کی دی ہوئی نعمتوں میں صبر سے بہتر اور وسعت والی کوئی چیز

1 ......بخاری، کتاب الصلاۃ، ۱/۱۶۲، الحدیث: ۴۲۱، و کتاب الجزیۃ، ۲/۳۶۵، الحدیث: ۳۱۶۵ و عمدۃ القاری، کتاب الصلاۃ، ۳/۴۰۹، تحت الحدیث: ۴۲۱

www.dawateislami.net

نہیں ۔[1] (مؤطا امام محمد)

شانِ سخاوت محمدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں ایک شخص (صَفْوان بن اُمَیَّہ) نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں سوال کیا اِن دو پہاڑوں کے درمیان جتنی بکریاں ہیں یہ سب مجھے دے دیجئے، دو پہاڑوں کا درمیانی جنگل بکریوں سے بھرا ہوا تھا حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے تمام بکریاں اس کو عطا فرمادیں اس نے اپنی قوم میں جا کر کہا: اے میری قوم تم اسلام قبول کرلو اللّٰہ کی قسم! محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ایسی سخاوت کرتے ہیں کہ فقر سے نہیں ڈرتے ۔[2] (مشکوۃ)

اُمت کے غریبوں پر کرم

فقراء صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دولتمند ثواب لے گئے، وہ نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے کہ ہم رکھتے ہیں اور (اس پر مُسْتَزاد یہ کہ دولتمند لوگ) اپنے بچے ہوئے اَموال سے خیرات کرتے ہیں (جو کہ غربت کی وجہ سے ہم نہیں کرسکتے)، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

---

1 ……موطا امام مالك رواية محمد بن الحسن الشيباني، باب الاستعفاف عن المسألة و الصدقة، ص۳۱۹، الحديث: ۸۹۸

2 ……مسلم، كتاب الفضائل، ص۱۲٦٥، الحديث:۲۳۱۲ و مشكاة، كتاب احوال القيامة وبدء الخلق، باب فى اخلاقه وشمائله، ۲/۳٦٤، الحديث:۵۸۰٦

www.dawateislami.net

وَالسَّلام نے فرمایا: کیا اللہ تعالٰی نے تمہارے واسطے کوئی چیز نہیں بنائی جس سے تم صدقہ کرو، تمہارے لیے ہر مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنا صدقہ ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا صدقہ ہے، ہر تہلیل صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے، اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف صدقہ ہے، نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرْ صدقہ ہے، تم میں کوئی اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ دے تو یہ اس کے حق میں صدقہ ہے اور تمہارے لیے بیوی سے ہمبستر ہونا صدقہ ہے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہم کو اپنی شہوت پورا کرنے میں بھی ثواب (ملتا) ہے؟ فرمایا: بھلا یہ تو کہو کہ اگر شہوت کو حرام میں صرف کرتا تو گناہ ہوتا کہ نہیں؟ انہوں نے عرض کی: بے شک گناہ ہوتا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اسی طرح اگر (شہوت کو) حلال میں صرف کرے گا تو ثواب ہوگا۔[1] (مسلم)

عالم بخیل کی نسبت جاہل سخی زیادہ محبوب ہے

سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: سخی اللہ سے اور جنت سے اور لوگوں سے قریب رہتا ہے اور دوزخ سے دُور، اور بخیل اللہ سے جنت سے اور لوگوں سے دُور رہتا ہے اور جہنم سے قریب، اور جاہل سخی اللہ کے ہاں عالم بخیل کی نسبت زیادہ محبوب ہے اور تمام امراض سے سخت تر بخل کا مرض ہے۔[2] (ترمذی، دار قطنی)

1 ......مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف، ص٥٠٣، الحدیث: ١٠٠٦

2 ......ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی السخاء، ٣/٣٨٧، الحدیث: ١٩٦٨ و احیاء العلوم، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ٣/٣٠٣

www.dawateislami.net

ہر نیک کام صدقہ ہے

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: آدمی کا ہر (نیک) سلوک صدقہ (خیرات) میں داخل ہے، آدمی جو کچھ اپنی جان پر اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے وہ بھی اس کے حق میں صدقہ ہی لکھا جاتا ہے آدمی اپنی عزت بچانے کی خاطر جو خرچ کرے وہ بھی صدقہ ہے۔'' اور انسان کسی طرح کا (جائز) خرچ کرے اللہ پر اس کا اجر دینا ضروری ہے۔ [1] (بخاری، مسلم، بیہقی در شعب)

ایک درہم لاکھ درہم سے افضل

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: ایک درہم ایسا ہوتا ہے جو ایک لاکھ درہم سے افضل ہوتا ہے، صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یہ کب ہوتا ہے یارسول اللہ؟ (رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے) فرمایا: ایک شخص کے پاس دو درہم ہوں اور وہ ایک درہم اللہ کی راہ میں دے دے تو یہ ایک درہم اس لاکھ درہم سے زیادہ افضل ہے کہ جو شخص بہت مال رکھتا ہو اور اس میں سے ایک لاکھ درہم دے دے۔ [2]

---

1 ...... اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کسی بھی نیک عمل کا اجر دینا واجب نہیں، ہاں اس نے اپنے کرم سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ نیک عمل پر ثواب عطا فرمائے گا۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ۱/ ۲۵)۔ لہٰذا یہاں بھی یہی مراد ہے کہ اِس خرچ کرنے کا ثواب اُس کے ذمۂ کرم پر ہے۔ علمیه...... بخاری، کتاب الادب، باب کل معروف صدقة، ٤/ ١٠٥، الحدیث: ٦٠٢١ وشعب الایمان للبیهقی، باب فی الزهد و قصر الامل، ٧/ ٣٩٢، الحدیث ١٠٧١٣

2 ...... السنن الکبری للنسائی، کتاب الزکاة، صدقة جهد المقل، ٢/ ٣٢، الحدیث: ٢٣٠٧

www.dawateislami.net

اگر یہ پہاڑ میرے لیے سونا بن جائے

حضرت ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ فرماتے ہیں: ایک روز میں رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہمراہ تھا جب حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے کوہِ اُحد کو دیکھا تو فرمایا: اگر یہ پہاڑ میرے لیے سونا بن جائے (تو بھی) میں پسند نہیں کروں گا کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس تین راتوں سے زیادہ رہ جائے بجز اس دینار کے جسے میں ادائے قرض کے لیے رکھ چھوڑوں۔[1] (بخاری)

کمالِ سخاوت

ایک روز سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے عصر کی نماز پڑھائی اور سلام پھیرتے ہی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم گھر میں تشریف لے گئے اور پھر جلد ہی واپس تشریف لے آئے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو تعجب ہوا حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: مجھ کو نماز میں خیال آ گیا کہ صدقہ کا کچھ سونا گھر میں پڑا ہے، مجھے یہ بات اچھی نہ لگی کہ رات ہو جائے اور وہ گھر میں پڑا رہے اس لیے جا کر اسے تقسیم کر دینے کے لیے کہہ آیا ہوں۔[2]

(بخاری)

---

1 ......بخاری، کتاب الاستئذان، باب من اجاب بلبیك وسعدیك، ٤/١٧٩، الحدیث: ٦٢٦٨

2 ......بخاری، کتاب الاذان، ١/٢٩٦، الحدیث: ٨٥١، وص ٤١١، الحدیث: ١٢٢١، وص ٤٨٢، الحدیث: ١٤٣٠

www.dawateislami.net

عطائے رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہمراہ غزوہ ''ذَاتُ الرِّقاع '' میں گیا جب واپسی ہوئی تو چونکہ میرا اونٹ نہایت کمزور اور لاغر تھا اس لیے میں بار بار لشکر کے پیچھے رہ جاتا تھا، ایک مقام پر حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے مجھ سے فرمایا: اے جابر! کیا بات ہے جو تو پیچھے رہ جاتا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میرا اونٹ لاغر ہے، وہ لشکر کی سواریوں کے برابر چل نہیں سکتا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اس کو بٹھا، میں نے اونٹ کو بٹھایا تو فرمایا: کسی درخت سے ایک لکڑی توڑ کر مجھے دے دے، میں نے ایک لکڑی حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمت میں پیش کردی فرمایا: اب تو اُونٹ پر سوار ہوجا، میں سوار ہوگیا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے وہ لکڑی اونٹ کو تین چار مرتبہ ماری پھر وہ اونٹ اس قدر تیز رفتار ہوگیا کہ مجاہدین کی اچھی اچھی سانڈنیوں سے بھی آگے نکل جاتا تھا، میں اونٹ کی رفتار کو کم کرتے ہوئے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے برابر چلتا رہا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے باتیں کرتا رہا اچانک حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اے جابر! تم یہ اونٹ میرے ہاتھ فروخت کرتے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میں یہ اونٹ بِلا مُعاوضہ آپ کی نَذر کرتا ہوں، فرمایا: یوں نہیں، فروخت کرو، میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) تو پھر اس کی قیمت بھی آپ ہی بتائیں، فرمایا: ایک درہم میں لیتا ہوں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) یہ

www.dawateislami.net

تو بہت تھوڑی قیمت ہے، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اچھا دو درہم لے لو، میں نے عرض کی: یہ بھی کم ہے یہاں تک کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بڑھاتے بڑھاتے ایک اوقیہ تک پہنچے، میں نے عرض کی: یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس قیمت پر آپ راضی ہیں؟ فرمایا: ہاں میں راضی ہوں، میں نے عرض کی: تو بس یہ اونٹ آپ کا ہو چکا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: یہ اونٹ میں نے خرید لیا، جب ہم مدینہ پہنچ گئے تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنے مکان پر تشریف لے گئے اور میں اپنے گھر آ گیا، اگلی صبح میں وہ اونٹ لے کر گھر سے روانہ ہوا اونٹ کو مسجد نبوی کے دروازے پر باندھ کر میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں آیا اور بیٹھ گیا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام جب مسجد سے باہر تشریف لائے تو دریافت فرمایا: یہ اونٹ کیسا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یہ اونٹ جابر لے کر آیا ہے، فرمایا: جابر کہاں ہے؟ جب میں حاضر ہوا تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اے میرے بھائی کے بیٹے اونٹ کو لے جاؤ یہ تیرا ہی ہے اور پھر حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے فرمایا: جابر کو لیجا کر اسے ایک اوقیہ دے دو، حضرت بلال نے مجھے ایک اوقیہ سے بھی کچھ زیادہ دے دیا، اس دن سے میرے مال میں اسقدر برکت ہوئی کہ میں بہت بڑا مالدار بن گیا۔[1] (سیرتِ ابن ہشام)

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی چادر میرا کفن بنے

حضرت سہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت ایک چادر لے کر آئی،

1 ......سیرت ابن هشام، غزوة ذات الرقاع فی سنة اربع، ص ٣٨٤

www.dawateislami.net

اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میں نے یہ چادر اپنے ہاتھ سے بُنی ہے، میں آپ کے پہننے کے لیے لائی ہوں، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو ضرورت تھی اس لیے آپ نے وہ چادر لے لی، پھر حضور وہی چادر بطورِ تہبند باندھے ہمارے پاس تشریف لائے، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے ایک نے عرض کی: یارسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کیا ہی اچھی چادر ہے یہ مجھے پہنا دیجئے۔

حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: ہاں، کچھ دیر بعد حضور مجلس سے تشریف لے گئے پھر واپس آئے اور وہ چادر لپیٹ کر اُس صحابی کو عنایت فرمادی، حاضرین نے اس شخص سے کہا: تو نے اچھا نہ کیا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اس چادر کا سوال کیا حالانکہ تجھے معلوم ہے کہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کسی سائل کا سوال رد نہیں فرماتے وہ بولا: اللہ کی قسم! میں نے صرف اس لیے سوال کیا کہ جس دن میں مرجاؤں یہی چادر میرا کفن بنے (اور حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی برکت سے عذابِ قبر سے محفوظ رہ سکوں اور اللہ کی رحمت سے حصہ پاؤں)۔ حضرت سہل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ (واقعی) وہ چادر اس کا کفن ہی بنی۔[1] (بخاری)

دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانیٔ دل وجاں نہیں

کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک "نہیں" کہ وہ ہاں نہیں

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: آدمی ہمیشہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میرا مال میرا

1 ......بخاری، کتاب الجنائز، ۱/۴۳۱، الحدیث: ۱۲۷۷ و کتاب البیوع، باب ذکر النساج، ۲/۱۷، الحدیث: ۲۰۹۳

www.dawateislami.net

مال، مگر غور کر کہ تیرے لیے اسکے سوا کیا ہے کہ تو کھائے اور نیست و نابود کر دے، پہنے اور اِسے ردی کر ڈالے، صدقہ دے (خیرات کر) تاکہ ہمیشہ کیلئے قائم رہے۔[1] (مسلم)

حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ اور مشرک تاجر

ایک مرتبہ حضرت عبد اللّٰہ ہَوازَنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ سے پوچھا: رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خزانہ کی کیا کیفیت تھی؟ حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے فرمایا: میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بعثت سے وفات تک ان کے خزانہ کا انچارج رہا ہوں، آپ کے مالی امور میری تحویل میں تھے، جب کوئی حاجت مند آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا آپ مجھ سے موجودات کے متعلق دریافت فرماتے، جو کچھ موجود ہوتا میں عرض کر دیتا، پھر حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فرماتے: اس سائل کو اس قدر دے دو، اور میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حکم کی تعمیل کر دیتا اگر کچھ موجود نہ ہوتا اور کوئی ننگا بھوکا مسلمان آپ کے پاس آجاتا تو بھی حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فرماتے: اسے اتنی رقم یا راشن یا کپڑا دیا جائے تو میں کسی سے قرض لے کر اس کی تعمیل کر دیتا تھا۔

ایک روز ایک مشرک تاجر نے مجھ سے کہا: اے بلال! میرے پاس گنجائش ہے تم میرے سوا کسی دوسرے سے قرض نہ لیا کرو، اس کے بعد میں اسی سے قرض لیا کرتا، ایک دن میں وضو کر کے اذان دینے لگا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی تاجر کچھ دوسرے مشرک تاجروں

[1] ......مسلم، کتاب الزھد والرقائق، ص ۱۵۸۲، الحدیث: ۲۹۵۸، ۲۹۵۹

www.dawateislami.net

کے ہمراہ آ رہا ہے وہ مجھے دیکھ کر بولا: او حبشی!، میں نے کہا: میں حاضر ہوں، اس نے ترش روئی کے ساتھ میری نسبت کچھ سخت الفاظ کہے اور بولا: کچھ معلوم ہے وعدے میں کتنے دن باقی ہیں؟ میں نے کہا: ہاں! وعدے کا دن قریب آ رہا ہے، وہ بولا: صرف چار دن باقی ہیں، اگر اس مدت میں تو نے قرض ادا نہ کیا تو تجھ کو غلام بنا کر بکریاں چَرواؤں گا جیسے کہ تُو پہلے چَرایا کرتا تھا۔

یہ سن کر میں مُتَفَکِّر ہوا، جب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نمازِ عشاء کے بعد حجرۂ مبارک میں تشریف لے گئے میں وہیں حاضرِ خدمت ہوا عرض کی: یارسول اللّٰہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میرے ماں باپ آپ پر قربان! جس مُشرک تاجر سے میں قرض لیا کرتا تھا اس نے مجھ سے اس طرح کہا ہے، جبکہ آپ کے پاس یا میرے پاس اس وقت ادائیگی قرض کے لیے کچھ موجود نہیں، وہ مجھ کو رسوا کرے گا، آپ اجازت دیں تو میں بھاگ کر کسی مسلمان قبیلے میں جا رہوں جب اللّٰہ تعالیٰ کچھ سامان کر دے گا تو واپس آ جاؤں گا، میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے رخصت ہو کر اپنے گھر آیا تلوار ڈھال تھیلا اور جوتا اپنے سرہانے رکھ لیا، صبح کاذب کے وقت میں چلنے ہی لگا تھا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی دوڑا چلا آتا ہے اس نے میرے پاس پہنچ کر کہا: رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تجھ کو یاد فرما رہے ہیں، میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ چار اونٹ لدے ہوئے بیٹھے ہیں، میں اجازت لے کر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: مبارک ہو اللّٰہ تعالیٰ نے قرض ادا کرنے کا سامان کر دیا تم نے چار اونٹ بیٹھے دیکھے ہوں گے، میں نے عرض کی: ہاں! یارسول اللّٰہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

www.dawateislami.net

وَالسَّلام نے فرمایا: یہ اونٹ حاکم فدک نے بھیجے ہیں غلہ، کپڑے اور جو بھی سامان آیا ہے سب تیری تحویل میں ہے سب چیزیں بیچ کر قرض ادا کردو، میں نے حکم کی تعمیل کردی اور پھر مسجد میں آیا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ادائیگی قرض کا حال پوچھا تو میں نے عرض کی: یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سب قرضہ ادا ہوگیا کچھ باقی نہیں رہا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: کچھ سامان بچ بھی رہا؟ میں نے عرض کی: ہاں یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کچھ بچ بھی گیا ہے، فرمایا: مجھے اس سے سَبُکْدوش کرو، جب تک یہ ٹھکانے نہیں لگے گا میں گھر نہیں جاؤں گا۔

نمازِ عشاء کے بعد مجھے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بلایا باقی ماندہ سامان کے متعلق دریافت فرمایا میں نے عرض کی وہ میرے پاس ہے کوئی سائل ہی نہیں ملا حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ساری رات مسجد میں گزاردی گھر نہ گئے اور دوسرے دن بعد نمازِ عشاء حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے پھر مجھے بلایا میں نے عرض کی: یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللّٰہ نے آپ کو سَبُکْدوش کردیا یہ سن کر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تکبیر کہی اور اللّٰہ کا شکر ادا کیا کیونکہ آپ کو ڈر تھا کہ موت آجائے اور وہ سامان میرے پاس موجود ہو، اسکے بعد حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے دولت خانہ میں تشریف لے گئے۔ [1] (ابوداوٗد)

صدقہ دو (خیرات کرو)

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: صدقہ دو، ایک شخص

1 ……ابو داود، کتاب الخراج والفیء والامارۃ، باب فی الامام یقبل ھدایا المشرکین، ۳/ ۲۳۰، الحدیث: ۳۰۵۵

www.dawateislami.net

نے عرض کی: یارسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میرے پاس ایک دینار ہے، فرمایا: اس کو اپنی جان پر خرچ کر، اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور ہے، فرمایا: اس کو اپنی بیوی پر خرچ کر، وہ بولا: میرے پاس ایک اور ہے، فرمایا: اس کو اپنی اولاد پر خرچ کر، اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور ہے، فرمایا: اس کو اپنے خادم پر خرچ کر، اس نے کہا: میرے پاس ایک اور ہے، فرمایا: اس کی نگاہ تجھے زیادہ ہے یعنی جہاں اچھا موقع دیکھو وہاں خرچ کرو۔ [1] (ابوداؤد، نسائی)

سرکاردوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: جس بستی میں کسی شخص نے اس حال میں صبح کی کہ وہ رات بھر بھوکا رہا اس بستی سے اللہ کی حفاظت ونگرانی کا وعدہ ختم۔ [2] (مسند امام احمد)

سرکاردوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: مال میں زکوۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔ [3] (ترمذی)

مجھے یہ بھی گوارا نہیں

ایک دن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اُحد (پہاڑ) کی طرف تشریف لے چلے،

---

1 ...... ابوداود، کتاب الزکاۃ، باب فی صلۃ الرحم، ۲/۱۸۴، الحدیث: ۱۶۹۱ و نسائی، کتاب الزکاۃ، ص۴۱۶، الحدیث: ۲۵۳۲

2 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، ۲/۲۷۰، الحدیث: ۴۸۸۰

3 ...... ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء ان فی المال حقا سوی الزکاۃ، ۲/۱۴۳، الحدیث: ۶۵۹

حضرت ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے ہمراہ تھا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: لبیك یارسول اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)، فرمایا: آج جو لوگ زیادہ (مال و دولت) رکھتے ہیں کل قیامت کے دن وہی مفلس ہوں گے بجز ان کے جو ایسا کریں، آپ نے اپنے ہاتھ دائیں بائیں اور سامنے پیچھے چلاتے ہوئے کہا اور ایسے لوگ کم ہی ہوں گے، اور پھر فرمایا: ابوذر، میں نے عرض کی: لبیك یارسول اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میرے ماں باپ آپ پر قربان، فرمایا: مجھے یہ بھی گوارا نہیں کہ میرے پاس اُحد جتنی دولت ہو اور میں اسے راہِ خدا میں خرچ بھی کرتا رہوں لیکن مروں تو اس میں سے دو قیراط (بلا خرچ کیے ہی) چھوڑ جاؤں، میں نے عرض کی: یارسول اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کیا آپ کی مراد دو قنطار سے ہے؟ فرمایا: نہیں دو قیراط، پھر فرمایا: ابوذر! تم زیادہ کی طرف جاتے ہو اور میں کم کی طرف۔ [1]

(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی)

ایثار و سخاوتِ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اسلام لائے تو اس وقت تجارتی نفع کی آمدنی

---

1 ......بخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی: ما احب ان لی مثل احد ذھبا، ۴/۲۳۱، الحدیث: ۶۴۴۴ مختصرًا ومسلم، کتاب الزکاۃ، باب تغلیظ عقوبة من لا یؤدی الزکاۃ، ص۴۹۵، الحدیث: ۹۹۰، مختصرًا و احیاء العلوم، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ۳/۳۲۷

www.dawateislami.net

سے آپ کے پاس چالیس ہزار درہم جمع تھے، اس میں سے وہ مسلمان فقراء ومساکین کی امداد اور غلام خرید کر آزاد کردینے میں رقم خرچ کرتے رہے، جب حضور عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلام کے ہمراہ ہجرت کی تو اس وقت صرف پانچ ہزار درہم آپ کے پاس باقی بچے تھے جو آپ نے اسلام پر قربان کردیئے۔[1]

ایثار وسخاوت علی مرتضیٰ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه

ایک مرتبہ حضرت علی مرتضیٰ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه کے گھر میں کڑاکے کا فاقہ گزرا، آپ نے ایک یہودی سے کچھ اُون لیا تاکہ حضرت فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اسے بُنیں، جب بُن چکیں تو اس کی مزدوری میں تین صاع گیہوں ملے، پہلے دن ایک صاع گیہوں لے کر سیّدہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا نے پیسا اور روٹیاں پکائیں، جب آپ حضرت علی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه اور بچوں سمیت کھانے بیٹھیں تو ایک مسکین نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا: اے اہلِ بیت نبوت! میں مسکین ہوں اللہ کے نام پر مجھے کچھ کھلاؤ، چنانچہ وہ چند روٹیاں جو پکی تھیں اُسے دے دی گئیں۔

دوسرے دن پھر حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا نے ایک صاع گیہوں پیسے اور روٹیاں پکائیں جب سب کھانے بیٹھے تو پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا: اے اہلِ بیت نبوت! میں ایک یتیم ہوں خدا کے نام پر مجھے کچھ کھلاؤ، ساری روٹیاں اسے دے دی گئیں۔

تیسرے دن پھر وہی ماجرا گزرا، حضرت سیدہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا گیہوں پیس کر روٹیاں

1 ……تاریخ مدینه دمشق لابن عساکر، ۳۰/۶۸ و موارد الظمآن لدروس الزمان، ۳/ ۷۰

www.dawateislami.net

پکا چکیں تو کسی نے دروازہ پر صدا دی: اے اہل بیت نبوت! میں اسیر ہوں بھوکا ہوں خدا کے لیے مجھے کچھ کھلاؤ اور ساری روٹیاں اسے دے دی گئیں۔

سب نے پانی پی پی کر رات گزاری لیکن حضرت حسن اور حضرت حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بھوک کی شدت سے نڈھال ہونے لگے، حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ رسالت مآب حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمت میں پہنچے اور سارا ماجرا عرض کیا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ازواجِ مطہرات سے دریافت فرمایا تو سب کے ہاں یہی جواب ملا کہ برکت ہے، اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تشریف لائے، وہ بھی بھوک سے بے حال ہو رہے تھے کسی نے کہا: یارسول اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) مقداد بن اَسْوَد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پاس کھجوریں ہیں اس کے پاس آدمی بھیجا گیا لیکن وہاں بھی نہ ملیں پھر حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے فرمایا: یہ ٹوکری لو اور اس کھجور کے درخت کے پاس جاؤ اور اس سے کہو: محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) نے کہا ہے اپنی کھجوروں سے ہمیں شکم سیر کر دے، اللّٰہ کے حکم سے کھجوریں گرنے لگیں، سب لوگوں نے خوب شکم سیر ہو کر کھائیں، باقی حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی خدمت میں بھیج دی گئیں کہ وہ خود کھائیں، اور بچوں کو کھلائیں، اس واقعہ پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ۝۸ (1)

(نزھۃ المجالس)

---

(1) ……ترجمۂ کنز الایمان: اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر (قیدی) کو۔

(پ۲۹، الدھر:۸)…… نزھۃ المجالس، باب الکرم والفتوۃ وردالسلام، ۱/۲۸۲

www.dawateislami.net

ایثار و اُخوت کا بے مثال مظاہرہ

جب سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مدینہ منورہ میں ہجرت فرما ہوئے اور مدینہ پاک میں مکہ سے مہاجرین آ گئے تو بے روزگار ہونے کی وجہ سے ان کی گزران تنگی سے ہونے لگی، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے مہاجرین کی آباد کاری کے سلسلہ میں یہ اقدام فرمایا کہ مدینہ کے مسلمانوں (انصار) سے ان مہاجرین کا بھائی چارا کرا دیا، یعنی ہر انصاری کو ایک ایک مہاجر سپرد کیا کہ بحیثیت بھائی کے اپنے مکان میں رکھے اور اس کے لیے خورد و نوش کا انتظام کرے، اسے ''مُواخات'' کہتے ہیں، انصار نے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے حکم کی تعمیل اور اُخُوَّت اسلامی کے جذبہ میں بھائی چارے کی وہ مثال قائم کر دکھائی جس کی نظیر تاریخ عالم میں ملنی مُحال ہے۔

ہر انصاری نے اپنے مکان، جائیداد، زمین اور مال و متاع میں اپنے مہاجر بھائی کو برابر کا شریک کر لیا اور آدھا حصہ بانٹ کر دے دیا لیکن مہاجرین نے بھی نہایت خودداری کا ثبوت دیا اور شکریہ کے ساتھ انصار بھائیوں کی جائیدادوں پر قبضہ کر لینے کے بجائے سب کچھ واپس کر دیا اور خود محنت مزدوری کر کے گزر اوقات کرنے لگے۔ چنانچہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے (مُواخات کے تحت) حضرت عبد الرحمٰن بن عَوف (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) مہاجر کو حضرت سَعْد بن رَبِیع انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بھائی بنا دیا تو حضرت سعد (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) نے حضرت عبد الرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے کہا: انصار میں میں سب سے زیادہ مال دار ہوں میں اپنا مال بانٹ کر نصف آپ کو دیتا ہوں میری دو

www.dawateislami.net

بیویاں ہیں ان میں سے ایک کو جو آپ پسند کریں میں طلاق دیتا ہوں عدت گزرنے پر آپ اس سے نکاح کر لیجئے، حضرت عبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا: آپ کے اہل اور آپ کا مال آپ کو مبارک ہو، کیا یہاں کوئی بازارِ تجارت (منڈی) ہے؟ حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا: ہاں ہے اور انہیں "بَنُو قَیْنُقَاع" کے بازار کا پتا بتایا، حضرت عبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ صبح منڈی گئے، شام کو منافع کا پنیر اور مکھن ساتھ لائے، اسی طرح روزانہ منڈی میں جاتے اور تجارت کرتے رہے، تھوڑے ہی عرصے میں وہ مالدار بن گئے اور انہوں نے شادی بھی کر لی۔

ایک دن عبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کے بدن پر خوشبو لگی تھی، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ عرض کی: یارسول اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے پوچھا: مہر کتنا دیا؟ عرض کی: پانچ درہم بھر سونا، فرمایا: ولیمہ دو خواہ ایک بکری ہو۔[1] (بخاری)

ایثار کی بے نظیر مثال

نمازِ مغرب کے بعد رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں کچھ دوسرے صحابی بھی ذکر و اذکار اور تلاوتِ قرآن مجید میں مصروف ہیں کہ ایک شخص

1 ......بخاری، کتاب البیوع، باب ما جاء فی قول اللہ تعالی: فاذا قضیت الصلاۃ...الخ، ٢/ ٤، الحدیث: ٢٠٤٨

www.dawateislami.net

حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں مفلس اور مصیبت زدہ ہوں، وہ مزید کچھ عرض کرنا چاہتا تھا مگر شدتِ جذبات سے کچھ کہہ نہ سکا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام چند لمحے اس کے سراپا کا جائزہ لیتے رہے آپ نے دیکھا کہ ایک شخص پَراگندہ مُو، خستہ حال چہرے پر زندگی کی سختیوں کے نُقوش آپ کے فضل وکرم کا امیدوار کھڑا ہے، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ایک شخص کو فرمایا: جاؤ ہمارے گھر سے اس مہمان کے لیے کھانا لے آؤ، وہ خالی ہاتھ واپس آ گیا اور اُمّ المؤمنین کا پیغام سنا دیا: یارسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا میرے پاس سوا پانی کے اور کچھ موجود نہیں، سائل یہ سن کر دم بخود رہ گیا کہ میں جس عظیم الشان رسولِ خدا کے پاس اپنی تنگ دستی کا رونا رونے آیا ہوں خود ان کے گھر کا یہ حال ہے۔

حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے دوسری زوجہ مطہرہ کے ہاں سے کھانا لانے کا حکم فرمایا وہاں سے بھی یہی جواب ملا: میرے ہاں سوا پانی کے اور کچھ موجود نہیں، اسی طرح حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام باری باری سب ازواج کے ہاں سے کھانا طلب فرماتے رہے مگر سب کے ہاں سے یہی جواب ملا کہ: یارسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے سوا پانی کے اور کچھ موجود نہیں، تو سائل نے تعجب اور حیرانی سے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو دیکھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے حاضرین سے فرمایا:

www.dawateislami.net

آج کون اس مہمان کی میزبانی کرتا ہے؟ حضرت ابوطلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) آج میں اس کی میزبانی کے لیے حاضر ہوں۔

ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ اس مہمان کو اپنے ساتھ اپنے گھر لائے اسے بٹھایا اور اپنی بیوی اُمِّ سُلَیْم سے فرمایا: میرے ساتھ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ایک مہمان ہے کچھ کھانے کو ہے تو لاؤ، اس نے کہا: تھوڑا سا طعام ہے جو صرف بچوں کے لیے کافی ہوگا، فرمایا: بچوں کو بہلا کر بھوکا ہی سلا دو، جب بچے سو گئے تو دسترخوان پر کھانا رکھ دیا گیا مہمان کے ساتھ میاں بیوی بھی بیٹھ گئے، رَمْز شناس بیوی نے بتی درست کرنے کے بہانے چراغ گُل کر دیا، مہمان سے کہا گیا کہ کھانا کھایئے، مہمان کھانا کھاتا رہا اور یہ دونوں اندھیرے میں اس طرح ہاتھ اور منہ چلاتے رہے گویا یہ بھی کھا رہے ہیں، مہمان نے کھانا کھا لیا اور گھر والے سب فاقہ سے سو رہے، صبح ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ابوطلحہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ) تم نے ہمارے مہمان کے ساتھ جو نیک سلوک کیا اللہ تعالیٰ اس سے بہت خوش ہو گیا اور حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ[1] (اور وہ دوسروں کی ضروریات کو اپنے آپ پر مقدم رکھتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو)[2] (بخاری)

---

1 ...... ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو۔

(پ٢٨، الحشر: ٩)

2 ......بخاری، کتاب التفسیر، باب: ویؤثرون علی انفسهم، ٣٤٨/٣، الحدیث: ٤٨٨٩ و الدر المنثور، ١٠٦/٨

www.dawateislami.net

خیرات کرنے والوں پر طعنہ زنی کرنے والے منافق

جب آیت صدقہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام عَلَیۡهِمُ الرِّضۡوَان رسول اللّٰہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی خدمت میں صدقہ لانے لگے جب کوئی صحابی زیادہ مال لاتا تو منافق کہتے: دیکھو تو سہی یہ شخص دکھلانے کے لیے کتنا مال لے آیا ہے، اور جب کوئی غریب صحابی تھوڑا مال لے کر آتا تو کہتے: بھلا اس کو صدقہ دینے کی کیا ضرورت تھی یہ جو تھوڑا سا مال لے آیا ہے اللّٰہ کو اس کی کیا پرواہے۔

چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡه چار ہزار درہم لائے اور عرض کی: یارسول اللّٰہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) میرا کل مال آٹھ ہزار درہم تھا چار ہزار تو یہ راہِ خدا میں حاضر ہیں اور چار ہزار میں نے اپنے اہل وعیال کے لیے رکھ لیے ہیں۔

حضور عَلَیۡهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: جو تم نے دیا اللّٰہ اس میں بھی برکت فرمائے اور جو روک لیا اس میں بھی برکت فرمائے۔

حضرت ابوعقیل انصاری رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡه ایک صاع کھجوریں لے کر حاضر ہوئے عرض کی: یارسول اللّٰہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) میں نے آج رات پانی کھینچنے کی مزدوری کی، اس کی اجرت دو صاع کھجوریں ملیں ایک صاع تو میں اپنے گھر والوں کے لیے چھوڑ آیا اور ایک صاع راہِ خدا میں حاضر ہے، حضور عَلَیۡهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے خوش ہو کر اس کی قدر ومنزلت دکھانے کے لیے فرمایا: ان کھجوروں کو جمع شدہ مال ومتاع کے ڈھیر کے اوپر ڈال دو۔

www.dawateislami.net

منافقین نے ان پر طعن کی، اللہ تعالیٰ نے منافقین کی مذمت میں یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی:

اَلَّذِیۡنَ یَلۡمِزُوۡنَ الۡمُطَّوِّعِیۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ فِی الصَّدَقٰتِ وَالَّذِیۡنَ لَا یَجِدُوۡنَ اِلَّا جُہۡدَہُمۡ فَیَسۡخَرُوۡنَ مِنۡہُمۡ ؕ سَخِرَ اللّٰہُ مِنۡہُمۡ ۫ وَلَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۷۹﴾ (1)

پارہ ۱۰، رکوع ۱٦

ترجمہ: وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے تو ان سے ہنستے ہیں (اور صدقہ کی قلت پر عار دلاتے ہیں) اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اِن آیات کے نازل ہونے سے جب منافقین کا نفاق کھل گیا اور مسلمانوں پر ظاہر ہو گیا تو منافقین سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت کرنے لگے اور کہنے لگے کہ: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم آپ ہمارے لیے بخشش کی دعا فرمائیں، اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

اِسۡتَغۡفِرۡ لَہُمۡ اَوۡ لَا تَسۡتَغۡفِرۡ لَہُمۡ ؕ اِنۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَہُمۡ سَبۡعِیۡنَ مَرَّۃً فَلَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰہُ لَہُمۡ ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ کَفَرُوۡا بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ

---

1 ......ترجمہ کنز الایمان : وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے تو ان سے ہنستے ہیں اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (پ ۱۰، التوبۃ: ۷۹)

www.dawateislami.net

الْفٰسِقِيْنَ ﴿٨٠﴾ؑ [1] (پارہ ۱۰، رکوع ۱۶)

ترجمہ: تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز نہیں بخشے گا یہ اس لئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہوئے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔ [2]

(خزائن العرفان)

ایثار کا بے نظیر مظاہرہ

یہودِ بنی نضیر کو ان کی سازشوں اور شرارتوں کی بناء پر جب ۴ھ ہجری میں سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جلاوطن کر دیا تو ان کے اموال (اراضی اور نخلستان) حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قبضے میں آ گئے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے تمام انصار کو بلا کر فرمایا: اگر تم چاہو تو میں بنی نضیر کی اراضی اور نخلستان تم میں اور مہاجرین میں تقسیم کر دوں اس صورت میں مہاجرین تمہارے گھروں میں بدستور رہیں گے اور تمہارے اموال میں بھی حصہ دار رہیں گے اور اگر چاہو تو یہ اموال مہاجرین کو بانٹ دوں اس صورت میں مہاجرین تمہارے گھروں سے اور اموال سے بے دخل ہو جائیں گے۔ حضرت سعد بن عبادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) یہ تمام جائیداد آپ مہاجرین کو بانٹ دیں اس صورت میں

---

1 …… ترجمۂ کنزالایمان: تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا یہ اس لئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہوئے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔ (پ ۱۰، التوبة: ۸۰)

2 ……خزائن العرفان، پ ۱۰، التوبة، تحت الآیة: ۷۹تا ۸۰

www.dawateislami.net

بھی مہاجرین ہمارے گھروں میں بدستور رہیں گے اور ہماری جائیداد میں بھی شریک رہیں گے یہ سن کر تمام انصار بول پڑے: یارسول اللّٰہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم) ہم اس پر راضی ہیں، حضور عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: یااللّٰہ! تو انصار اور اَبنائے انصار پر رحم فرما، آپ نے بنونضیر کی اراضی اور نخلستان مہاجرین کو بانٹ دیئے۔[1]

(زرقانی علی المواہب، فتوح البلدان بلاذری)

۷ ہجری میں جب خیبر فتح ہوا مالِ غنیمت میں مہاجرین کو اس قدر مال و مَتاع حاصل ہوگیا کہ انہیں انصار کے اموال (اراضی اور نخلستان) کی حاجت باقی نہ رہی انہوں نے انصار کے اموال جن سے مستفید ہو رہے تھے سب کے سب انصار کو واپس کر دیئے۔[2]

(مسلم)

مَال کا وبال

ثَعْلَبہ بن حاطب نے سرکار دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم) آپ دعا فرمائیں کہ اللّٰہ مجھے مالدار بنادے میں وعدہ کرتا ہوں کہ اللّٰہ نے مجھے بہت سا مال دے دیا تو میں زکوۃ ادا کرنے کے علاوہ غربا و مساکین اور یتیموں بیواؤں کی خیرات وصدقات کے ذریعے مالی امداد کروں گا اور راہِ خدا میں کثرت سے مال خرچ کرتا رہوں گا، حضور عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اے

---

1 ......شرح الزرقانی علی المواھب، حدیث بنی النضیر، ۲/۵۲۰ وفتوح البلدان، اموال بنی قریظة، ۱/۳۰

2 ......مسلم، کتاب الجھادوالسیر، باب رد المھاجرین الی الانصار، ص۹۷۴، الحدیث: ۱۷۷۱

www.dawateislami.net

ثَعلَبہ! تھوڑا مال جس کا تُو شکر ادا کرے بہتر ہے اُس سے جس کا شکر ادا نہ کر سکے، چند یوم بعد ثَعلَبہ نے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمت میں دوبارہ یہی درخواست کی اور کہا: اسی کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا کہ اگر وہ مجھے مال دے گا تو میں ہر حق والے کا حق ادا کروں گا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے دعا فرمائی: یا اللہ! ثَعلَبہ کے مال میں برکت دے، ثَعلَبہ کی تھوڑی سی بکریوں میں اللہ تعالیٰ نے برکت دی اس کی بکریوں میں اضافہ ہونے لگا یہاں تک کہ مدینہ میں اس کی گنجائش نہ ہوئی، ثَعلَبہ بکریوں کو لے کر جنگل میں چلا گیا بکریوں کی دیکھ بھال کی وجہ سے نمازِ پنجگانہ اور نمازِ جمعہ سے بھی غیر حاضر رہنے لگا، ایک مرتبہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پوچھا: ثَعلَبہ کا کیا حال ہے؟ عرض کی گئی: یارسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) اس کا مال بہت کثیر ہو گیا ہے اب تو جنگل میں بھی اس کے مال کی گنجائش نہ رہی، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: ثَعلَبہ پر افسوس، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے زکوۃ کی وصولی کے لیے جو عامل مقرر کیے تھے وہ زکوۃ وصول کرتے ہوئے ثَعلَبہ کے پاس بھی پہنچے انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حکم سے زکوۃ وصول کرنے آئے ہیں، ثَعلَبہ کو زکوۃ دینے میں گرانی محسوس ہوئی بولا: یہ تو ٹیکس ہو گیا تم ابھی واپس جاؤ تا کہ میں سوچ لوں، زکوۃ وصول کرنے والے عامل جب حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے کچھ کہنے سے پہلے ہی حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: ثَعلَبہ پر افسوس، ثَعلَبہ پر افسوس، اس پر یہ آیات مبارکہ نازل ہوئیں:

www.dawateislami.net

وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنۡ اٰتٰىنَا مِنۡ فَضۡلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَ لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّاۤ
اٰتٰىهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ بَخِلُوۡا بِهٖ وَ تَوَلَّوۡا وَّ هُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۷۶﴾ فَاَعۡقَبَهُمۡ نِفَاقًا فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ
اِلٰى يَوۡمِ يَلۡقَوۡنَهٗ بِمَاۤ اَخۡلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوۡهُ وَ بِمَا كَانُوۡا يَكۡذِبُوۡنَ ﴿۷۷﴾ اَلَمۡ يَعۡلَمُوۡۤا
اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ سِرَّهُمۡ وَ نَجۡوٰٮهُمۡ وَ اَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ ﴿۷۸﴾[1]

پارہ ۱۰، رکوع ۱۶

حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمت میں ثَعْلَبَہ کا ایک رشتہ دار حاضر تھا اس نے ثَعْلَبَہ کے پاس جا کر کہا: تیری ماں مرے، اللّٰہ نے تیرے بارے میں یہ آیات نازل کی ہیں، یہ سُن کر ثَعْلَبَہ زکوۃ کا مال لے کر سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اس کی زکوۃ کا مال لینے سے انکار کر دیا، فرمایا: اللّٰہ تعالٰی نے مجھے اس کے قبول فرمانے کی ممانعت فرما دی، ثَعْلَبَہ اپنے سر پر خاک ڈال کر واپس ہوا، پھر صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے زمانۂ خلافت میں ثَعْلَبَہ زکوۃ کا مال لے کر حاضر ہوا، صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: جب کہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے تیری زکوۃ کے مال کو رد فرما دیا تھا میں کیونکر قبول کر سکتا ہوں، ثَعْلَبَہ ناکام واپس گیا، پھر فاروق اعظم رَضِیَ

---

1 ...... ترجمہ کنز الایمان: اور ان میں کوئی وہ ہیں جنہوں نے اللّٰہ سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ہم ضرور بھلے آدمی ہو جائیں گے تو جب اللّٰہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اس میں بخل کرنے لگے اور منہ پھیر کر پلٹ گئے تو اس کے پیچھے اللّٰہ نے ان کے دلوں میں نفاق رکھ دیا اُس دن تک کہ اس سے ملیں گے بدلہ اس کا کہ انہوں نے اللّٰہ سے وعدہ جھوٹا کیا اور بدلہ اس کا کہ جھوٹ بولتے تھے کیا انہیں خبر نہیں کہ اللّٰہ ان کے دل کی چھپی اور ان کی سرگوشی کو جانتا ہے اور یہ کہ اللّٰہ سب غیبوں کا بہت جاننے والا ہے۔ (پ ۱۰، التوبۃ: ۷۵-۷۸)

www.dawateislami.net

اللّٰہُ عَنْہ کے زمانۂ خلافت میں ثَعلَبہ زکوۃ کا مال لے کر حاضر ہوا، فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: تم اس کو واپس لے جاؤ جس چیز کو رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور اس کے خلیفۂ برحق صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے رد فرما دیا، عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) کی مجال نہیں کہ اسے قبول کر لے، ثَعلَبہ ناکام و نامراد واپس گیا یہاں تک کہ حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے زمانۂ خلافت میں ہلاک ہو گیا۔ [1] (تفسیر خازن، تفسیر مدارک، خزائن العرفان)

اَبُوالدَّحْدَاح کو جنت کی بشارت

جب آیت مبارکہ: مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا [2] نازل ہوئی سنتے ہی حضرت اَبُوالدَّحْدَاح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ خوشی کے ساتھ جھومتے ہوئے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کی: یارسول اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کیا اللّٰہ تعالیٰ ہم سے قرض لینا چاہتا ہے؟ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: ہاں! اے اَبُوالدَّحْدَاح، اَبُوالدَّحْدَاح نے عرض کی: یارسول اللّٰہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میرے دو باغ ہیں ان کے علاوہ میری ملکیت میں کچھ نہیں، میں اپنے دونوں باغ اللّٰہ تعالیٰ کیلئے قرض دیتا ہوں، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: تو ایک باغ اللّٰہ کیلئے دے دے اور ایک باغ اہل وعیال کے گزارہ کے لیے اپنے پاس رہنے دے، عرض کی:

---

1 ......تفسیر الخازن، ۲/۲۶۳ و تفسیر مدارک، ص۴۴۶ و خزائن العرفان، پ ۱۰، التوبة، تحت الآية:۷۵

2 ......ترجمۂ کنز الایمان: ہے کوئی جو اللّٰہ کو قرض حسن دے۔ (پ ۲، البقرة:۲۴۵)

www.dawateislami.net

یارسول اللہ(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) ایک باغ بڑا اور عمدہ ہے اس میں چھ سو درخت کھجور کے ہیں دوسرا باغ چھوٹا اور کمتر ہے آپ گواہ ہوجائیں کہ میں نے بڑا اور عمدہ باغ اللہ کے لیے دے دیا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اِذًا یُّجْزِیْکَ اللّٰہُ بِہِ الْجَنَّۃَ (اللہ تعالیٰ تجھے اس کے عوض جنت دے گا) ابوالدّحداح فَرطِ مَسَرَّت سے باغ میں پہنچے، آپ کے بچے اسی بڑے باغ میں تھے پھل کھا رہے تھے اور بچے کھیل رہے تھے، آپ نے اپنی بیوی سے فرمایا: تم بمع بچوں کے اسی وقت اس باغ کو چھوڑ کر دوسرے باغ میں چلی جاؤ اس لیے کہ میں نے یہ باغ اللہ کی رضا کے لیے رسول اللہ(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی رضا کے لیے اللہ کو دے دیا، رسول اللہ کے حوالے کر دیا ہے، آپ کی بیوی خوش ہو کر بولی: تجھے خیر اور فرحت کی بشارت ہو۔

؎ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

اس کے بعد اپنے بچوں کی طرف متوجہ ہوئی، ان کی جھولیوں سے پھل نکال کر ایک طرف رکھ دیئے، جو کھجوریں بچوں کے منہ میں تھیں انگلی سے نکالیں اور بچوں سے کہا: اب یہ باغ اللہ کی امانت ہے، رسول اللہ(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی امانت ہے اور بچوں کو لے کر دوسرے باغ میں منتقل ہو گئی، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو جب اس کی اطلاع ملی تو فرمایا: كَمْ مِنْ عِذَقٍ رَدَاحَ وَدَارٍ فَيَاحَ لِأَبِي الدَّحْدَاحِ. نہ معلوم ابوالدحداح کے لیے کتنے بے شمار کھجور کے لمبے لمبے درخت ہیں اور کتنے وسیع اور کشادہ مکان ہیں۔[1] (تفسیر قرطبی، جلد۳صفحہ۲۳۸)

1......الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ۲۴۵، ۲/۱۸۱

جذبۂ ایثار کی انتہا

خلیفۃ الرّسول صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے زمانۂ خلافت میں اسلامی افواج نے ملک شام پر حملہ کیا، یَرمُوک کے مقام پر رومیوں کی ٹِڈی دَل افواج مقابلہ پر آ گئیں، مسلسل تین دن کی گھمسان کی جنگ لڑنے کے بعد مجاہدینِ اسلام نے لشکرِ کفار کو شکست فاش دی، جنگ کے اختِتام پر حضرت شُرَحْبِیل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پانی کی چھاگل لیے میدانِ جنگ میں زخمیوں کو پانی پلاتے پھر رہے تھے آپ نے ایک زخمی کو دیکھا کہ وہ زخموں سے چور ہے اور کوئی دم کا مہمان ہے یہ زخمی حضرت حارث بن ہِشام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تھے، حضرت شرحبیل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ان کو آواز دی انہیں کچھ ہوش آیا تو حضرت شُرَحْبِیل نے کہا: لو یہ پانی پی لو، انہوں نے پانی پینے کے لیے منہ کو کھولا ہی تھا کہ قریب سے ایک دوسرے زخمی کی کَراہ سنائی دی، حضرت حارث (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) نے اپنا منہ فوراً بند کر لیا اور اشارہ سے کہا: پہلے اس کو پانی پلاؤ، حضرت شُرَحْبِیل دوسرے زخمی کے پاس پہنچے تو انہوں نے انہیں دیکھتے ہی پہچان لیا یہ زخمی حضرت عِکرمہ بن ابو جہل (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) تھے حضرت شُرَحْبِیل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ان سے کہا: پانی پیو گے؟ انہوں نے کہا: ہاں، معاً قریب سے کسی اور زخمی نے آہ کی، حضرت عِکرمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے پانی پینے سے انکار کر دیا اور فرمایا: پہلے اس کو پانی پلاؤ، حضرت شُرَحْبِیل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جلدی سے اس تیسرے زخمی کے پاس آئے، یہ تیسرے زخمی حضرت سُہَیل بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تھے، لیکن حضرت شرحبیل کے پہنچنے تک جاں بحق ہو چکے تھے، حضرت شرحبیل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جلدی سے پلٹے کہ حضرت عِکرمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو پانی پلا دیں ان کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ ان کی روح بھی قفسِ

www.dawateislami.net

عنصری سے پرواز کر چکی ہے پھر وہ جلدی سے حضرت حارث رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو پانی پلانے ان کے پاس آئے تو وہ بھی اس عالمِ فانی سے عالمِ باقی کو انتقال فرما چکے تھے۔[1]

(سیرت ابن ہشام)

انصارِ مدینہ کا جذبۂ ایثار

۸ھ ہجری میں رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت عَلاء بن الحَضْرمی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو علاقۂ بحرین میں تبلیغ ودعوتِ اسلام کے لیے بھیجا، بحرین کے حاکم منذر بن ساوِی نے اسلام قبول کرلیا اور عرب کے تمام باشندے مسلمان ہو گئے اہلِ بحرین میں سے یہود و نصاریٰ نے جِزْیَہ دینا قبول کرلیا جب یہ اطلاع حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو ملی آپ نے انصار کو بُلا کر فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ بحرین کا جِزْیَہ اور مال تمہارے لیے لکھ دوں، انصار نے عرض کی: یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللّٰہ کی قسم آپ ایسا نہ کیجئے یہاں تک کہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہمارے مہاجر بھائیوں کے لیے بھی اس مال کا نصف حصہ لکھ دیں۔[2] (بخاری)

بکری کی سِری

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک صحابی نے دوسرے صحابی کے

---

1 ......الاستيعاب في معرفة الاصحاب، حرف العين، باب عكرمة، ۱۹۱/۳ و تاريخ مدينه لابن عساكر، ۶۰/۷۳

2 ......بخاری، كتاب الجزية والموادعة، باب ما اقطع النبی...الخ، ۳٦٤/۲، الحديث:۳۱٦۳ وعمدة القاری، كتاب العلم، باب ما يذكر في المناولة، ۳۹/۲، تحت الحديث:٦٤

www.dawateislami.net

ہاں بکری کی ایک سِری ہدیۃً بھیجی اس نے سوچا میرا ہمسایہ مجھ سے زیادہ غریب ہے اس نے یہ سِری اس کے گھر بھیج دی دوسرے نے سوچا کہ میرا ہمسایہ مجھ سے زیادہ اس سِری کا مستحق ہے اس نے تیسرے کے گھر بھیج دی تیسرے نے بھی یہی سوچا اور سِری چوتھے کے گھر بھیج دی اسی طرح چوتھے نے پانچویں کے گھر بھیجی پانچویں نے چھٹے کے ہاں پہنچا دی حتی کہ چھٹے نے بھی ساتویں کے گھر بھیجی، تو یہ وہی شخص تھا جس نے سب سے پہلے اپنے ہمسایہ کے ہاں بھیجی تھی اس طرح پھر پھرا کر اسی کے ہاں پہنچ گئی۔ (1)

(احیاء العلوم)

اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کی شانِ سخاوت

ایک بار حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ نے دو تھیلیاں چاندی سے بھری ہوئی اور ایک لاکھ اسی ہزار درہم ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کی خدمت میں بطورِ نذرانہ بھیجے، اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا نے حکم فرمایا: طباق لاؤ، خادمہ نے طباق پیش کر دیا تو فرمایا: غربا و مساکین، یتیموں اور بیواؤں کے لیے منادی کرا دو کہ ابھی ابھی آئیں اور اپنا اپنا حصہ حاصل کر لیں، یہ لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے طباق بھر بھر کر مغرب سے پہلے پہلے ساری چاندی اور درہم بانٹ کر ختم کر دیئے، مغرب ہوئی تو فرمایا: کچھ کھانے کو لاؤ کہ روزہ افطار کر لوں، خادمہ نے روٹی اور روغن زیتون پیش خدمت

---

1 ......احیاء العلوم، کتاب آداب الالفة والاخوة، ۲/۲۱۷، و کتاب ذم البخل وذم حب المال، ۳/۳۱۸

www.dawateislami.net

کیا آپ نے اس سے روزہ افطار کیا خادمہ نے عرض کی: ام المؤمنین آپ نے تمام مال بانٹ دیا اگر آپ ایک درہم کا گوشت منگا لیتیں تو بہتر تھا، فرمایا: ہاں! اگر تم اس وقت یاد دلاتیں تو میں منگا لیتی۔[1] (کیمیائے سعادت)

صدیق رضی اللہ عنہ کیلئے ہے خدا کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بس

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: غزوۂ تبوک کے موقعہ پر رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہمیں حکم دیا کہ لشکر مجاہدین کی تیاری کے لیے چندہ دیں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے اس فرمان سے مجھے نہایت مَسَرَّت ہوئی اس لیے کہ ان دنوں میں کافی مالدار تھا، میں نے دل میں کہا: آج میں اس کارِ خیر میں ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پر ضرور سبقت لے جاؤں گا کیونکہ اس سے پہلے میں کبھی بھی ان پر سبقت حاصل نہ کر سکا تھا، میں خوشی خوشی اپنے گھر آیا اور اپنے تمام مال کا نصف حصہ لے کر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کر دیا حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اے عمر! اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسول اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) جس قدر مال لایا ہوں اسی قدر اپنے گھر والوں کے لیے چھوڑ آیا ہوں، دریں اَثناء حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی آ گئے اور اس شان سے آئے کہ اپنا تمام مال و متاع اور گھر کا سارا ساز و سامان اٹھا کر لے آئے تھے حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے

---

1 ...... کیمیائے سعادت، فضل سخاوت، ۶۴۲/۲ و احیاء العلوم، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ۳۰۵/۳

www.dawateislami.net

ان سے فرمایا: اے ابوبکر! اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللّٰہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میں اپنے گھر والوں کے لیے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو چھوڑ کر آیا ہوں۔ ؎

پروانے کو چراغ تو بلبل کو پھول بس　　صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس

یہ ماجرا سن کر میں کہہ اٹھا ابوبکر صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) پر میں کسی کارِ خیر میں ہرگز سبقت حاصل نہیں کرسکتا۔[1] (مشکوۃ)

حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شانِ سخاوت

غزوۂ تبوک کی تیاری کے لیے سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اعلان فرمایا: سب لوگ مسجد نبوی میں جمع ہوں، مسلمان جمع ہوگئے تو آپ نے جہاد کی اہمیت اور فضیلت بیان فرمائی اور ترغیب دی کہ مسلمان جہاد کی تیاری کے لیے مالی حصہ لیں، حضرت عثمانِ غنی ذوالنورین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسول اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میں ساز و سامان سے لدے ہوئے ایک سو اونٹ پیش خدمت کرتا ہوں، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے خطبہ جاری رکھا، حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ دوبارہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں دو سو اونٹ بمع ساز و سامان پیش خدمت کرتا ہوں، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے خطبہ جاری رکھا، حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تیسری مرتبہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں تین سو اونٹ

[1] ......مشكاة، كتاب المناقب، باب مناقب ابی بكر رضی الله عنه، الفصل الثانی، ٢/٤١٦، الحديث: ٦٠٣٠

www.dawateislami.net

بمع ساز و سامان پیش خدمت کرتا ہوں حضور عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام منبر سے اتر آئے اور فرمایا: عثمان (رَضِیَ اللہُ عَنہ) کے اس عمل کے بعد انہیں آخرت میں اور کس چیز کی ضرورت ہے جو نجات کے لیے درکار ہو! یہ دو بار ارشاد فرمایا۔[1] (مشکوۃ)

حضرت شیخ سعدی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: کسی بزرگ سے لوگوں نے پوچھا سخاوت اور شجاعت میں سے کون سی صفت زیادہ بہتر ہے؟ فرمایا: جس شخص کو سخاوت کی فضیلت حاصل ہے اسے شجاعت کی حاجت نہیں۔

بنشت ست بر گورِ بہرام گور — کہ دستِ کرم بہ کہ بازوئے زور

بہرام گور کی قبر پر لکھا ہوا ہے کہ زورِ بازو سے دست کرم بہتر ہے

زکوۃِ مال بدر کن کہ فُضلۂ رز را — چو باغبان ببرد بیشتر دہد انگور

اپنے مال سے زکوۃ نکالتا رہ کیونکہ جب باغبان انگور کی بیل کی زائد شاخوں کو کاٹ پھینکتا ہے تو انگور کی فصل میں زیادتی ہوجاتی ہے۔[2] (گلستان)

آدھی روٹی کا مُعاوضہ

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ سے کہیں سفر کو روانہ ہوئے اثنائے سفر میں آپ یہودیوں کے ایک گاؤں میں پہنچے، آپ نے دریافت کیا: آیا یہاں کسی مسلمان کا گھر بھی ہے؟ جواب ملا: ہاں! یہاں ایک بدو مسلمان رہتا ہے جو بے حد

---

1 ......مشكاة، كتاب المناقب، باب مناقب عثمان رضى الله عنه، الفصل الثانى، ٢/٤٢٤، الحديث: ٦٠٧٢

2 ...... گلستان سعدى ، ص ٨٤

www.dawateislami.net

غریب ہے، آپ اس کے ہاں پہنچے اس غریب بدو نے اپنی بیوی سے کہا: ایک مہمان آ گیا ہے اس کے کھانے کا کچھ انتظام کرو، بیوی نے جواب دیا: گھر میں سوائے جو کے تھوڑے سے آٹے کے اور کچھ نہیں ہے، شوہر بولا: کہیں سے گندم کا آٹا ادھار لے آؤ، بیوی نے پاس پڑوس سے گندم کا آٹا ادھار لینے کی کوشش کی مگر ناکام رہی، گھر آ کر اپنے شوہر سے بولی: گندم کا آٹا تو کہیں سے نہیں مل سکا مجبوراً جو کی تین روٹیاں پکا کر حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے سامنے رکھ دی گئیں، آپ نے سوچا کہ اس شخص کے تین بچے ہیں اور دو یہ میاں بیوی خود، یہ پانچ ہوئے اور چھٹا میں شامل ہو گیا ہوں، اور روٹیاں صرف تین ہیں، یہ سوچ کر آپ نے چھٹا حصہ یعنی آدھی روٹی خود کھا کر باقی واپس کر دی کہ خود کھائیں اور بچوں کو کھلائیں، جب آپ رخصت ہونے لگے تو فرمایا: تم کسی دن مدینہ آنا اور عمر کا نام پوچھ کر مجھے ملنا۔

کچھ مدت بعد اس بدو کی بیوی نے اصرار کیا کہ مدینہ جا کر عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) سے ملے، وہ شخص مدینہ پہنچا اور آپ سے ملا، اس وقت آپ کا تجارتی قافلہ مدینہ میں پہنچ رہا تھا بہت سے اونٹوں پر مال لدا ہوا تھا فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے وہ سب اونٹ بمع مال و دولت اس بدو کو بخش دیئے وہ بدو اپنی خوش بختی پر نازاں و فرحاں واپس لوٹ گیا حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ ماجرا بیان کیا اور عرض کی: یارسول اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) آیا میں نے اس میزبان بدو کی میزبانی کا حق ادا کر دیا؟ سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: عمر! حق تو شاید اس ایک لقمہ کا بھی ادا نہ ہوا کیونکہ اس غریب نے تمہاری مہمان نوازی کے

www.dawateislami.net

لیے ادھار لینے سے بھی دریغ نہ کیا تھا اور اپنی بساط سے زیادہ تمہاری خدمت کی تھی لیکن تمہارے لیے اونٹوں کی قطار مال و متاع سمیت دے دینا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

باقی ماندہ چادر کسے دی جائے؟

حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اپنے زمانہ خلافت میں ایک دفعہ خواتین کو چادریں تقسیم کر رہے تھے آخر میں ایک چادر بچ رہی آپ اس تردد میں تھے کہ یہ چادر کسے دی جائے حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ! اَعْطِ ھٰذَا ابْنَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ الَّتِیْ عِنْدَکَ یُرِیْدُوْنَ اُمَّ کُلْثُوْم اے امیر المومنین یہ چادر آپ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بیٹی کو عنایت فرمادیں جو آپ کے پاس ہے ان کی مراد حضرت اُم کلثوم بنت علی تھیں۔[1] (بخاری، باب الجہاد)

واضح رہے کہ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں حضرت علی مرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو ان کی بیٹی اُمّ کلثوم بنت فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کے لیے پیغامِ نکاح دیا تھا شیر خدا حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے آپ کا پیغام منظور فرمایا اور ۱۷ھ ہجری میں ان کا نکاح چالیس ہزار درہم مہر پر اُم کلثوم سے کر دیا تھا۔[2]

(تاریخ کبیر از طبری، کامل ابن اثیر، کتاب الثقات از ابن حبان، معارف ابن قتیبہ)

---

1 ......بخاری، کتاب الجهاد والسير، باب حمل النساء القرب...الخ، ۲/۲۷٦، الحديث: ۲۸۸۱

2 ......تاريخ الطبری، ۳/ ۲۵۰ وكتاب الثقات لابن حبان، ۱/۱۹۲ و المعارف لابن قتيبة، ص ۹۲

www.dawateislami.net

جائیدادِ ثَمْغ

مدینۂ منورہ میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو گزارہ کے لیے زمین کے قطعات عطا فرمائے تھے، (یہ قطعاتِ زمین فتح خیبر کے بعد جنگِ خیبر میں شریک تمام صحابہ میں تقسیم کیے گئے تھے) حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے حصے میں جو زمین آئی اس کا نام ثَمْغ تھا اس کے علاوہ یہودِ بنی حارثہ سے بھی ان کو ایک قطعہ زمین حاصل ہوا تھا اس کا نام بھی ثَمْغ تھا حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے زمین کے یہ دونوں قطعات اللہ کی راہ میں وقف کر دیئے اور اس وقف میں یہ شرائط مقرر کر دیں: یہ زمین نہ فروخت ہوگی نہ ہبہ کی جائے گی، نہ وراثت میں منتقل ہوگی، جو کچھ اس سے حاصل ہوگا وہ فقراء، ذوی القربیٰ، غلاموں اور مہمانوں کا حق ہے۔ (1)

عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شانِ سخاوت

خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکر صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے زمانۂ خلافت میں قحط پڑا لوگ بہت پریشان تھے ایک روز حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: آج شام تک اللہ تمہاری پریشانی دور کر دے گا چنانچہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے ایک ہزار اونٹ غلہ سے لدے ہوئے آئے، مدینۂ منورہ کے تاجر غلہ خریدنے کے لیے حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پاس پہنچے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے پوچھا: یہ بتاؤ کہ ملک شام سے یہ غلہ جو میرے پاس آیا ہے تم اس پر کس قدر نفع دو گے؟ تاجروں نے کہا:

1 ……بخاری، کتاب الوصایا، باب وماللوصی…الخ، ۲/۲۴۲، الحدیث: ۲۷۶۴

www.dawateislami.net

دس روپیہ کے غلہ پر دو روپے، حضرت عثمان ذوالنورین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: مجھے اس سے زیادہ ملتا ہے، آخر ہوتے ہوتے ان تاجروں نے کہا: جو مال آپ نے دس روپے میں خریدا ہے اس کی قیمت پندرہ روپے دیں گے، حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: مجھے اس سے بھی زیادہ مل رہا ہے، تاجروں نے تعجب سے کہا: وہ زیادہ دینے والا کون ہے مدینہ کے تاجر تو ہم ہی لوگ ہیں، آپ نے فرمایا: مجھے ایک روپیہ کے مال کی دس روپے قیمت مل رہی ہے کیا تم اس سے زیادہ دے سکتے ہو؟ تاجروں نے انکار کردیا، حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: تم لوگوں کو میں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے یہ سب غلہ اللّٰہ کی راہ میں فقراءِ مدینہ کو دے دیا۔ (سیرت رسول عربی)

بیرِ رُومہ

جب سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے اور مکہ سے اصحابِ رسول بھی ہجرت کر کے آ گئے تو میٹھے پانی کی حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بڑی تکلیف تھی، صرف ایک میٹھا کنواں تھا جس کا نام بیرِ رُومہ تھا اور یہ کنواں ایک یہودی کے قبضہ میں تھا وہ اس کا پانی جس قیمت میں چاہتا تھا بیچتا تھا حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: جو شخص اس کنویں کو خرید کر اللّٰہ کی راہ میں وقف کر دے اس کو جنت ملے گی، حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس کنوئیں کو خرید کر وقف کر دیا۔[1] (سیرت رسول عربی)

1 ......ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عثمان بن عفان رضی اللّٰہ عنہ، ۵/۳۹۳، الحدیث: ۳۷۲۳ مختصرا

www.dawateislami.net

مسجد نبوی کی توسیع

مسجد نبوی پہلے بہت چھوٹی تھی ایک زمین اسکے قریب بک رہی تھی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص اس زمین کو خرید کر میری مسجد میں شامل کردے اسکو جنت ملے گی حضرت عثمان ذوالنورین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بیس ہزار یا پچیس ہزار روپے میں خرید کر مسجد میں شامل کردی۔ (1) (سیرت رسول عربی)

یا اللہ میں عثمان سے راضی ہوں

ایک مرتبہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے گھر میں چار دن کے پے در پے فاقے پیش آ گئے حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے کئی بورے آٹے کے اور کئی بورے گیہوں اور کئی بورے چھوہاروں کے ایک بکری کا گوشت اور تین سو روپے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے گھر بھیج دیئے اور اس کے ساتھ ہی کہلا بھیجا کہ کھانا تیار کرنے میں دیر ہوگی میں پکا ہوا کھانا بھی بھیجتا ہوں چنانچہ بہت سی روٹیاں اور بھنا ہوا گوشت تیار کرا کر بھیجا۔

حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام جب مسجد سے گھر تشریف لائے تو ام المومنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے پوچھا یہ کھانے پینے کی چیزیں کہاں سے آئیں؟ اُمّ المومنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے عرض کی: یا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) عثمان غنی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) نے بھیجی ہیں حضور

---

(1)......السنن اللکبری للنسائی، کتاب الجهاد، ۳/۳۱، الحدیث: ۴۳۹۱ بالفاظ مختلفة

www.dawateislami.net

عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ فرمایا: یا اللہ! میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی رہ۔ [1]

سخاوت کے بادشاہ

حضرت امام حسن، حضرت امام حسین اور حضرت عبد اللہ بن جعفر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حج کے ارادے سے مکہ مکرمہ کو روانہ ہوئے یہ تینوں اہلِ قافلہ سے آگے نکل گئے اور ان کا سامانِ سفر بھی قافلہ میں پیچھے رہ گیا، راستہ میں انہیں بھوک لگی دیکھا کہ قریب ہی ایک چھوٹی سی بستی ہے تینوں بستی میں آئے، ایک بڑھیا ملی، فرمایا: ہمیں پیاس لگی ہے کچھ پینے کے لیے ہو تو لاؤ، بڑھیا نے کہا: آپ تشریف رکھیں میں ابھی دودھ لاتی ہوں، اس بڑھیا کے پاس ایک بکری تھی اس نے اس کا دودھ نکالا اور پیش کر دیا، ان صاحبان نے دودھ پی لیا پھر فرمایا: کچھ کھانے کو ہے؟ بڑھیا نے کہا: ہاں! اسی بکری کو ذبح کر لو، انہوں نے بکری کو ذبح کیا بڑھیا نے گوشت پکا کر انہیں کھلا دیا اس کے بعد تینوں حضرات روانہ ہو گئے، بڑھیا کا خاوند جب گھر آیا تو وہ خفا ہوا کہ تو نے بکری ایسے لوگوں کو کھلا دی جنہیں تو پہچانتی بھی نہ تھی کہ وہ کون ہیں۔

کچھ عرصہ بعد یہ دونوں محنت مزدوری کے لیے مدینہ منورہ کو گئے ایک دن حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس بڑھیا کو بازار میں دیکھا تو پہچان گئے کہ یہ وہی بڑھیا ہے جس نے ان کی میزبانی کی تھی، آپ اس کو بڑی شفقت کے ساتھ اپنے مکان پر لائے

---

1 ......تاریخ مدینہ لابن عساکر، ۵۲/۳۹

www.dawateislami.net

اسے کھانا کھلایا پھر فرمایا: ہم وہی ہیں جن کو تُو نے بکری کا دودھ پلایا اور پھر اسی بکری کا گوشت کھلایا تھا آج ہم تیرے اس احسان کا بدلہ دینا چاہتے ہیں یہ فرما کر آپ نے اسے ایک ہزار اشرفیاں اور ایک ہزار بکریاں عنایت کیں، پھر آپ نے بڑھیا کو حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پاس بھیج دیا۔ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بھی بڑھیا کو ایک ہزار اشرفیاں اور ایک ہزار بکریاں عنایت کیں پھر آپ نے اسے حضرت عبد اللّٰہ بن جعفر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پاس بھیجا انہوں نے فرمایا: اگر تو ان کے پاس پہنچنے سے پہلے میرے پاس آجاتی تو میں تمہیں اس قدر مال دیتا کہ وہ دونوں صاحبان نہ دے سکتے۔ یہ فرما کر آپ نے اس بڑھیا کو دو ہزار اشرفیاں اور دو ہزار بکریاں عنایت کیں اس قدر داد و دِہش پا کر بڑھیا بے حد مسرور ہوئی اس کے خواب وخیال میں بھی نہ تھا کہ جن مسافروں کو اس نے ایک بکری کا گوشت کھلایا تھا وہ اس قدر عالی مقام اور سخاوت کے بادشاہ ہیں۔[1] (کیمیائے سعادت)

عبد اللّٰہ بن جعفر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور حبشی غلام

حضرت عبد اللّٰہ بن جعفر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بڑے رحم دل اور سخی تھے، یتیموں بیواؤں کی کفالت اور غرباء و مساکین کی مالی مدد سے دریغ نہ فرماتے تھے، آپ کی دریا دلی اور سخاوت مشہور تھی آپ ایک دفعہ کسی سفر میں تھے اَثنائے سفر میں کھجوروں کا ایک باغ نظر آیا آپ تکان دور کرنے اور کچھ دیر آرام کرنے کے خیال سے اس باغ میں آئے

1 ...... کیمائے سعادت، فضل سخاوت، ٢/٦٤٣

www.dawateislami.net

غسل کیا نماز پڑھی اور لیٹ گئے۔

آپ نے دیکھا کہ ایک حبشی غلام باغ کی رکھوالی کر رہا ہے جب کھانے کا وقت ہوا تو اس غلام کے لیے تین روٹیاں لائی گئیں غلام ہاتھ منہ دھو کر کھانا کھانے بیٹھا ہی تھا کہ وہاں ایک کتا آیا اور غلام کے سامنے بیٹھ کر دم ہلانے لگا غلام نے ایک روٹی کتے کے آگے ڈال دی، کتا روٹی کھا کر پھر دُم ہلانے لگا غلام نے دوسری روٹی کتے کے آگے ڈال دی، کُتے نے دوسری روٹی بھی کھالی اور پھر دم ہلانے لگا تو غلام نے تیسری روٹی بھی کُتے کے آگے ڈال دی اور خود کچھ کھائے بغیر اٹھ کھڑا ہوا۔

حضرت عبدﷲ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بڑے غور کے ساتھ یہ ماجرا دیکھ رہے تھے، آپ نے اس غلام کو اپنے پاس بلا کر پوچھا: تجھے روزانہ کتنی روٹیاں کھانے کو ملتی ہیں؟ اس نے کہا: صرف تین روٹیاں، فرمایا: تو پھر تو نے یہ تینوں روٹیاں کتے کو کیوں کھلا دیں؟ اس نے کہا: یہ کتا میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اس خیال سے کہ یہ کہیں دور سے آیا ہوگا اور بھوکا بھی ہوگا میں نے تینوں روٹیاں اس کو کھلا دیں، آپ نے پوچھا: تو پھر آج تم کیا کھاؤ گے؟ وہ بولا: آج میں بھوک پر صبر کروں گا اور ﷲ کا شکر کروں گا حضرت عبدﷲ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ یہ سن کر نہایت متأثر ہوئے کہنے لگے: سُبْحٰنَ اللّٰہ لوگ مجھ کو سخی سمجھتے ہیں لیکن یہ شخص تو مجھ سے کہیں بڑھ کر سخی نکلا پھر آپ نے اس کے مالک سے اسے خرید لیا اور آزاد کر دیا پھر باغ کو خریدا اور فرمایا: میں نے یہ باغ تیری ملکیت میں دیدیا اور خود اپنے سفر پر روانہ ہوگئے۔[1] (احیاء العلوم)

1 ……احیاء العلوم، کتاب ذم البخل و ذم حب المال، ۳/۳۱۸

www.dawateislami.net

میں اللہ کو کیا جواب دیتا

حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی خدمت میں ایک سائل حاضر ہوا اس نے لکھی ہوئی درخواست پیش کی آپ نے درخواست کو پڑھے بغیر بلا تامل فرمایا: تیری حاجت پوری کی جائے گی، حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: اے نواسۂ رسول اس کی درخواست کو پڑھ کر جواب دیا ہوتا، فرمایا: جب تک میں درخواست کو پڑھتا یہ شخص میرے سامنے کھڑا رہتا، پھر اگر اللہ تعالیٰ مجھ سے مُؤاخذہ کرتا کہ تو نے سائل کو اتنی دیر کھڑا رکھ کر کیوں ذلیل کیا، تو میں کیا جواب دیتا۔[1] (احیاء العلوم)

تو میں تجھے انتظار کی زحمت نہ دیتا

حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی خدمت میں ایک سائل حاضر ہوا اور بولا: اے فرزندِ رسول! میں ایک مفلس نادار شخص ہوں، میں صاحبِ اہل وعیال ہوں، مجھے اپنے پاس سے اپنے رات کے کھانے میں سے کچھ عنایت فرمائیں، فرمایا: بیٹھ جاؤ میرا رزق ابھی راہ میں ہے، کچھ دیر بعد چند آدمی حاضر ہوئے بولے: حضرت امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے یہ پانچ تھیلیاں بھیجی ہیں، ہر تھیلی میں ایک ہزار دینار ہیں، امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ معذرت خواہ ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ فی الحال ان کو اپنے خدام پر خرچ کریں مزید نذرانہ عنقریب ارسال کر دوں گا، امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے پانچوں تھیلیاں سائل کو عنایت فرما دیں اور معذرت کرتے ہوئے فرمایا: تجھ کو بہت دیر انتظار کرنا پڑا، سرِ دست

1 ......احیاء العلوم، کتاب ذم البخل و ذم حب المال، ٣/٣٠٤

یہی کمتر عطیہ ہے، اگر میں جانتا کہ اتنی قلیل مقدار ہوگی تو میں تجھے انتظار کی زحمت نہ دیتا مجھے معذور سمجھنا۔[1] (کشف المحجوب)

ایثار وسخاوت کی انوکھی مثال

حضرت امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ کے عہدِ خلافت میں ایک عرب امیر سعید بن عاص رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا سخاوت میں ہاتھ اس قدر کھلا تھا کہ جب کوئی حاجت مند آتا اور اسکے پاس کچھ موجود نہ ہوتا تو اسے مطلوبہ رقم کا پرونوٹ[2] لکھ دیتے، ان کے انتقال کے بعد اس قسم کی رقوم کا حساب کتاب ہوا تو پتا چلا کہ تین لاکھ بیس ہزار کی رقم واجب الادا ہے، کسی طرح اسکی اطلاع حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ کو بھی ہوگئی، آپ نے ازراہِ ہمدردی یہ رقم مرحوم امیر کے بیٹے عَمْرو بن سعید کو بھیج دی اور کہلوایا کہ: اسے تقسیم کر کے مرحوم کا بوجھ ہلکا کرو، عَمْرو بن سعید نے شکریہ کے ساتھ رقم امیر معاویہ کو واپس بھیج دی اور جواباً کہلوا دیا: امیر المؤمنین اگر میں یہ رقم قبول کرلوں گا تو اس سے میرے والد مرحوم کی سخاوت پر حرف آئے گا، امیر معاویہ نے دریافت کیا: پھر تمہارے والد کا یہ بوجھ کس طرح اُترے گا؟ عمرو بن سعید نے جواب دیا: امیر المؤمنین! میرے والد کا محل اسی رقم میں خرید لیں میں اسے لوگوں میں تقسیم کر کے والد مرحوم کا بوجھ اتار دوں گا، امیر معاویہ نے یہ محل خرید لیا اور عمرو بن سعید نے یہ رقم اسی طرح تقسیم کر دی گویا اسے ملی ہی نہ تھی۔[3]

1 ...... کشف المحجوب، باب فی ذکر ائمتھم من اھل البیت، ص٧٧

2 ...... پرونوٹ (Promissory Note): اقرار نامہ جو مقروض قرض خواہ کو دیتا ہے۔

3 ...... تاریخ الاسلام للذھبی، ٣/ ٤٩٩

www.dawateislami.net

اتنی سی بات کے لیے چندہ کیوں کرتے ہو

ابراہیم بن عُتْبہ چار ہزار روپیہ کے مقروض تھے اور ادا نہ کر سکتے تھے اس ندامت کی وجہ سے انہوں نے لوگوں سے ملنا جلنا ترک کر دیا تھا، ان کے ایک دوست نے چندہ کر کے ان کا قرض ادا کرنا چاہا لوگوں نے بقدر حیثیت چندہ دیا امام اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس گئے تو آپ نے دریافت فرمایا: کل قرضہ کس قدر ہے؟ اس نے کہا: چار ہزار روپیہ، فرمایا: اتنی سی بات کے لیے چندہ کیوں کرتے ہو امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اسی وقت چار ہزار روپے ادا کر دیئے۔[1]

خیر میں اسراف نہیں

حضرت حسن بن سَہل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پریشان حالی میں بھی سائل کو کبھی خالی نہ جانے دیتے، جو کچھ آپ کے پاس موجود ہوتا غربا و مساکین کو تقسیم کر دیا کرتے تھے، ایک دفعہ حضرت ثعلب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ آپ سے ملنے آئے تو آپ سے کہا: **لَیْسَ فِیْ السَّرْفِ خَیْرٌ** (اسراف میں بھلائی نہیں ہے) آپ نے جواب دیا: **بَلْ لَیْسَ فِی الْخَیْرِ سَرْفٌ** (بلکہ خیر میں اسراف ہوتا ہی نہیں ہے)۔[2] (کتاب الاذکیاء)

عثمان کو اب کچھ نقصان نہیں ہو سکتا

حضرت عبدالرحمٰن بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

1 ......المناقب للکردری، الباب الرابع عشر فی ذکر سماحته وبذله...الخ، ۱/ ۲٦۱

2 ......کتاب الاذکیاء، الباب العاشر فی سیاق المنقول من ذلك عن الوزراء، ص٦۸

www.dawateislami.net

وَسَلَّم غزوۂ تبوک کے انتظامات میں مصروف تھے اور مجاہدین کے لیے سامان تیار کر رہے تھے حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ ایک ہزار اشرفیاں لے کر حاضر ہوئے اور حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی گود میں ڈال دیں، میں نے دیکھا کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ان اشرفیوں کو اپنی گود میں اُلٹتے پلٹتے تھے اور فرماتے تھے: عثمان کو اب کچھ نقصان نہیں ہوسکتا آج کے بعد جو چاہیں کریں، اس کو متعدد بار دہرایا۔[1] (مسند احمد)

امام مالک اور امام شافعی رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰی

ایک مرتبہ حضرت امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس ملاقات کیلئے تشریف لے گئے، حضرت امام مالک کے دروازے پر خراسان کے گھوڑوں اور مصر کے خچروں کا گلہ موجود پایا، امام شافعی نے فرمایا: یہ کس قدر بہتر گھوڑے اور عمدہ خچر ہیں، امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے ابوعبداللّٰہ! یہ سب میں نے آپ کو تحفۃً دے دیئے۔ امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آپ ان میں سے ایک تو اپنی سواری کے لیے رکھ لیں، امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے اللّٰہ تعالٰی سے شرم آتی ہے کہ جس زمین میں اسکے محبوب رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم موجود ہیں اس زمین پر سوار ہو کر چلوں اور میری سواری کے سُم اس زمین کو پامال کریں۔ (معجم موفق)

روٹی کے ٹکڑے

حضرت ابوالحسن اَنطاکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ہاں تیس مہمان آ گئے، آپ کے پاس

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، ۷/۳۵۸، الحدیث: ۲۰۶۵۵

www.dawateislami.net

گنتی کی چند روٹیاں تھیں، ان سے سب شکم سیر نہ ہوسکتے تھے، آپ نے روٹیوں کو توڑ کر ٹکڑے بنائے پھر دستر خوان بچھایا اور اس پر ٹکڑے بکھیر دیئے، مہمانوں سے فرمایا: تم کھانا کھاؤ میں چراغ کی بتی درست کرتا ہوں سب ہاتھ منہ چلاتے رہے گویا کہ کھا رہے ہیں، جب چراغ جلا کر لایا گیا تو دیکھا کہ روٹیوں کے سب ٹکڑے جوں کے توں موجود ہیں اس خیال سے کسی نے کچھ نہ کھایا تھا کہ دوسرے کھالیں۔[1] (احیاء العلوم)

چھٹی ہیر جنجالوں

حضرت سیّد صید علی شاہ صاحب سوہاوی (کشمیری) رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا لنگر ہمیشہ جاری رہتا تھا، سینکڑوں مہمان اور غربا و مساکین روزانہ آپ کے دستر خوان پر شکم سیر ہوتے تھے نیز طلبہ کے لیے قیام و طعام کا مستقل انتظام تھا جو تحائف بصورت نقد و جنس آتے مستحقین کو تقسیم فرما دیا کرتے تھے، انتقال سے چند یوم پہلے بہ یک وقت کئی ہزار کی رقم آ گئی آپ نے اپنے داماد سائیں ولی شاہ صاحب کو ہدایت فرمائی کہ بیوگان، یتامٰی اور مساکین کو بُلا کر یہ تمام رقم تقسیم کر دو اور پھر مجھے اطلاع دو چنانچہ ایک ہی دن میں یہ ساری رقم تقسیم کر دی گئی، سائیں ولی شاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے جب حضرت سید صید علی شاہ صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں عرض کی: قبلہ! حسب الحکم تمام روپے تقسیم کیے جا چکے ہیں، تو آپ نے فرمایا: چھٹی ہیر جنجالوں، یعنی ہیر جنجال سے چھوٹ گئی، پھر فرمایا: شکر ہے کہ اب مجھے اللّٰہ تعالٰی یہ نہیں فرمائے گا کہ صید علی متاعِ دنیا چھوڑ آیا ہے۔ (مشائخ چشت)

[1] ……احیاء العلوم، کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان الایثار وفضلہ، ۳/۳۱۸

www.dawateislami.net

ارشادِ شیخ سعدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

از زر و سیم راحتے برساں خویشتن ہم تمتعے برگیر

و آنکہ ایں خانہ از تو خواہد ماند خشتے از سیم و خشتے از زر گیر

سونے اور چاندی (جو مال تجھ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اس) سے دوسروں کو راحت (آسائش) پہنچا اور اس سے خود بھی فائدہ اٹھا، یہ گھر آخر کار تجھے چھوڑنا ہی ہے خواہ تو نے اس کو سونے چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کرلیا ہو۔ (گلستان)

آج بچے کے لیے جوتا خرید رہے ہیں

حضرت یوسف بن خالد السمتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک حاجی نے امام اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں ایک ہزار پاپوش بطورِ تحفہ بھیجے، ایک یا دو دن گزرے ہوں گے کہ میں نے دیکھا، آپ اپنے صاحبزادے کے لیے بازار سے جُوتا خرید رہے ہیں، میں نے تعجب سے پوچھا: ابھی تو کل آپ کے پاس ایک ہزار پاپوش تحفۃً آئے تھے آج بچے کے لیے جوتا خرید رہے ہیں، فرمایا: میرا قاعدہ اِن تحفوں کے متعلق یہی ہے کہ اپنے شاگردوں اور متوسلین میں تقسیم کردیتا ہوں۔ (معجم)

اتنے سے معاملہ پر یہ جھگڑے

امام اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک بار جب کہ آپ سفرِ حج میں تھے عبد اللہ سہمی بھی آپ کے ساتھ تھا کسی منزل میں ایک بَدوی نے اسے پکڑا اور امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ

۞……

www.dawateislami.net

عَلَیْہ کے سامنے لا کر کہا: اس پر میرے کچھ روپے قرض ہیں اور یہ ادا نہیں کرتا، امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے عبد اللہ سے حقیقت دریافت کی اس نے کہا: میں نے اس کا کچھ نہیں دینا ہے، امام اعظم نے بَدوی سے پوچھا: آخر کتنے درہموں پر جھگڑا ہے؟ اس نے کہا: چالیس درہم، مُتعَجِّب ہو کر فرمایا: زمانہ سے حمیت اٹھ گئی، اتنے سے معاملہ پر یہ جھگڑے، یہ فرما کر چالیس درہم آپ نے اپنے پاس سے بَدوی کو دے دیئے۔ (معجم)

تمہارے دروازے پر تھیلی پڑی ہے اسے اٹھالو!

کوفہ میں ایک خوشحال تاجر کا کاروبار حوادثِ زمانہ کی نذر ہو گیا اور وہ پائی پائی کا محتاج ہو گیا خویش و اقارب نے آنکھیں پھیر لیں اور احباب اس سے ملنے سے احتراز کرنے لگے بقول شاعر:

بوقت تنگ دستی آشنا بیگانہ مے گردد   صراحی چوں شود خالی جدا پیمانہ مے گردد

ایک دن گلی میں ککڑیاں بیچنے والا آیا محلے کے بچے ککڑیاں خریدنے اور کھانے لگے اس کی چھوٹی بچی یہ دیکھ کر دوڑتی ہوئی اپنی ماں کے پاس آئی بولی: امی! ککڑی لے دیجئے، اس کی ماں کے پاس پیسے نہ تھے، آنکھوں میں آنسو بھر لائی، باپ دیکھ کر تڑپ اٹھا: وَقَصَدَ مَجْلِسَ الْبَرَکَۃِ وَھُوَ مَجْلِسُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ اس نے مجلس برکت میں جانے کا ارادہ کیا، امام اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مجلس اسی نام سے مشہور تھی، اس نے سوچا کہ امام اعظم سے کچھ رقم بطورِ قرض حاصل کرے، حضرت امام اعظم کی مجلس میں بہت سے لوگ حاضر تھے یہ تاجر مجلس میں پہنچا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ کر ایک طرف

1 ......

www.dawateislami.net

بیٹھ گیا، دل میں کئی بار آیا کہ حضرت امام سے عرضِ مُدَّعا کرے لیکن شرم وحیا کے باعث حرفِ مُدّعا زبان پر نہ لا سکا، کچھ دیر بعد خاموشی سے اُٹھ کر چلا، امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نورِ فراست سے سمجھ گئے کہ یہ کوئی حاجت مند ہے لیکن شرافت کی وجہ سے اپنا مُدّعا بیان نہیں کرسکا ہے، امام اعظم مجلس سے اُٹھے راز داری کے ساتھ اس کے پیچھے پیچھے چلتے گئے، وہ تاجر اپنے گھر میں داخل ہو گیا تو امام اعظم واپس آ گئے۔

رات ہوئی تو امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پانچ سو درہم کی تھیلی اٹھائی اور تاجر کے مکان پر پہنچ کر دستک دی جب وہ باہر نکلا تو امام اعظم نے تھیلی اس کی دہلیز پر رکھ دی اور یہ کہتے ہوئے روانہ ہوئے: دیکھو! یہ تمہارے دروازے پر تھیلی پڑی ہے اسے اٹھا لو یہ تمہارے لیے ہے، تاجر نے تھیلی تو اٹھا لی مگر چونکہ امام اعظم اپنا چہرہ مبارک کپڑے سے چھپائے ہوئے تھے پہچان نہ سکا کہ یہ کون ہیں، گھر میں داخل ہو کر تھیلی کو کھولا تو اس میں ایک پرچہ لکھا ہوا دیکھا: هٰذَا الْمِقْدَارُ جَاءَ بِهٖ اَبُوْحَنِیْفَةَ اِلَیْکَ مِنْ وَجْهِ حَلَالٍ فَلْیَفْرُغْ بَالَکَ یہ رقم ابوحنیفہ تیرے پاس لایا جو حلال طریقہ سے حاصل کی گئی ہے قلب کی فراغت سے اسے استعمال کرو۔ (مناقب موفق)

امام اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شانِ سخاوت

امام اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا تجارتی کاروبار اس قدر وسیع تھا کہ لاکھوں کا کاروبار ہوتا تھا تجارت اور کسبِ مال سے ان کا مقصود زیادہ تر عوام کو فائدہ پہچانا تھا آپ نے غربا مساکین، یتیموں، بیواؤں اور علما اور طالب علموں کے وظیفے مقرر فرما رکھے تھے

www.dawateislami.net

اور تمام منافع ہر سال ان پر تقسیم کرکے ان کے گھروں میں پہنچادیا کرتے تھے، کوئی شخص ملنے آتا تو اس کا حال پوچھتے حاجت مند ہوتا تو اس کی حاجت پوری کردیا کرتے تھے، آپ کا معمول تھا کہ گھر والوں کے لیے کوئی چیز خرید کرتے تو علما و مشائخ کے لیے بھی اسی قدر خرید کرکے ان کے گھروں میں پہنچادیتے۔

ایک دفعہ کچھ لوگ ملنے آئے ان میں ایک شخص ظاہری شکل وصورت اور لباس سے مفلوک الحال دکھائی دیا، جب لوگ رخصت ہوکر چلنے لگے تو آپ نے اس مفلوک الحال سے فرمایا: ذرا ٹھہر جاؤ، پھر آپ نے اپنی جانماز کی طرف اشارہ کیا کہ اس کو اٹھانا، اس نے دیکھا کہ ایک ہزار روپیہ کی تھیلی رکھی ہے، اس نے عرض کی: حضور! میں دولت مند ہوں، مجھے اس کی احتیاج نہیں؟ آپ نے فرمایا: تو صورت ایسی بنانی چاہیے کہ دیکھنے والوں کو شبہ نہ ہو۔ (معجم)

سخیاں ز اموال بَر مے خورند بخیلاں غمِ سیم و زر مے خورند

سخی اپنے مال کا پھل کھاتے ہیں، بخیل سونے اور چاندی کا غم کھاتے ہیں

(حضرت سعدی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه)

دس ہزار روپیہ کا قرضہ معاف

حضرتِ شقیق بَلْخی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: ایک دن میں امام اعظم ابوحنیفہ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه کے ساتھ جا رہا تھا کہ دور سے ایک آدمی آتا ہوا دکھائی دیا، اس نے جونہی اِمام اعظم کو دیکھا فوراً ایک گلی میں مُڑ گیا۔ میں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی مگر امام اعظم

www.dawateislami.net

نے اسے نام لے کر پکارا، فرمایا: جس راہ پر تم چلے آرہے تھے اسی راہ پر چلے آؤ، وہ ٹھہر گیا جب ہم اس کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ وہ شخص شرمایا ہوا اور گھبرایا ہوا تھا، امام اعظم نے فرمایا: تم نے اپنی راہ کیوں بدلی؟ بولا: آپ کی دس ہزار کی رقم میرے ذمّے قرض ہے ادا کرنے میں بہت تاخیر ہوچکی ہے ابھی تک ادا کرنے کی استطاعت نہیں اس لیے آپ کو دیکھ کر ندامت ہوئی اور میں نے راستہ بدل لیا۔

امام اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: سُبْحٰنَ الله! بس اتنی سی بات کے لیے تم نے مجھ سے چھپنے کی کوشش کی وَ قَدْ وَهَبْتُ مِنِّی کُلَّهٗ (میں نے اپنی طرف سے قرضہ کی تمام رقم تجھے بخش دی) پھر فرمایا: بھائی! مجھے دیکھ کر تیرے دل میں ندامت اور دہشت کی جو کیفیت پیدا ہوئی، خدا کے لیے معاف کردے۔ (معجم)

عطائے غوث اعظم قُدِّسَ سِرُّہ

ایک مرتبہ حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہ حج کے لیے بغداد شریف سے روانہ ہوئے، بہت سے فقرا اور درویش بھی آپ کے ہمراہ تھے، یہ بابرکت قافلہ جب موضع حلّہ پہنچا تو آپ نے فرمایا: ہم اس بستی میں قیام کرنا چاہتے ہیں قیام کے لیے کسی ایسے غریب کا مکان تلاش کرو جو تمام مکانوں سے زیادہ خستہ وشکستہ ہو، بستی کے امیروں اور رئیسوں میں سے ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ حضور میرے محل اور بنگلہ میں قیام فرمائیں، امرا و وزرا منت سماجت کرنے لگے کہ حضور ہم آپ کے خادم ہیں ہمارے محلات اور عظیم الشان بنگلے آپ کے لیے حاضر ہیں لیکن غوث اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے

www.dawateislami.net

صاف انکار فرمادیا، تلاش بسیار کے بعد ایک ایسا مکان مل گیا جو نہایت خستہ وشکستہ تھا اس مکان میں ایک بہت ہی غریب بوڑھا اپنی بوڑھی بیوی اور ایک بچی کے ساتھ رہتا تھا، غوث اعظم نے اس بڑے میاں سے فرمایا: کیا تم اجازت دیتے ہو کہ ہم آج کی رات تمہارے مکان میں بسر کرلیں، غریب بوڑھا یہ سن کر اس قدر خوش ہوا کہ قریب تھا کہ شادی مرگ ہوجائے، بڑی لجاجت سے بولا: حضور! اس سے بڑھ کر ہماری اور کیا خوش بختی ہوسکتی ہے کہ آپ ہم غریبوں کی بوسیدہ جھونپڑی کو زینت بخش کر ہمیں سرفراز فرمائیں، حضرت غوث اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اپنے ہمراہیوں سمیت اس بوڑھے کے مکان میں رونق افروز ہوگئے، موضع حلّہ اور مضافات سے لوگ جوق در جوق نذرونیاز لے کر حاضر ہونے لگے، اگلے دن روانگی کے وقت تک سینکڑوں مویشی جمع ہوچکے تھے اور نقد وجنس کے انبار لگ چکے تھے، حضور غوث اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے یہ تمام مویشی اور نقد وجنس کے انبار مالک مکان بڑے میاں کو عطا فرمادیئے اور اپنے ہمراہیوں سمیت سفر پر روانہ ہوگئے، اللّٰہ تعالٰی نے اس غریب بوڑھے کو آپ کے قدموں کی برکت سے اس قدر دولت عطا فرمادی کہ وہ اس علاقہ کا سب سے بڑا مالدار امیر بن گیا۔ (اخبار الاخیار)

سخائے غوث اعظم قُدِّسَ سِرُّہ

حضور غوث اعظم قُدِّسَ سِرُّہ نے ایک درویش کو دیکھا کہ وہ شکستہ خاطر ایک گوشہ میں مغموم بیٹھا ہے، فرمایا: کس حال میں ہو اور کیا حال ہے؟ درویش نے عرض کی: میں دریا کے کنارے گیا تھا، ملاح کو دینے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں تھا کہ کشتی میں بیٹھ

www.dawateislami.net

کر پار اُتر جاتا ابھی اس درویش کی بات پوری نہ ہوئی تھی کہ ایک شخص نے تیس اشرفیوں سے بھری ہوئی تھیلی غوث اعظم کی خدمت میں بطورِ نذرانہ پیش کی آپ نے وہ تھیلی جوں کی توں اس درویش کو عطا فرما دی اور فرمایا: یہ لے جاؤ اور ملاح کو دے دو۔ (اخبار الاخیار)

جمع کرنا ہمارا شیوہ نہیں

کسی شخص نے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه کی خدمت میں کچھ روپے بطورِ نذر پیش کیے، آپ نے مولانا سید بدر الدین رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه سے فرمایا: ان کو اسی وقت تقسیم کر دو، مولانا نے حسب الحکم فقرا و مساکین کو تمام روپے تقسیم کر دیئے، کچھ دیر بعد مولانا نے دیکھا کہ ایک روپیہ فرش پر گرا پڑا ہے آپ نے اٹھا لیا اور اس خیال سے کہ کل صبح فقرائے خانقاہ کے کام آ جائے گا اپنے پاس رکھ لیا، جب آپ نماز پڑھانے کھڑے ہوئے تو حضرت بابا صاحب نے نیت توڑ دی اور مولانا سے پوچھا: مولانا! کیا وجہ ہے کہ نماز بے ذوق ہے، آیا تمہارے پاس کوئی روپیہ باقی تو نہیں رہ گیا؟ مولانا نے عرض کی: حضور! ہاں، ایک روپیہ میرے پاس ہے، میں نے اس خیال سے رکھ لیا کہ کل صبح کام آ جائے گا، حضرت بابا صاحب نے وہ روپیہ مولانا سے لے کر پرے پھینک دیا اور غصہ کے ساتھ فرمایا: اسے کیوں رکھ چھوڑا، اگر کوئی لینے والا نہیں تھا تو باہر پھینک دیا ہوتا، جمع کرنا ہمارا شیوا نہیں۔ (سیر الاولیاء)

لوگوں کو ٹھنڈا پانی ہی پلا دو

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رَحْـمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه کے گھر میں اکثر فاقہ رہتا،

www.dawateislami.net

آپ کے اہل وعیال کی زندگی نہایت تنگ دستی میں بسر ہوتی تھی مگر اس کے باوجود سخاوت کا یہ عالم تھا کہ ہزاروں روپے جو نذرانہ میں آتے اسی وقت غربا و مساکین اور دیگر مستحقین کو تقسیم کرادیتے اور اپنے اہل وعیال کے لیے کچھ بھی نہ رکھتے جس دن کوئی چیز نہ ہوتی خدّام سے فرماتے: لوگوں کو ٹھنڈا پانی ہی پلا دو تاکہ کوئی دن بخشش وعطا سے خالی نہ جائے۔

شانِ سخاوت

خواجہ نظام الدین اولیاء رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا مَطْبَخ ہمیشہ گرم رہتا، کئی ہزار فقرا و مساکین روزانہ کھانا کھاتے خانقاہ میں جو کچھ آتا شام تک تقسیم ہو جاتا، حکم تھا کہ کوئی چیز بچا کر نہ رکھی جائے، جب خانقاہ میں زیادہ مال واسباب جمع ہو جاتا آپ رونے لگتے اور فرماتے سب کچھ اسی وقت تقسیم کر دیا جائے، جمعہ کے روز تمام خانقاہ کو خالی کرنے کا حکم فرماتے، جب خادم آ کر اطلاع دیتا کہ اب کوئی چیز باقی نہیں رہی جھاڑو تک دے دی گئی ہے تو آپ اظہارِ اطمینان فرماتے اس کے بعد جامع مسجد تشریف لے جاتے اور اطمینان کے ساتھ نماز ادا فرماتے۔ ایک بار ایک سوداگر لٹ گیا وہ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے صاحبزادے کی سفارش لے کر حضرت محبوب الٰہی کی خدمت میں پہنچا، آپ نے خادمِ خاص کو فرمایا: صبح سے چاشت تک جو کچھ آئے اس سوداگر کو دے دیا جائے، چاشت تک بارہ ہزار اشرفیاں آئیں یہ تمام اشرفیاں سوداگر کو دے دی گئیں۔

(سیر الاولیاء)

www.dawateislami.net

بلکہ سب تمہارا ہے

ایک مرتبہ کسی مرید نے پانچ سو اشرفیاں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں پیش کیں اس وقت ایک قلندر فقیر حضرت کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے کہا: اس میں ہمارا بھی کچھ حصہ ہے حضرت نے مسکرا کر فرمایا: کچھ نہیں بلکہ سب تمہارا ہے اور سب اشرفیاں قلندر فقیر کو عنایت کردیں۔

یہ مُردہ مال کیوں رکھ چھوڑا ہے؟

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی رحلت کا وقت قریب آیا تو فرمایا: کیا نماز کا وقت ہو گیا؟ حاضرین نے عرض کی: ہاں، فرمایا: کیا میں نے نماز پڑھ لی؟ عرض کی گئی: جی ہاں! فرمایا: میں دوبارہ پھر پڑھتا ہوں۔ ہر نماز کو اسی طرح تکرار سے پڑھتے اور فرماتے: ہم جا رہے ہیں، ہم جا رہے ہیں، پھر خادم کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: اگر گھر میں کوئی سامان رہ گیا تو کل قیامت کے دن اس کا حساب دینا پڑے گا، خادم نے سب کچھ لوگوں میں تقسیم کر دیا البتہ وہ غلہ رہنے دیا جو درویشوں کے لیے تھا، آپ نے خادم سے فرمایا: یہ مردہ مال کیوں رکھ چھوڑا اس کو بھی نکال پھینکو اور گھر میں جھاڑو دے دو، خادم نے غلّہ خانہ کے دروازے کھول دیئے اور سب غلہ تقسیم کر دیا، خدام نے عرض کی: حضور! آپ کے بعد ہم غریبوں کا کیا حال ہو گا؟ فرمایا: گھبرانے کی ضرورت نہیں ہمارے روضہ سے تمہیں اتنا مل جایا کرے گا جو تمہاری ضروریات کے لیے کافی ہو گا، خدام نے عرض کی: ہم میں سے آمدنی کو کون تقسیم کرے گا؟ فرمایا: تقسیم کرنے کا وہ حقدار

www.dawateislami.net

ہوگا جو اپنے حصہ سے دستبردار ہوگا، بروز چہار شنبہ ۱۸ ربیع الاول ۲۵۷ ہجری کو آپ رحلت فرما گئے۔[1] (اخبار الاخیار)

اِن میں سے کون زیادہ سخی ٹھہرا؟

حضرت ابوسعید خرگوشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مصر میں ایک شخص کے گھر لڑکا پیدا ہوا وہ شخص نہایت غریب تھا اس کے پاس ضروری اخراجات کے لیے کچھ بھی نہ تھا مجبور ہوکر وہ اپنے ایک دوست کے پاس پہنچا تاکہ وہ اس کی کچھ مدد کرسکے اس کا دوست خود بھی غریب تھا، وہ اس شخص کو لے کر مصر کے چند مالدار لوگوں کے پاس باری باری پہنچا لیکن کسی نے اس کی کچھ مدد نہ کی تو پریشان ہوکر وہ اس شخص کے ہمراہ سیدھا قبرستان جا پہنچا اس نے ایک قبر کے پاس کھڑے ہوکر فاتحہ پڑھی اور پھر صاحبِ قبر سے یوں خطاب کیا: اے اللہ کے نیک بندے! تجھ پر اللہ اپنی رحمت نازل کرے، دنیا کی زندگی میں تو ہمیشہ سخاوت کرتا رہا غریبوں کے دکھ درد میں انکی مدد کرتا رہا، تُو نے کسی سوالی کو مایوس نہ کیا تھا لیکن آج میں اس غریب کی پریشانی کو دور کرنے کی خاطر بہت سے مالدار لوگوں کے پاس گیا مگر کسی نے کچھ نہ دیا، اگر آج تو اس دنیا میں ہوتا تو ہم اس قدر پریشان نہ ہوتے۔

اتنا کہہ کر وہ اس شخص کے ساتھ اپنے گھر آیا اور کہا: میرے پاس صرف ایک اشرفی رکھی ہے اس اشرفی کو تڑوا کر آدھی رقم اس شخص کو دیتے ہوئے کہا: لو یہ تمہیں بطورِ قرض

---

1 ......اخبار الاخیار، ذکر شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی، ص۱۸

www.dawateislami.net

دیتا ہوں اس سے کام نکالو، وہ خوش ہو کر چلا گیا۔

رات کو اس شخص کے دوست نے خواب میں اُس صاحبِ قبر کو دیکھا، اس سخی مرد نے کہا: جو کچھ تم نے میری قبر پر کہا تھا میں نے سُن لیا تھا چونکہ اہلِ قبور کو جواب دینے کی اجازت نہیں اس لیے اب میں تمہیں ہدایت کرتا ہوں کہ تو صبح میرے گھر جا میرے لڑکوں سے کہنا کہ چولہے کے پاس پانچ سو اشرفیاں دفن ہیں انہیں نکال کر اس ضرورت مند شخص کو دے دیں۔

صبح وہ اس کے گھر گیا اس کے لڑکوں سے اس کا پیغام کہہ سنایا انہوں نے چولہے کے قریب زمین کھودی تو واقعی پانچ سو اشرفیاں برآمد ہوئیں اس نے ان سے کہا: یہ اشرفیاں ضروری نہیں کہ سب کی سب دے دو یہ تمہاری ملکیت ہیں جتنی چاہو دو، نہ چاہو تو کچھ بھی نہ دو، تمہیں اختیار ہے، لڑکے بولے: سبحان اللہ! ہمارا مرحوم باپ تو مرنے کے بعد بھی سخاوت کرے اور ہم بخل سے کام لیں، انہوں نے سب اشرفیاں اس کے حوالے کر دیں اور کہا: آپ مہربانی کر کے اس حاجت مند شخص کو پہنچا دیں، جب وہ اس شخص کے پاس پہنچا تو اس شخص نے ان میں سے ایک اشرفی لے کر تڑوائی آدھی رقم سے اس کا قرض ادا کیا اور بولا: بس اب مجھے ان کی ضرورت باقی نہیں رہی مجھے قرض ادا کرنے کے لیے صرف آدھی اشرفی ہی درکار تھی یہ سب اشرفیاں لے جاؤ اور محتاجوں کو بانٹ دو، حضرت خرگوشی فرماتے ہیں: میں فیصلہ نہیں کر سکا کہ اِن سب میں کون سب سے زیادہ سخی ٹھہرا۔[1] (کیمیائے سعادت)

---

1 ...... کیمیائے سعادت، فضل سخاوت، ۲/۶٤۳

www.dawateislami.net

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شانِ سخاوت

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے کچھ مرید جو موتی اور جواہرات کی تجارت کرتے تھے جہاز میں سفر کررہے تھے کہ یکا یک جہاز کو طوفان نے گھیر لیا، جب جہاز غرق ہونے لگا تو انہوں نے حضرت شیخ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے روحانی مدد طلب کی اور جہاز بفضلہٖ تعالیٰ طوفان سے بچ کر صحیح وسلامت عدن کے ساحل تک پہنچ گیا، تاجروں نے اپنے مال کا تیسرا حصہ نکال کر بطورِ نذر حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا اور اپنی جانب سے خواجہ فخر الدین گیلانی کو اپنا نمائندہ بنا کر ان کے ذریعہ ستّر لاکھ روپیہ کی مالیت کے موتی اور جواہرات حضرت کی خدمت میں بھیج دیئے۔

خواجہ فخر الدین گیلانی حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مال و متاع پیش کر کے قبول کرلینے کی التجاء کی، آپ نے اس نذرانہ کو قبول فرمالیا مگر تین دن کے اندر اندر یہ سارا مال فقرا و مساکین کو تقسیم کر کے ختم کردیا، خواجہ فخر الدین گیلانی یہ دیکھ کر بے حد متأثر ہوئے اور انہوں نے اپنا تمام مال فقرا و مساکین کو تقسیم کر دیا اور تارک الدنیا ہو کر حضرت شیخ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہوگئے، پانچ برس حضرت شیخ کی خدمت کرتے گزر گئے تو آپ سے اجازت لے کر فریضۂ حج ادا کرنے مکہ مکرمہ کو روانہ ہوئے لیکن راستہ ہی میں ان کا انتقال ہو گیا۔

www.dawateislami.net

ملکہ جہاں کی سخاوت

سلطان علاؤالدین حسن کانگوئی بہمن کی وفات کے بعد ۵۹ے ہجری میں اس کا بیٹا سلطان محمد شاہ تخت نشین ہوا اس کی والدہ ملکہ جہاں نے جب حج کا ارادہ کیا تو سلطان نے مُنادی کرادی کہ جو شخص مرد ہو یا عورت ملکہ جہاں کے ہمراہ سعادتِ حج حاصل کرنا چاہتا ہو اس کے تمام اخراجات سلطان ادا کرے گا، کئی ہزار مرد وزن حج کے ارادے سے جمع ہو گئے ملکہ جہاں ان سب کے ہمراہ روانہ ہوئیں عظیم الشان قافلہ بندرگاہ پہنچ کر بحری جہازوں میں سوار ہوا ایک مہینہ اور سات دن بحری سفر طے کر کے بخیر و عافیت جدہ پہنچ گیا اور پھر مکہ مکرمہ پہنچ کر سب نے فریضۂ حج ادا کیا، ملکہ جہاں نے عرب کے فقرا و مساکین کو اس قدر خیرات تقسیم کی کہ سب مالا مال ہو گئے، ملکہ جہاں نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ایک سال قیام کیا اس عرصہ میں آپ نے اعلان کرایا کہ جو غریب والدین غربت کی وجہ سے اپنی بیٹیوں یا بیٹوں کی شادی نہیں کر سکتے وہ ہمیں اطلاع دیں ہم ان سب کی شادیوں کے تمام اخراجات پورے کریں گے، لوگ درخواستیں لے کر آنے لگے ملکہ جہاں ہر ایک درخواست گزار سے بخندہ پیشانی دریافت کرتیں، خرچ کے لیے کتنا روپیہ درکار ہے؟ جتنا کوئی بتاتا اس سے زیادہ عنایت فرما دیتیں چنانچہ ایک سال کے عرصہ میں چار ہزار لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیاں اپنے خرچ سے کرادیں سارے ملک میں ملکہ جہاں کی فیاضی اور سخاوت کی دُھوم مچ گئی۔

(تاریخ فرشتہ)

www.dawateislami.net

کریم النفس خلیفہ

ایک دیہاتی نہایت غریب تھا، اس کے بال بچے فاقوں پر فاقے کرتے نڈھال ہو چکے تھے اللّٰہ کی قدرت دیکھئے کہ اس علاقہ میں قحط واقع ہو گیا کنویں اور تالاب خشک ہو گئے یہاں تک کہ لوگ پانی کو بھی ترس گئے، ایک دن اس کی بیوی نے کہا: سُنا ہے کہ خلیفۂ بغداد بڑا ہی کریم النفس ہے، تم اس کے پاس جاؤ شاید ہمارا فقر وفاقہ دور ہو جائے، وہ بولا: خلیفہ کے پاس جانے کے لیے کوئی تحفہ ونذرانہ بھی تو ہونا چاہیے خالی ہاتھ کیونکر چلا جاؤں، میرے پاس اس کے لائق ہدیہ کہاں ہے؟ بیوی نے کہا: ہمارے فلاں گڑھے میں جو صاف وشفاف کچھ پانی جمع ہے ایسا پانی خلیفہ نے کہاں دیکھا ہو گا، تم اس میں سے ایک گھڑا پانی لے جاؤ، بیوی کی یہ رائے مرد کی سمجھ میں آ گئی گھڑا بھر کر لے چلا، عورت نے مصلّٰی بچھایا اور اس پانی کے صحیح وسلامت پہنچ جانے کی دعائیں مانگنے لگی، مولانا روم رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

زن مصلّٰی باز کردہ از نیاز　　　ربِّ سَلِّم ورد کردہ در نماز

(مثنوی معنوی)

اس کا شوہر بھی رَبِّ سَلِّم کا ورد کرتا گیا کہ یاالٰہی! یہ گھڑا صحیح وسلامت منزل مقصود تک پہنچا دے، بغداد پہنچا خلیفہ کے دربار میں حاضر ہوا، خلیفہ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ دیہاتی نے بتایا: هٰذَا مَاءُ الْجَنَّةِ (یہ جنت کا پانی ہے) ایسا نفیس پانی کسی نے نہ پیا ہو گا، خلیفہ نے گھڑا کھولنے کا حکم دیا چونکہ عرصہ سے بند تھا کھولتے ہی دربار میں بدبو

پھیل گئی لیکن خلیفہ نے یہ ظاہر نہ ہونے دیا کہ ہم کو اس کی بدبو سے ایذا پہنچی ہے بلکہ اس نے غریب دیہاتی کا دل رکھنے کی خاطر ایک گلاس بھروا کر چکھا اور بہت تعریف بھی کی کہ: نہایت لطیف ونفیس پانی ہے، پھر حکم کیا یہ گھڑا خالی کر کے اس پانی کو خاص اہتمام کے ساتھ فلاں مقام پر رکھا جائے، جب گھڑا خالی کر دیا گیا تو فرمایا: اس دیہاتی کا گھڑا اشرفیوں سے بھر کر دے دیا جائے، اس کے بعد خلیفہ نے اس دیہاتی کو رخصت کرتے ہوئے خدام سے کہا: اس کو دریائے دجلہ کے راستے سے لے جانا تا کہ اس کی تکان دور ہو اور اسے فرحت بھی حاصل ہو، دیہاتی دجلہ کو دیکھ کر شرم سے پانی پانی ہو گیا کہ اللہ! یہ خلیفہ کیسا کریم ہے اس کو میرے گدلے پانی کی کیا ضرورت تھی جس کے پاس اس قدر لطیف وشیریں پانی کا دریا بہتا ہو۔ (مثنوی روم)

اب فرحت حاصل ہوئی ہے

حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں ایک شخص نے بارہ ہزار روپے بطورِ نذر پیش کیے اس رقم کو تقسیم کرنے میں ایک رات کا توقف ہو گیا دوسرے روز آپ نے ساری رقم غربا و مساکین کو تقسیم کر دی پھر فرمایا: رات کو مجھے اس مردار کی موجودگی کے باعث نیند نہیں آئی جب میں نے اسے دور کر دیا تو اب فرحت حاصل ہوئی۔ (تذکرہ خواجہ سلیمان تونسوی)

ناگہاں بانگے برآمد خواجہ مرد　　　خوردہ خورد و ماندہ ماند و دادہ بُرد

www.dawateislami.net

یااللہ! عَزَّوَجَلَّ اس کی بیماری کوطویل کردے

ایک شخص بڑا کنجوس تھا مالدار ہونے کے باوجود کبھی صدقہ وخیرات نہ کرتا، نہ کسی سائل کو کچھ دیتا، یہ شخص جب بیمار پڑا اور مرض شدت اختیار کرگیا تو اس نے سوچا شاید میرا آخری وقت آ پہنچا اس نے کئی دیگ پلاؤ پکوایا اور غربا ومساکین کو تقسیم کردیا، غریبوں، مسکینوں، یتیموں اور بیواؤں کو نئے کپڑے سِلوا کر دیئے اور روزانہ روپے پیسے سوالیوں کو بانٹنے لگا، حضرت حاتم اصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے لوگوں نے ذکر کیا کہ فلاں شخص جو بخل میں مشہور ہے سخت بیمار ہے اور اب وہ دل کھول کر صدقہ وخیرات کررہا ہے، آپ اس کے حق میں دعا فرمائیں، حاتم اصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ہاتھ اٹھا کر بارگاہِ ربّ العزت میں یوں دعا کی: یااللہ! تو اس شخص کی بیماری کو طویل کردے تاکہ بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہو اور غربا ومساکین کو بھی فائدہ پہنچے۔ (تذکرۃ اولیاء)

سخیاں ز اموال بر مے خورند　　بخیلاں غم سیم و زر مے خورند

(شیخ سعدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ)

شیخ سعدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ارشاد

حضرت مصلح الدین سعدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: سخاوت کیا ہے؟ فرمایا: سخاوت یہ ہے کہ اپنی ضرورت سے جو کچھ زائد ہو سب خیرات کردیا جائے، پھر اس نے پوچھا: بُخل کیا ہے؟ فرمایا نہ مال کی زکوۃ ادا کی جائے اور نہ مستحقین کو کچھ دیا جائے، پوچھا: ایثار کیا ہے؟ فرمایا: جس چیز کی خود کو اشد ضرورت ہو اسے دوسروں کی

www.dawateislami.net

ضرورت پوری کرنے میں صرف کردیا جائے یہ سخاوت کا کمال ہے۔ پوچھا: اور بخل کا کمال کیا ہے؟ فرمایا: بخل کا کمال یہ ہے کہ جس چیز کی خود کو ضرورت ہو اسے اپنی ذات کے لیے بھی خرچ نہ کیا جائے اور اسی تاک میں رہے کہ کہیں اور سے ہی یہ ضرورت بھی پوری ہو جائے۔ (گلستان)

پھلدار درخت کو لوگ پتھر مارتے ہیں

بیرم خان مغل بادشاہِ اکبر کا سپہ سالار اور اتالیق تھا، یہ شخص جس قدر عالی مرتبہ، شجاع اور بہادر تھا اسی قدر رحم دل، فیاض اور سخی بھی تھا، ایک دن بیرم خان گھوڑے پر سوار بڑی شان وشوکت کے ساتھ کہیں جا رہا تھا کہ ایک شخص نے اسے تاک کر ایک پتھر کھینچ مارا، بیرم خان نے گھوڑے کو روک لیا اور ملازم کو حکم دیا کہ اس شخص کو اشرفیوں کی ایک تھیلی دے دی جائے، ملازم نے اشرفیوں کی ایک تھیلی اس شخص کو دے دی، وہ شخص چلا گیا تو ملازم نے حیران ہو کر عرض کی: سرکار! اس شخص نے آپ کے ساتھ انتہائی گستاخی کی تھی اسے قرار واقعی سزا دینے کے بجائے آپ نے اسے انعام سے نوازا اس میں کیا حکمت ہے؟ تو بیرم خان نے مسکرا کر جواب دیا: پھلدار درخت کو لوگ پتھر مارتے ہیں تو درخت انہیں پھل دیتا ہے، نہ کہ سزا۔

بدی را بدی سہل باشد جزا　　　اگر مردی اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَا

برائی کا بدلہ برائی سے دینا آسان ہے، اگر تو مرد ہے تو جو تیرے ساتھ بُرائی کرے تو اس کے ساتھ نیکی کر۔

www.dawateislami.net

جُود وسخائے تخت دھنی

خاندانِ راشدیہ کے آفتابِ درخشاں حضرت پیر سائیں حِزْبُ اللہ شاہ صاحب (پیر گوٹھ ضلع خیر پور میرس) الملقّب بہ تخت دھنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا دستِ کرم اس قدر وسیع تھا کہ سینکڑوں مہمان اور مُتوَسِّلین روزانہ آپ کے لنگر سے شکم سیر ہوتے، آپ کے دَربارِ دُربار میں کوئی حاجتمند حاضر ہوتا آپ اس کی حاجت روائی فرماتے، کوئی مظلوم آتا آپ اس کی دادرسی فرماتے، بیوگان ویتامیٰ کی سرپرستی فرماتے اور غربا ومساکین کی ضروریات کی کفالت فرماتے تھے، ہر سوالی آپ کے درِ دولت سے خوشحال بن کر جاتا، آپ کی عادتِ کریمہ تھی کہ ہمیشہ سائل کے سوال اور اس کی توقع سے کہیں زیادہ مرحمت فرمایا کرتے تھے، نیز آپ کا دستور تھا کہ نقد وجنس وغیرہ اشیاء میں سے کوئی چیز کل کے لیے نہ رہنے دیتے تھے، خدام کو آپ نے سخت تاکید کر رکھی تھی کہ تمام مال و متاع سورج غروب ہونے تک ٹھکانے لگا دیا کریں حتی کہ بعد نماز عشا گھڑوں سے پانی تک گرا دیا جاتا، آپ فرمایا کرتے تھے کہ مومن کو کل کی مطلقاً فکر نہ کرنی چاہیے اس لیے کہ رازق مطلق نے جو کچھ کسی کے نصیب میں لکھ دیا ہے وہ اسے بہر صورت مل کر رہتا ہے، زر وسیم کی ریل پیل رہنے کے باوجود کثرتِ داد وَدَہِش کی وجہ سے آپ مقروض رہتے تھے چنانچہ جب آپ کا وصال ہوا ساڑھے چار لاکھ روپے اس انتہائی ارزانی کے دور میں آپ کے ذمے قرض نکلا اور یہ تمام قرض ان کے صاحبزادے حضرت شاہ مردان شاہ اول الملقب بہ کوٹ دھنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ادا کیا، حضرت قبلہ پیر سید حِزْبُ

www.dawateislami.net

اللّٰہ شاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنے وصال کے وقت فرمایا: میں اپنے دل میں تین حسرتیں لے کر جا رہا ہوں:

اوّل: یہ کہ راہِ سلوک میں میرے مریدوں میں سے کوئی صاحبِ برداشت نہ ملا۔

دوم: یہ کہ بہ یک وقت کسی سائل نے مجھ سے ایک لاکھ روپے کا سوال نہ کیا۔

سوم: یہ کہ کسی نے مجھ سے میرے سر کی قربانی طلب نہ کی۔

(یکے از ارشادات مولانا محمد صالح صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ)

میں نے بلخ کے کتوں کو بھی اِسی حالت میں دیکھا ہے

حضرت شقیق بلخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے شہر سے چل کر حضرتِ ابراہیم بن ادھم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے شہر میں ان کی ملاقات کے لیے آئے اور ان[1] سے پوچھا: آپ کے شہر کے فقیر کس حال میں ہیں؟ حضرتِ ابراہیم بن ادھم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: نہایت اچھی حالت میں ہیں، اگر انہیں کچھ مل جاتا ہے تو شکر کرتے ہیں اور نہیں ملتا تو صبر کرتے ہیں۔ حضرت شقیق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے بلخ کے کتوں کو بھی اسی حالت میں دیکھا۔

---

1 ...... یہاں لکھا تھا کہ حضرت ابراہیم بن ادھم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت شقیق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پوچھا جبکہ احیاء العلوم میں اس کے برعکس ہے یعنی حضرت شقیق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت ابراہیم بن ادھم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پوچھا، اسی طرح آخر تک حضرت شقیق کے بجائے حضرت ابراہیم بن ادھم کا اور حضرت ابراہیم بن ادھم کے بجائے حضرت شقیق کا نام لکھا تھا، چونکہ مؤلف نے احیاء کا حوالہ دیا ہے لہٰذا ہم نے اس واقعہ کو احیاء کے مطابق درست کر کے لکھ دیا ہے۔ واللّٰہ تعالٰی اعلم ۔ علمیہ

www.dawateislami.net

حضرتِ ابراہیم بن ادھم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے دریافت فرمایا: آپ فقیروں کی کس حالت کو درست سمجھتے ہیں؟ فرمایا: اگر کچھ نہ پائیں تو شکر کریں اور کچھ پائیں تو دوسروں کو عطا کر دیں۔ حضرتِ ابراہیم بن ادھم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے آپ کے سر کو بوسہ دیا اور کہا: حقیقت یہی ہے۔[1] (احیاء العلوم)

سونے کی سِل

آصف الدَّولہ نے دیکھا کہ ایک بڑھیا اصطبل میں اس کے گھوڑے کے سُم سے پتھر کی ایک سِل رگڑ رہی ہے تو آصف الدولہ نے پوچھا: مائی! کیا کر رہی ہو؟ بڑھیا نے جواب دیا: بیٹا میں نے سنا ہے کہ آصف الدولہ کے گھوڑے کا سُم اگر پتھر پر پڑ جائے تو وہ سونا بن جاتا ہے، آصف الدّولہ نے کہا سچ ہے مگر تم کو رگڑنا نہیں آتا تم سِل چھوڑ جاؤ، میں سونا بنا دوں گا وہ بڑھیا سِل چھوڑ کر چلی گئی، آصف الدولہ نے ملازم کو حکم دیا پتھر کی سِل کے برابر سونے کی سِل بنوا کر لاؤ، ملازم زرگر سے سونے کی سِل بنوا کر لے آیا، اگلے دن بڑھیا آصف الدّولہ کے پاس آئی آصف الدولہ نے سونے کی سِل اس کو دیتے ہوئے کہا: لو تمہاری پتھر کی سِل سونے کی بن گئی۔

---

[1] ...... احیاء العلوم، کتاب الفقر والزھد، بیان احوال السائلین، الجزء الرابع، ص ۲٦۵

www.dawateislami.net

مَاخذ و مراجع

مطبوعہ و سالِ طبع	مصنف / مؤلف	کتاب
مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۴ھ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	کنز الایمان
مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ	مفتی نعیم الدین مراد آبادی متوفی ۱۳۶۷ھ	خزائن العرفان
المطبعۃ المیمنیۃ مصر ۱۳۱۷ھ	علاء الدین علی بن محمد بغدادی متوفی ۷۴۱ھ	تفسير خازن
دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۱ھ	امام عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی متوفی ۷۱۰ھ	مدارک التنزیل
دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ	ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی متوفی ۶۷۱ھ	الجامع لاحكام القران
دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ	جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ	الدر المنثور
دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ	محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	صحيح البخاری
دار ابن حزم بیروت ۱۴۹۱ھ	مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ	صحيح مسلم
دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ	محمد بن عیسی ترمذی متوفی ۲۷۹ھ	سنن الترمذی
دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ	محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ	سنن ابن ماجه
دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ	سلیمان بن الاشعث السجستانی متوفی ۲۷۵ھ	سنن ابی داود
دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ	احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ	سنن نسائی
دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ	مالک بن انس متوفی ۱۷۹ھ	الموطأ
دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ	امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ	المسند
دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ	سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ	المعجم الكبير
دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ	سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ	المعجم الأوسط
دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۴ھ	سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ	المعجم الصغير

www.dawateislami.net

کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ و سال طبع
السنن الکبریٰ	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۱ھ
شرح السنۃ	ابومحمد حسین بن مسعود البغوی متوفی ۵۱۶ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ
فردوس الاخبار	ابوشجاع شیرویہ بن شہردار دیلمی متوفی ۵۰۹ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
الادب المفرد	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	مدینۃ الاولیاء ملتان شریف
حلیۃ الاولیاء	ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
المستدرک	ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ	دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
مشکاۃ المصابیح	محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی متوفی ۷۴۱ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبدالرءوف مناوی متوفی ۱۰۳۱ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
عمدۃ القاری	بدرالدین محمود بن احمد عینی متوفی ۸۵۵ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
البدایۃ والنھایۃ	ابوالفداء اسماعیل بن عمر ابن کثیر ۷۷۴ھ	دارالفکر بیروت
مرآۃ المناجیح	مفتی احمد یارخان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاءالقرآن پبلی کیشنز
کشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی متوفی ۱۱۶۲ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
عمل الیوم واللیلۃ	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
الزھد الکبیر	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ	دارالجنان بیروت ۱۴۰۸ھ
المناقب للکردری	محمد بن محمد معروف بابن البزار الکردری متوفی ۸۲۷ھ	کوئٹہ پاکستان
کتاب الاذکیاء	امام عبدالرحمٰن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	مؤسسۃ الریان بیروت ۱۴۲۸ھ
تاریخ مدینہ دمشق	ابن عساکر علی بن حسن شافعی متوفی ۵۷۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۵ھ
تاریخ الاسلام	امام محمد بن احمد بن عثمان ذہبی متوفی ۷۴۸ھ	دارالغرب الاسلامی بیروت ۱۴۲۴ھ

www.dawateislami.net

مطبوعہ و سال طبع	مصنف / مؤلف	کتاب
دارالمعارف مصر	ابوجعفر محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ	تاریخ الطبری
دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ	ابوعمر یوسف عبداللہ بن محمد قرطبی متوفی ۴۶۳ھ	الاستیعاب
داراحیاء التراث العربی بیروت	امام محمد بن عیسیٰ الترمذی متوفی ۲۷۹ھ	الشمائل المحمدیۃ
دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ	الحافظ محمد بن حبان متوفی ۳۵۴ھ	کتاب الثقات
باب المدینہ کراچی	ابومحمد عبداللہ بن مسلم متوفی ۲۷۶ھ	المعارف لابن قتیبۃ
دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ	ابومحمد عبدالملک بن ہشام متوفی ۲۱۳ھ	السیرۃ النبویۃ
دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷ھ	محمد زرقانی بن عبدالباقی بن یوسف متوفی ۱۱۲۲ھ	شرح المواہب
دارصادر بیروت ۲۰۰۰ء	امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	احیاء علوم الدین
انتشارات گنجیہ تہران ۱۳۷۲ھ	امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	کیمیائے سعادت
انتشارات گنجیہ تہران ۱۳۷۹ھ	شیخ فریدالدین عطار متوفی ۶۳۷ھ	تذکرۃ الاولیاء
مشتاق بک کارنر لاہور	سید محمد بن مبارک کرمانی متوفی ۷۷۰	سیر الاولیاء
نوائے وقت پرنٹرز لاہور	علی بن عثمان ہجویری متوفی بین ۴۸۱-۵۰۰ھ	کشف المحجوب
دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۱۹ھ	علامہ ابن حجر ہیتمی متوفی ۹۷۴ھ	الزواجر
دارالکتب العلمیۃ بیروت	نورالدین علی بن ابی بکر بن سلیمان ہیثمی ۸۰۷ھ	موارد الظمآن
دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ	عبدالرحمٰن بن عبدالسلام صفوری شافعی متوفی ۸۹۴ھ	نزھۃ المجالس
فاروق اکیڈمی ضلع خیرپور	شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ	اخبار الاخیار
انتشارات عالمگیر ایران	مشرف الدین بن مصلح الدین متوفی ۶۹۱ھ	گلستان سعدی
فیضان اکیڈمی لاہور ۱۹۹۸ء	شاعرمشرق ڈاکٹر اقبال	کلیاتِ اقبال
ترقی اردو بورڈ کراچی ۱۹۸۱ء	مجلس ترقی اردو بورڈ	اردو لغت

www.dawateislami.net

شعبہ تخریج مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ کُتُب ورسائل

01......صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا عشقِ رسول............(کل صفحات:274)

02......بہارِشریعت، جلد اوّل (حصہ 1 تا6)..............................(کل صفحات:1360)

03......بہارِشریعت جلد دوم (حصہ 7تا13)..............................(کل صفحات:1304)

04......اُمہات المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُن..............................(کل صفحات:59)

05......عجائب القرآن مع غرائب القرآن..............................(کل صفحات:422)

06......گلدستہ عقائد واعمال..............................(کل صفحات:244)

07......بہارِشریعت (سولھواں حصہ)..............................(کل صفحات:312)

08......تحقیقات..............................(کل صفحات:142)

09...... اچھے ماحول کی برکتیں..............................(کل صفحات:56)

10......جنّتی زیور..............................(کل صفحات:679)

11......علم القرآن..............................(کل صفحات:244)

12......سوانح کربلا..............................(کل صفحات:192)

13......اربعین حنفیہ..............................(کل صفحات:112)

14......کتاب العقائد..............................(کل صفحات:64)

15......منتخب حدیثیں..............................(کل صفحات:246)

16......اسلامی زندگی..............................(کل صفحات:170)

17......آئینۂ قیامت..............................(کل صفحات:108)

18 تا24......فتاویٰ اہل سنت..............................(سات حصے)

25......حق وباطل کا فرق..............................(کل صفحات:50)

www.dawateislami.net

26......بہشت کی کنجیاں......(کل صفحات:249)
27......جہنم کے خطرات......(کل صفحات:207)
28......کراماتِ صحابہ......(کل صفحات:346)
29......اخلاق الصالحین......(کل صفحات:78)
30......سیرت مصطفیٰ......(کل صفحات:875)
31......آئینۂ عبرت......(کل صفحات:133)
32......بہارِ شریعت جلد سوم......(کل صفحات:1332)
33......جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ......(کل صفحات:470)
34......فیضانِ نماز......(کل صفحات:49)
35......19 دُرُود و سلام......(کل صفحات:16)
36......فیضانِ یٰسٓ شریف مع دعائے نصف شعبان المعظم......(کل صفحات:20)
37......سرمایۂ آخرت......(کل صفحات:195)
38......مکاشفۃ القلوب......(کل صفحات:692)
39......سیرتِ رسولِ عربی......(کل صفحات:758)

"بِسمِ اللّٰہ" لکھنے کی فضیلت

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم کیلئے عُمدہ شکل میں "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" تحریر کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بخش دے گا۔"

(فیضانِ سنت، ج۱، ص۸۶، بحوالہ الدر المنثور، ج۱، ص۲۷، دار الفکر بیروت)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھّی اچھّی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ۞ سُنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-511-7
0101152
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net